میراث برصغیر (شش ماہی)
شمارہ:۱-۲
محرم الحرام و جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق ۲۰۱۱ عیسوی

MaaB

سید العلماءؒ نمبر

سید دلدار علی نقوی غفران مآبؒ
(۱۱۶۶-۱۲۳۵ھ ق)

فرزند

سید حسین نقوی علیین مکان سید العلماءؒ
(۱۲۱۱-۱۲۷۳ھ ق)

فرزند

سید ابوالحسن نقوویؒ
(۱۲۹۹-۱۳۵۵ھ ق)

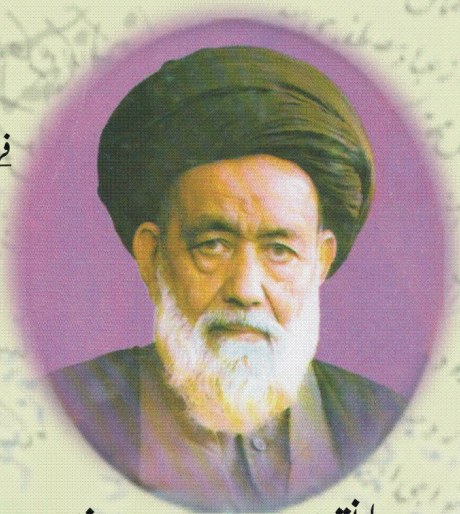

سید علی نقی نقوی سید العلماء ثانیؒ
(۱۳۲۳-۱۴۰۸ھ ق)

فرزند

سید ابراہیم نقوی فردوس مکانؒ
(۱۲۵۹-۱۳۰۷ھ ق)

برادر کبیر

سید محمد تقی نقوی ممتاز العلماءؒ
(۱۲۳۴-۱۲۸۹ھ ق)

برادر کبیر

میراث برصغیر (شش ماہی) شمارہ:۱-۲ محرم الحرام و جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق ۲۰۱۱ عیسوی

مرکز احیاء آثار برصغیر

میراث برصغیر کے چند نمونے

عکس مجتہدین

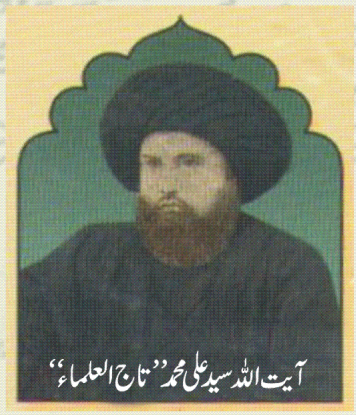
آیت اللہ سید علی محمد ''تاج العلماء''

(جمعہ شوال ۱۲۶۲-۱۳۱۲ھ۔ق)

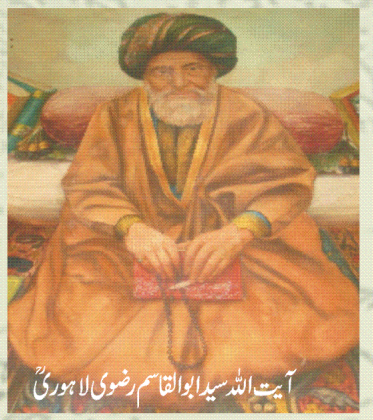
آیت اللہ سید ابوالقاسم رضوی لاہوریؒ

(۱۲۴۹-۱۳۲۴ھ۔ق)

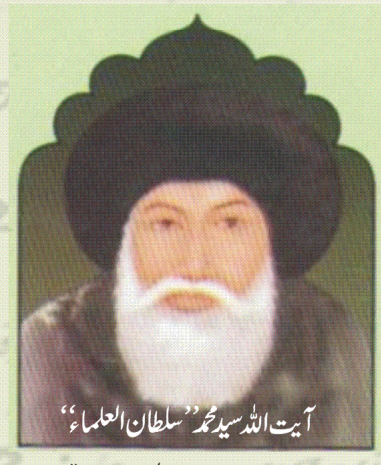
آیت اللہ سید محمد ''سلطان العلماء''

(۱۷ صفر ۱۱۹۹-۲۴ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ۔ق)

آیت اللہ سید سبط حسین

(۱۲۸۴-۱۳۷۲ھ۔ق)

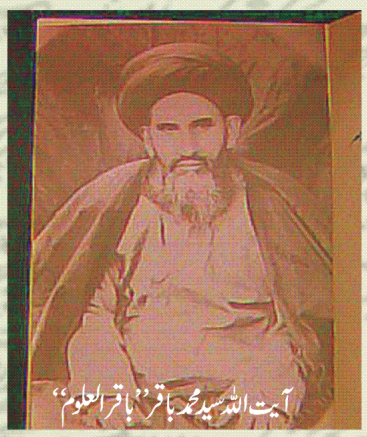
آیت اللہ سید محمد باقر ''باقر العلوم''

(۱۲۵۶-۱۳۴۶ھ۔ق)

آیت اللہ سید علی حائری لاہوری

(۱۲۸۸-۱۳۶۰ھ۔ق)

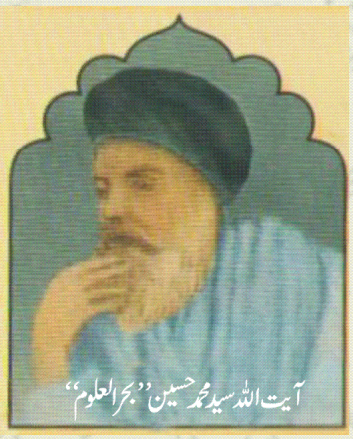
آیت اللہ سید محمد حسین ''بحر العلوم''

(۱۲۶۷-۱۳۲۵ھ۔ق)

آیت اللہ سید مفتی محمد عباس

(۱۲۲۴-۱۳۰۶ھ۔ق)

آیت اللہ سید ناصر حسین ''ناصر الملۃ''

(۱۲۸۴-۱۳۶۱ھ۔ق)

(فرزند صاحب عبقات الانوار سید میر حامد حسینؒ)

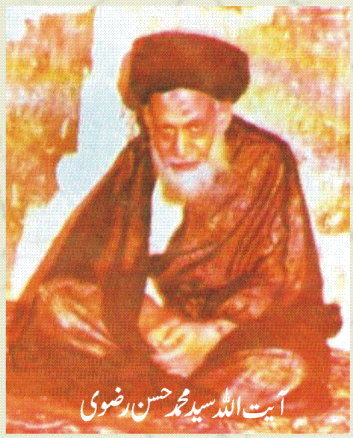
آیت اللہ سید محمد حسن رضوی

(۱۳۲۲-۱۴۱۱ھ۔ق)

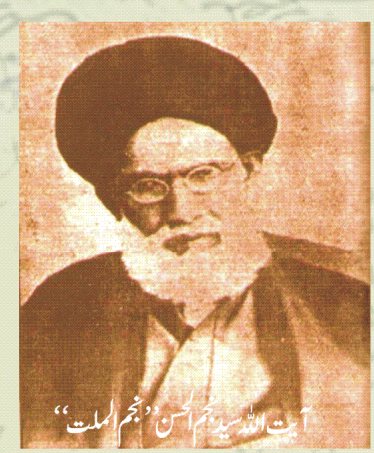
آیت اللہ سید حمم الحسن ''نجم الملت''

(۱۲۷۹-۱۳۵۷ھ۔ق، ۱۸۶۳-۱۹۳۸م)

میراث برصغیر (شش ماہی) شمارہ:۱- ۲ محرم الحرام و جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق ۲۰۱۱ عیسوی

میراث برصغیر کے چند نمونے

عکس دانشمندان، حکماء، وزراء، شعراء

بخی خان المعروف آصف الدولہ
والی اودھ (1748ء - 1797ء)

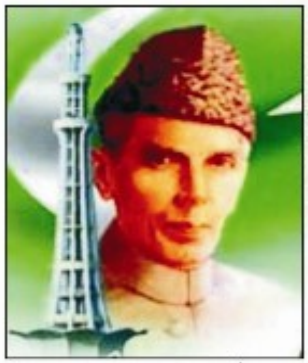
قائد اعظم محمد علی جناح (بانی پاکستان)

بہادر شاہ ظفر

سیٹھ احمد سلمان جمالی مترجم قرآن بزبان گجراتی

فدا علی بیگ محمد علی حبیب (ملک حبیب بیگ)

محمد واجد علی شاہ اختر متوفی 1887ء

سید شاکر حسین امروہی
(1863-1948ء/۱۲۸۰-۱۳۶۸ھ)

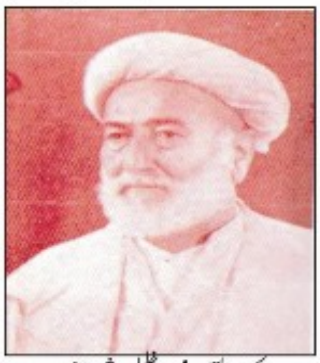
ملک النجار محمد خلیل شیرازی
بانی امام باڑہ مدارس

نواب تاج الدین حسین خان وزیر حکومت اودھ

معمار پاکستان محمد امیر خان راجہ محمود آباد
متوفی 1973ء

مرزا قلیچ بیگ (۱۲۷۰-۱۳۴۸ھ-ق)

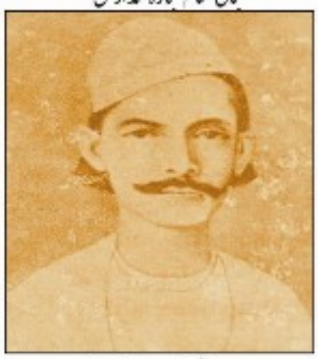
میر بہر علی انیس (مکاس کربلا)
(1803-1875ء)

مرزا اسد اللہ خان غالب
(1796-1869ء)

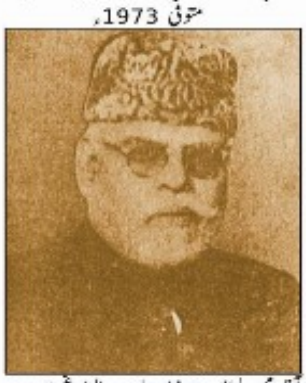
آغا محمد سلطان مرزا صاحب البلاغ المبین
1889ء - 1965ء

محمد حسین آزاد (۱۲۴۵-۱۳۴۸ ھ ق)

میر محمد تقی میر آکبر آبادی
(1712-1810ء)

میرزا سلامت علی دبیر
(1802-1875ء)

سید امیر علی صاحب روح الاسلام
1849ء-1928ء

لوامع التنزیل و سوانح التاویل
مولف: آیت اللہ سید ابوالقاسم رضوی

بیاض ابراہیمی

نزھۃ اثنا عشریہ (اردو ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ)
مؤلف شہید مرزا محمد کامل دہلوی (۱۲۳۵ھ)

تفسیر ینابیع الانوار مولف ممتاز العلماء

استقصاء الافحام و استیفاء الانتقام
مولف: میر سید حامد حسین لکھنوی (متوفی ۱۳۰۶ھ)

روائع القرآن فی فضائل اساتذۃ الزمن
مولف: سید مفتی محمد عباس (متوفی ۱۳۰۶ھ)

نفس نفیس بعلی سیف ناصری
مولف: مفتی قلی خان (متوفی ۱۲۶۰ھ)

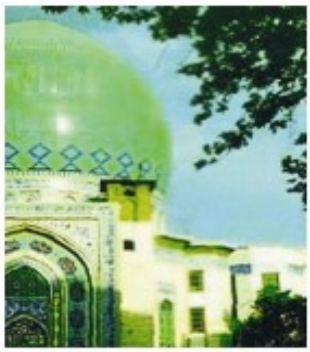

مظہر شہید عباسی قاضی نوراللہ شوستری
(۹۵۶ - ۱۰۱۹ھ)

امام باڑہ غفران مآب لکھنو (ہند)

آخرین آرام گاہ سید مفتی قلی خان
متوفی ۱۲۶۰ھ (لکھنو)

حضرت سید عبداللہ شاہ غازی (۱۵۱ھ) کراچی

امام باڑہ گاہ کربلا گامے شاہ لاہور

آخرین آرامگاہ استاد العلماء سید محمد باقر چکڑالوی (بھکر پنجاب)

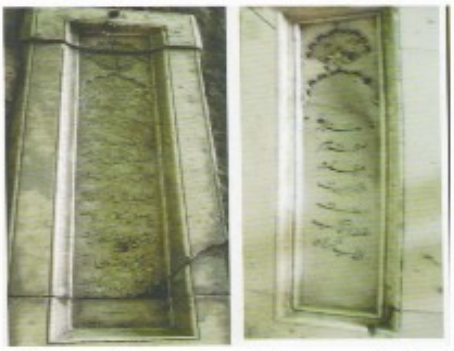

آخرین آرامگاہ سید دلدار علی غفران مآب و زوجہ غفران مآب (لکھنو)

آخرین آرام گاہ آیت اللہ سید ابو القاسم رضوی اور انکے
فرزند آیت اللہ سید علی حائری لاہوری (لاہور)

آخرین آرام گاہ مفتی محمد عباس متوفی ۱۳۰۶ھ (لکھنو ہند)

آخرین آرام گاہ قائد ملت جعفریہ مفتی جعفر حسین (لاہور)

بسم الله الرحمن الرحيم

نوٹ

مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے، بلکہ ہماری کوشش ہے کہ وقتاً فوقتاً برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچائے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذہب حقہ کی نمایاں و مخلصانہ طور پر علمی، فرہنگی، اجتماعی خدمات انجام دی ہوں، اس حوالے سے سینکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتداء اداریہ میں پیش کیے ہیں۔

مجلّہ میراث برصغیر میں مرحومین کی تحریروں کو محققین مآب کی آراء کے بعد زیور طبع سے آراستہ کیا جائے گا اور بقید حیات اہل قلم (خدا انہیں زندہ وسلامت رکھے) کی تحریروں میں سے فقط وہ تحریریں نشر ہوں گی جو مندرجہ ذیل تین موضوعات میں سے کسی ایک سے متعلق ہوں:

۱۔ **تاریخ تشیع**؛ برصغیر میں تاریخ تشیع کے عنوان سے کسی بھی موضوع پر قلم اُٹھایا گیا ہو۔ مثلاً شیعہ حکومتیں، عزاداری، تحریکیں، تنظیمیں، علاقے، خاندان، موقوفات، مقابر، مذہبی رسومات ومذہبی مقامات۔

۲۔ **تراجم**؛ یعنی مرحوم شیعہ اہم شخصیات اور ان کے آثار وخدمات سے متعلق ہو۔

۳۔ **کتاب شناسی**؛ یعنی کسی خاص ایک کتاب، خاص شخص کی کتابیں، خاص کتابخانہ کی فہرست کسی خاص موضوع یا کسی ایک خاندان کی علمی میراث وغیرہ کے حوالے سے قلم اُٹھایا گیا ہو۔

اداریے کا صاحب مقالہ (زندہ یا مرحوم) کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

سید العلماء نمبر

برصغیر میں خاندان اجتہاد کی ۲۳۵ سالہ مذہبی خدمات کی تجلیل کے عنوان سے، چودھویں صدی کے آخر تک اس خاندان کے آخری مسلم الثبوت مجتہد سید العلماء کی یاد میں

صاحب امتیاز: مرکز احیاء آثار برصغیر

نائب مدیر: حجۃ الاسلام سید غلام مرتضیٰ نقوی

نائب منتظم: حجۃ الاسلام سید محمد احسن عابدی

مدیر اعلی: حجۃ الاسلام طاہر عباس اعوان

منتظم اعلی: حجۃ الاسلام مہدی رضا ایمانی

ناظم امور فنی: حجۃ الاسلام سید ساغر عباس نقوی

مجلس نظارت:

حجج الاسلام محمد تقی رحیمیان ، سید شجاعت حسین گوپال پوری، شیخ علی سرور، سید عباس رضا عابدی ، جناب علی قلی قرائی۔

مجلس مشاورت:

حجج الاسلام نادر صادقی ، مجتبیٰ سیری نژاد، محمد طاہر عباس، سید محسن حسینی کشمیری، محمد رضا دودانی، ہاشم رضا عابدی، ملک محمد اشرف، غضنفر علی حیدری، مرتضی مطہری، مظہر حسین ہاشمی، عمار حیدر۔

مجلس معاونت:

حجج الاسلام سجاد آہیر، سید حسین حیدر، سید علی مرتضیٰ نقوی، محمد باقر نام آور، ایمن جواہری ، جابر علی ، محمد عباس مسعود، منور علی، ستار محمدی ، احسان قناد زادہ ، سید حسین زیدی، رشید تفقد، مجاور عباس اعوان، اقبال حسین

پتہ:

ملیر محمدی ڈیرہ، کراچی

فون: ۰۰۹۸-۲۵۱-۸۸۴۸۷۴۶

۰۰۹۸_۹۳۵۹۳۶۰۷۹۴

۰۳۰۰۲۱۶۶۹۹۸

Maabı۴۳۱@yahoo.com

دانشنامہ شیعیان کشمیر

جلد اول

تذکرہ علماء

تالیف

سید محسن حسینی کشمیری

ناشر

مرکز احیاء آثار برصغیر (شعبہ کراچی)

فہرست عناوین

اداریہ ۱۳
اہداف تاسیس مآب ۲۶
۱۔احیاء میراث علمی ۲۷
۲۔ شیعی دائرۃ المعارف ۲۷
۳۔کتابوں کی فہرست کی تدوین ۲۷
۴۔شیعہ اکابرین کا تذکرہ ۲۷
۵۔سیمینار ۲۸
۶۔یادنامے ۲۸
۷۔تراجم کتب ۲۸
۸۔ نشر مجلّہ ۲۸
۹۔ویب سایٹ ۲۸
نوٹ: ۳۰
سید العلماء
بزرگان تشیع کی نگاہ میں
(اردو اہل قلم)
حجۃ الاسلام سید سعید اختر رضوی ۳۵
سفر عراق ۳۶
نجف میں عربی تصانیف ۱۳۶
امامیہ مشن ۳۸
یادگار حسینی ۳۸
خطابت ۳۹
لکھنو یونیورسٹی ۳۹
علی گڑھ یونیورسٹی ۳۹
وفات ۴۰
تصانیف ۴۰
جناب محمد وصی خان ۴۰
سیز دہ سالہ یادگار حسینیؑ اور تحریک آزادی پاکستان ۴۰
سید کرنل بشیر حسین زیدی ۴۲
افق حسینیت کا آفتاب غروب ہو گیا ۴۲
سید العلماء در آئینہ منظومات ۴۷
وہ شخص علم الٰہی کا اک سفینہ تھا! (راقم لکھنوی) ۴۷
علم کے آفتاب زندہ باد (قیصر جونپوری) ۴۸
دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او (اظہر مسعود رضوی) ۴۹
بیسویں صدی کا شرف (ابوذر جونپوری) ۴۹
غفراں مآب وقت جناب علی نقی (رضا جونپوری) .. ۵۰

(عربی اہل قلم)
آیت اللہ سید محمد صادق بحر العلوم ۵۰
آیۃ اللہ سید احمد حسینی اشکوری ۵۴
دکتر علامہ سید محمود مرعشی نجفی مدظلہ ۷۸
۳۔آیۃ اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی ۸۱
حجۃ الاسلام علامہ ھادی امینیؒ ۸۳
صائب محمد عبد الحمید ۸۴
آقای کاظم عبودی الشتلاوی ۸۶
آقای بزرگ تہرانی ۹۱
الشیخ دکتر جعفر المہاجر ۹۲
الشیخ علی خاقانی ۹۳
کامل سلیمان جبوری ۹۵
اجازات علماء اعلام شیعہ ۹۹
الف: اجازات روایت ۹۹
خاتم المحدثین شیخ عباس قمیؒ ۹۹
آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس کاشف الغطاء ۱۰۰
آیت اللہ شیخ مرتضی کاشف الغطاء ۱۰۰
آیت اللہ محمد بن حسن موسوی بوشہری ۱۰۱
آیت اللہ مرزا محمد موسوی خونساری اصفہانی ۱۰۱
آیت اللہ علی اکبر نہاوندی ۱۰۲
آیت اللہ عبد اللہ مامقانی ۱۰۳
آیت اللہ شرف الدین موسوی ۱۰۳
آیت اللہ اسد اللہ زنجانی ۱۰۴
آیت اللہ آقای بزرگ تہرانی ۱۰۵
آیت اللہ سید محسن امین عاملی ۱۰۶
آیت اللہ خونساری ۱۰۶
آیت اللہ ہبۃ الدین شہرستانی ۱۰۷
آیت اللہ مرزا ہادی خراسانی ۱۰۸
آیت اللہ نجم الحسن نجم الملت ۱۰۸
آیت اللہ فداء حسین ہندی ۱۰۹
آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس کاشف الغطاء ۱۱۰
محمد حسین طہرانی ۱۱۱
محمد حسین اصفہانی ۱۱۲
آیت اللہ علی ایروانی ۱۱۳
آیت اللہ سید سبط حسین ۱۱۳
آیت اللہ ابو الحسن (والد سید العلماء) ۱۱۴
آیت اللہ سید ابراہیم الحسینی الشیرازی ۱۱۵
آیت اللہ ابو الحسن مشکینی ۱۱۶
آیت اللہ نائینی ۱۱۷
آیت اللہ محمد کاظم ۱۱۷
فہرست کتب سید العلماء اعلی اللہ مقامہ ۱۱۸
فہرست بعض منابع حالات سید العلماءؒ ۱۲۶
۱۔ سید العلماء اکیڈمی ۱۲۸
سید العلماءؒ
بعنوان شیخ الاجازہ
اجازہ اول: آیت اللہ مرعشی النجفیؒ ۱۴۶

اجازہ دوم: آیت اللہ سید محمد رضا الجلالی الحسینی ١٤٦
اجازات علماء الاعلام تشیع
اجازات الروایۃ
آیت اللہ سید حسن بن ہادی صدرؒ ١٥٨
آیت اللہ سید نجم الحسن امروہی ہندیؒ..... ١٥٩
آیت اللہ سید محسن حسینی امین عاملیؒ ١٦١
آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبدالرحیم نائینیؒ..... ١٦٣
آیت اللہ الشیخ آقای بزرگ طہرانیؒ ١٦٦
آیت اللہ محمد بن رجب علی طہرانیؒ.....١٦٨
آیت اللہ شیخ علی بن محمد کاشف الغطاءؒ..... ١٩٠
آیت اللہ محمد علی بن محمد قاسم اردبادیؒ..... ١٩٠
آیت اللہ سید ابوالحسن بن ابراہیم نقوی ہندیؒ ١٩٢
آیت اللہ محمد علی ہبۃ الدین حسینی شہرستانیؒ ٢٠٥
خاتم المحدثین شیخ عباس بن محمد رضا قمیؒ ٢١٤
آیت اللہ شیخ محمد باقر قائنی بیرجندیؒ.....٢١٨
آیت اللہ مرزاابوالحسن مشکینی اردبیلیؒ.....٢٢١
آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازیؒ ٢٢٥
آیت اللہ مرزا علی آقای ابن محمد حسن شیرازیؒ ٢٢٦
آیت اللہ شیخ فدا حسین لکھنوی ہندیؒ.....٢٣٢
آیت اللہ حاج میرزا محمد الموسوی الخوانساری..... ٢٣٣
آیت اللہ شیخ علی بن ابراہیم القمی النجفیؒ..... ٢٤٠
آیت اللہ کلب مہدی الجائسی ہندیؒ ٢٤٤
آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر الزنجانیؒ.....٢٤٥
آیت اللہ ہادی بن عباس کاشف الغطاءؒ..... ٢٤٦
آیت اللہ شیخ مرتضی بن شیخ عباس کاشف الغطاءؒ ... ٢٥٣
آیت اللہ شیخ عبداللہ بن محمد حسن مامقانیؒ ٢٥٦
آیت اللہ ابی المجد شیخ محمد رضا النجفی الاصفہانیؒ..... ٢٥٨
آیت اللہ سید مرزا علی نقی ہادی خراسانی حائریؒ ٢٥٩
آیت اللہ سید محمد ابراہیم قزوینی حائریؒ ٢٦٢
آیت اللہ سید محمد البحرانی بوشہری حائریؒ ٢٨٥
آیت اللہ سید عبدالحسین موسوی عاملیؒ ٢٨٦
آیت اللہ سید رضا بن محمد ہندی نجفیؒ..... ٢٨٨
آیت اللہ علی اکبر نہاوندی خراسانیؒ..... ٣٠٢
آیت اللہ سید ابراہیم اصطہباناتی الشیرازیؒ ٣٠٣
آیت اللہ شیخ عبدالکریم حائری قمیؒ..... ٣٠٥
آیت اللہ سید علم الھدیٰ نقوی الکابلی البصیرؒ ٣٠٦
آیت اللہ شیخ عبدالحسین بن باقر بغدادیؒ..... ٣٠٦
آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی النجفی کمپانیؒ ٣٠٦
آیت اللہ سید سبط حسن لکھنوی ھندیؒ..... ٣٠٩
آیت اللہ ناصر حسین موسوی لکھنویؒ ٣١٠
اجازات الاجتہاد
آیت اللہ مرزاابوالحسن مشکینی اردبیلیؒ..... ٣١٢
آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازیؒ..... ٣١٢
آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ..... ٣١٤
آیت اللہ علی بن عبدالحسین ایراوانیؒ..... ٣١٦
آیت اللہ ہادی بن عباس کاشف الغطاءؒ ٣١٧

آیت اللہ محمد حسین نائینیؒ ۳۱۸
آیت اللہ شیخ ضیاء الدین العراقی النجفیؒ ۳۱۹
آیت اللہ سید ابراہیم اصطھباناتی الشیرازیؒ ۳۲۰
آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی النجفی کمپانیؒ ۳۲۱
آیت اللہ سید سبط حسن نقوی لکھنوی ھندیؒ..... ۳۲۳
آیت اللہ سید ابوالحسن بن ابراھیم لکھنوی ھندیؒ .. ۳۲۴
آیت اللہ سید نجم الحسن امروھی ھندیؒ ۳۲۶
سید العلماءؒ بعنوان ادیب
تائیدات و تصریحات علماء اعلام
الف: تائیدات ادب عرب ۳۴۰
۱۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
۲۔آیت اللہ محمد بن حسن جواد بلاغی ربیعیؒ ۳۴۰
۳۔آیت اللہ مرتضی آل یاسینؒ ۳۴۰
۴۔ جواد بن محمد شبیبیؒ ۳۴۰
۵۔آیت اللہ مرتضی آل کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
۶۔آیت اللہ محمد علی شرف الدین عاملیؒ ۳۴۰
۷۔آیت اللہ عبدالحسین الحویزیؒ ۳۴۰
۸۔ شیخ محمد جواد مشکورؒ ۳۴۰
۹۔آیت اللہ محمد حسین بن محمد مظہرؒ ۳۴۰
۱۰۔آیت اللہ کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
ب: تائیدات مدرس عربی و فارسی ۳۴۰
۱۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
۲۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
۳۔آیت اللہ ہادی کاشف الغطاءؒ ۳۴۰
۴۔آیت اللہ سید ہبۃ الدین بن محمد علی شہرستانیؒ ۳۴۰
۵۔آیت اللہ محمد رضا آل یاسین کاظمیؒ.....۳۴۰
۶۔آیت اللہ محمد حسین نجفی اصفہانیؒ ۳۴۰

اداریہ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال علي عليه السلام: «لا سنة افضل من التحقيق»

(عیون الحکم والمواعظ، ص ۵۳۴)

ترقیِ اقوام کا راز صرف اکابر ملت اور ان کے آثار کو زندہ رکھنے میں ہے۔ (مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی)

زندہ و جاوید قوموں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو ہمیشہ تازہ اور ان کی میراث کو محفوظ رکھنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ بزرگ اور محسنان اسلام کہ جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان "تحقیق سے افضل کوئی سنت نہیں" کے مطابق دن اور رات کا فرق مٹاتے ہوئے، گرمی کی شدت اور سردی کی ہڈّت کی پرواہ کئے بغیر اور جان و مال کی پرواہ کیے بغیر مذہب حقہ کے دفاع میں جو علمی کارنامے اور تحقیقی کاوشیں سپرد قلم کی تھیں اور جس کے نتیجے میں سینکڑوں دانشوروں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

ان کی یہ علمی میراث یا تو فراموشی کے صندوق میں میں مقفل میں ہے یا پھر ان میں سے بیشتر زمانہ کی ستم ظریفیوں اور ورثاء کی عدم توجہی کی وجہ سے صفحہ ہستی سے نابود ہو چکی ہے اور جو محفوظ رہ گئ ہے وہ بھی نابودی کے دہانے پر جا پہنچی ہے۔

اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ برصغیر کی ملتِ اسلام خصوصاً مکتب اہل بیت کے پاس اپنے بزرگوں کی ہزاروں گرانبھا تالیفات وتصنیفات موجود ہیں لیکن موجودہ دور کے بازار علم اور عمومی اور اکثر خصوصی کتابخانوں میں ان ہزاروں انمول کتابوں میں سے انگشت شمار کتابیں بھی دستیاب نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱۔ شہید ثالث قاضی سید نوراللہ شوشتری ۱۰۱۹ھ مدفون آگرہ جنہیں مذہب تشیع کے دفاع کے جرم میں جہانگیر کے درباری ملاؤں نے بے دردی سے قتل کرنے کا فتوی دیا آپ کی (۱۵۰ ایک سو پچاس) علمی کتابوں میں سے صرف دو کتابوں کا اردو میں ترجمہ ہوا لیکن وہ بھی مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔

۲۔ شہید رابع مرزا محمد کامل دہلوی ۱۲۳۵ھ کہ جنہوں نے سب سے پہلے "تحفہ اثنا عشریہ" کا "نزہۃ اثنا عشریہ" کے نام سے ۱۲ جلدوں پر مشتمل جواب تحریر کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا آپ کی ستر ۷۰ کتابوں میں سے صرف پانچ ۵ کتابیں بعض کتابخانوں کی زینت ہیں۔ لیکن بازار میں ایک بھی موجود نہیں ہے۔

"تحفہ اثنا عشریہ" کے دوسرے پچاس نایاب جوابوں پر مشتمل کتابوں میں سے فقط "عبقات الانوار" کی چند جلدوں اور حال ہی میں سترہ ۱۷ جلدوں میں طبع ہونے والی کتاب "تشیید المطاعن" کے علاوہ دیگر کوئی جواب بازار میں تشنگان علم کی پیاس بوجھانے کیلئے دستیاب نہیں ہے، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر تو ابھی تک ایک مرتبہ بھی نہیں چھپ سکے، جس کی وجہ سے یہ علمی ذخیرہ بڑے بڑے کتابخانوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کا صرف ایک ہی قلمی نسخہ بعض افراد کے پاس موجود ہے۔

۳۔ خاندان اجتہاد میں سے آیۃ اللہ فی العالمین سید دلدار علی غفران مآب متوفی ۱۲۳۵ھ اور ان کی اولاد واحفاد کی بلند ہمت ہستیاں جیسے سلطان العلماء و سید العلماء، تاج العلماء، ممتاز العلماء و دیگر علماء

اعلام کہ جنہوں نے بر صغیر میں مذہب اہل بیتؑ کی حقیقی معنوں میں پاسبانی کی ہے اس خاندان کے مجموعی علمی آثار کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ ان میں سے صرف آیۃ اللہ سید علی نقی معروف بہ نقن صاحب قبلہ اور مولانا سید مہدی لکھنویؒ کی چند کتب ورسائل کے علاوہ باقی بزرگوں کے آثار بعض کتاب خانوں کی زینت بنے ہوے ہیں۔

۴۔امام المتکلمین ناصر مذہب اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ العظمی سید مفتی محمد قلی خان موسوی کنتوری متوفی ۱۲۶۰ھ اور ان کی اولاد واحفاد جیسے امام المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار، علامہ سید اعجاز حسین صاب۔ کشف الحجب والاستار ،وشذور العقیان،اور اسی طرح آیۃاللہ سید ناصر حسین ناصر الملۃ،اور دیگر حضرات کی کتابیں بھی اسی داستان کا حصہ ہیں۔

۵۔ بلند پایہ مفسر آیۃ اللہ سید ابوالقاسم حائری لاہوری متوفی ۱۹۲۰ء اور ان کے فرزند ارجمند آیۃ اللہ سید علی حائری لاہوری متوفی ۱۹۴۰ء کے عظیم علمی شہکار "تفسیر لوامع التنزیل" کہ جو ۲۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔(جسے اگر آج، طبع اشاعت کی زینت بخشی جائے تو بقول آیت اللہ العظمٰی سید مرعشی نجفیؒ کے کہ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے بحارالانوار سے کہیں زیادہ جلدوں پر مشتمل ہوگی۔واضح رہے کہ بحار الانوار ۱۱۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔) جبکہ ان دو بزرگ ہستیوں کی اس کتاب کے علاوہ ایک سو ۱۰۰ سے زائد دوسرے علمی آثار میں سے فقط تین مختصر رسالے بعض اوقات مل جاتے ہیں۔

۶۔ نابغہ زمان آیت اللہ العظمی مفتی سید میر محمد عباس موسوی متوفی ۱۳۰۶ھ استاد میر حامد حسین نیز متوفی ۱۳۰۶ھ کی تین سو ۳۰۰ سے زائد فقہی ، کلامی، تفسیری ، تاریخی علمی آثار میں سے فقط دو کتابیں چند سال قبل طبع ہوئی ہیں۔اور بقیہ انمول موتی فراموشی کے گہرے سمندر میں ابھی تک مدفون ہیں۔

۷۔علامہ سبحان علی خان متوفی ۱۲۶۴ھ کی وہ باعظمت و بلند ہمت ہستی کہ جنہوں نے اپنے دور میں جہاں اَوَدھ کی شیعہ حکومت کے منصب وزارت کو بڑی بردباری اور ہمت کیساتھ سنبھالا ،ساتھ ہی شیعیان کربلا و نجف کی بھرپور طریقہ سے مالی مدد کی اس سلسلے میں ان کی موقوفات آج تک کربلاء میں باقی ہیں، اس ساری خدمت کے ساتھ ساتھ دسیوں کتب مذہب حقہ کے دفاع میں تحریر فرمائیں، کہ جن میں سے ایک "الوجیزہ فی اصول الدین" ہے جو "تحفہ اثنا عشریہ" کا ایسا جامع اور مختصر جواب ہے جسکے بارے میں علامہ سید سجاد حسین بارہوی نے اپنی کتاب رسالہ سجادیہ ص۱۰پر یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

"الوجیزہ کی نظیر پیش کرنا فقط ناممکن ہی نہیں ہے بلکہ محال ہے۔" اس نابغہ روزگار اور ان کے بھائی، حسین خان متوفی ۱۲۴۰ھ کی ایک کتاب بھی اس وقت بازار تو دور کی بات خود بڑے کتب خانوں میں بھی میسر نہیں ہے، اور اس سے بڑا ظلم یہ کہ اس عظیم ہستی کے ورثا بھی زمانے کی ستم ظریفی یا بے توجہی کی بناپر انکی کتب کی طرح انکی ذات کو بھی فراموش کرچکے تھے، اور نہ صرف یہ کہ فراموش کرچکے تھے سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ ہمارے بزرگوں میں سے ایسی ہستیاں بھی گذری ہیں، نہ جانے ایسی کتنی ہی عظیم ہستیوں کو ان کے آثار کی طرح ہم فراموش کرچکے ہیں کہ جنہیں یاد رکھنا ہمارا اولین فرض تھا ،مقام شکر ہے کہ مرحوم علامہ سبحان علی خاں کے خاندان کے بعض افراد چند سال قبل اس بات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ ہمارے اسلاف میں کبھی ایسی ہستیاں بھی موجود تھیں کہ جن پر زمانہ فخر کرتا تھا۔

یاد رہے کہ علامہ سبحان علی خاں مرحوم کی کتاب "الوجیزہ فی اصول الدین" کے بارے میں یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ ایران کے ایک کتاب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے، لہٰذا ہم نے پہلی فرصت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کی اور کیمرہ کے ذریعے فلم حاصل کرنے کے بعد اپنے ھدف کی تکمیل یعنی احیاء آثار برصیغر کی نیت سے ٹائپ کرنے کے لئے دے دی ہے یہ کتاب دو جلدوں میں

۵۰۴ صفحات پر مشتمل ہے،اور اسی طرح انکے بھائی جناب حسین خان کی کتاب بنام "معتمد الشیعہ" کے قلمی نسخہ کو تھران کے مجلس ملی کے رئیس کو خط لکھ کر حاصل کیا ہے،اس کتاب کے صرف دو ہی قلمی نسخوں کی ابھی تک ہم اطلاع حاصل کر سکے ہیں۔

۸۔ سید مہدی خان بہادر کی مذہب شیعہ کے خلاف تحریر کی جانے والی کتاب "آیات بینات" کے محکم ترین ۱۰دس عدد جوابات میں سے کوئی ایک جواب بھی اس وقت علمی دنیا میں بازار میں موجود نہیں ہے۔جب کہ اصل کتاب " آیات بینات" بار بار کراچی ،لاہور اور ہندستان سے چھپ چکی ہے اور چھپ رہی ہے ان جوابات میں سے اہم ترین جواب خان بھادر کے بھائی سید امیر حسین کا ہے جس کا نام "آیات محکمات درجواب آیات بینات" جو دو ضخیم جلدوں میں ہے صرف ایکبار زیور طباعت سے آراستہ ہو سکا۔

۹۔ فخر الحکماء علامہ سید علی اظہر کھجوی (۱۸۶۱۔ ۱۹۳۳م) اور ان کے فرزندوں کی ایک سو سے زائد دفاع مذہب حقہ میں تاریخ و کلامی کتب میں سے چند انگشت شمار رسائل بعض اوقات میسر ہو جاتے ہیں باقی کتابیں طاق نسیان میں گم ہو چکی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ ایک قومی و ملی المیہ ہے یہاں پر ہزاروں میں سے صرف چند نمونے ذکر کیے ہیں ورنہ اس درد دل کو پیش کرنے کے لیے اور خصوصی طور پر ان مظالم کی داستان جسمیں دشمن کس طرح اس علمی سرمایہ کو نابود کرنے کے لئے گھات لگاے بیٹھا ہے اور آج تک نہ جانے کتنے ہی قیمتی آثار ایسے ہیں کہ جن کو دشمن نابود کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔یہ وہ داستان غم ہے جسے پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے ،جسے اس مختصر سی تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ

سفینہ چاہیے اس بحر بی کراں کے لئے

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہب اہل بیتؑ کو کم رنگ کرنے اور اسی طرح ملت مسلمہ و خصوصا موالیان اھل بیتؑ کے علمی ذخیرہ کو ختم کرنے کا منصوبہ ملت تشیع کے خلاف دشمنوں کی دیگر دسیوں سازشوں میں میں سے ایک سازش ہے، وہ مختلف بہانوں سے انہیں باہمی اختلاف میں دست گریبان کر کے اختلاف کا شکار بنا کر، نہ فقط یہ کہ وہ اس طرح ملت کی ضائع ہونے سے بچ جانے والی علمی میراث کو غارت کر دے گا۔ بلکہ اپنے داخلی و خارجی آلہ کاروں کے ذریعہ ملت کے نوجوانوں کو اپنے محسنوں کا دشمن بھی بنانے میں مصروف ہے اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ بعض نادان دوستوں کی احمقانہ حرکات بھی دشمن کے اس منصوبے کو مکمل کرنے میں مدد گار ثابت ہو رہی ہیں، اسی وجہ سے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"دو گروہوں، نادان دوستوں اور ہوشیار دشمن نے میری کمر توڑ دی ہے۔"

لہٰذا نادان دوستوں اور ہوشیار دشمنوں کے ان تمام حربوں کا مقابلہ کرنا اور اپنی اس علمی میراث کی حفاظت فقط ضروری ہی نہیں بلکہ واجب ہے، اس لیے تمام موالیان اہل بیت علیہم السلام سے درخواست ہے کہ جس کسی سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے اس میراث کی حفاظت میں قدم اٹھائیں ورنہ زمانے کے ساتھ ساتھ یہ ضائع ہونے سے محفوظ رہ جانے والی میراث میراث بھی ماضی کی طرح نابود ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو معنوی اور مادی اعتبار سے ناقابل تصور عظیم نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آج سے ۱۰۰ سال قبل صاحب کتاب (تجلیات المعروف تاریخ عباس) میں یہی درد دل ان الفاظ مین تحریر فرمایا جنھیں ہم خوابیدہ ضمیروں کو بیدار کرنے کے لیے انھی کے الفاظ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

(مغربی تعلیم نے مادی ترقیات اور دماغی ارتقاء کی عمارتوں کو اسقدر مستحکم کر دیا ہے، کہ مشکل سے اسکی چار دیواری میں روحانی ہوائیں گزر سکتی ہیں اسی سبب سے روز بروز علماء کے آثار دلوں سے محو ہو رہے ہیں اور ہمارا مستقبل بجائے اسکے کہ روشن ہو تیرہ وتاریک ہوتا جاتا ہے۔

اسلام میں ایک عہد تو علماء کیلئے ایسا خونریز تھا جس میں فضل وکمال کی زمینوں پر چاروں طرف خون کا سیلاب جاری تھا اور ناکردہ گناہوں کی لاشیں تیرتی نظر آرہی تھیں، ان کے نام پر تلواریں نیام سے کھنچی رہتی تھیں اور قتل کا بازار ہر وقت گرم رہتا تھا۔ پھر بھی ظالموں کی پیاس کسی طرح نہ بجھتی تھی۔

ایک دور ایسا بھی رہا کہ صدیوں تک علماء نے حکومت کی اور جو کچھ علمی ترقیاں کیں تاریخ کا ایک ایک ورق اسکو بتا رہا ہے۔ان کے ہاتھوں میں حکومت کی عنان تھی۔ان کی ایک نگاہ سلطنت کے ہلا دینے کو کافی تھی۔تاج شاہی انھیں کے عمامے اور سکۂ رائج الوقت انھیں کی مہریں تھیں، سلاطیں زیر اثر تھے، انکے فرمان صور اسرافیل کی طرح قیامت کا منظر پیش کر دیتے تھے اور دم زدن میں تمام ملک منقلب ہو جاتا تھا۔

خصوصا ایران کی عظیم الشان سلطنت اور بادشاہان اودھ کے عہد دولت مہد میں جبکہ آسمان سے ہن برس رہا تھا اور زمین دولت کے خزانے اگل رہی تھی اہل کمال کا دور تھا اور علماء کی حکومت تھی سلاطین نے ہمیشہ اپنے خیال پر ان کی رائے کو فضیلت دی۔

اسلامی سلطنتیں مٹ گئیں اور افراد ملت کی اجتماعی قوتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، سیاسیات نے خیالات میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا، جادہ معرفت کے چلنے والے ڈگمگا گئے، ایسے ہنگامے میں کہ ان کی نظروں میں احادیث رسول ﷺ اور بزرگانِ دین کے اقوال سے فلاسفہ مغرب کے اقوال زیادہ وقیع ہو گئے تو ان گوشہ نشینوں اور قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کہنے والوں کی کیا عزت ہو سکتی

ہے، یا ان آسودگان خاک کے مزاروں پر کون شمع جلائے گا جنہوں نے تمام زندگی خوفِ خدا میں رو رو کر کاٹ دی، آج جب کہ ہدایت واصلاح کی آڑ میں ذاتی مقاصد نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایمانی قوت کمزور ہو چکی ہے، راستبازی کا علم ٹھنڈا کر دیا گیا ہے، تو کیا توقع ہو سکتی ہے کہ ان خدا پرستوں کی عزت کی جائے گی حالانکہ وہ اس راز سے بے خبر ہیں

لافضل الا لاهل العلم انهم

علی الهدی لمن استهدی ادلاء

بزرگی صرف اہل علم کیلئے ہی ہے، کیوں کہ یہ لوگ خود راہ راست پر ہیں اور طالبان ہدایت کے رہنماء ہیں۔

دریاؤں کے سرچشمے جب خشک ہو جاتے ہیں تو ایک بوند پانی کی گوہر نایاب ہو جاتی ہے، طبقۂ علماء جس ملت کا عضو رئیس اور ترقیوں کا سرچشمہ اور طاقتوں کی بنیاد ہے "موت العالم موت العالم" عالم کی موت تمام افراد ملت کی موت اور اسکی حیات حیات ملی ہے، بدنصیب ہے وہ قوم جس نے اپنے علماء کی منزلت نہ کی اور بربادیوں کا خیر مقدم کیا!

ترقیِ اقوام کا راز صرف اکابر ملت کا زندہ رکھنا اور ان کے آثار کو زندہ رکھنا ہے۔ یورپ گو مذہب سے آزاد ہے مگر جذبۂ قدامت پرستی اسکے دل سے محو نہیں ہوا اسکو یقین ہے کہ اسکی عزت کا راز اسی جذبہ میں مستتر ہے۔

شکسپیئر کی ولادت کے روز ہر سال ایک عظیم الشان میلہ ہوتا ہے، اسکے بیٹھنے کی کرسی پر لوگ آکر بوسہ دیتے ہیں اور گرد طواف کرتے ہیں۔ اسی طرح مشہور علماء و کملا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودے خاص احترام سے عجائب خانوں میں رکھے ہوئے ہیں جسے دور ودراز کا سفر کر کے لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ لارڈ ٹینسن مشہور انگریزی "ملک الشعراء" جس کی وفات حال میں ہوئی ہے اسکے

لکھنے کی میز اور قلم دوات کے لوگ ہزاروں روپے دینے کو تیار ہیں۔ لیکن اسکے ورثاء خود مستطیع ہیں لہٰذا نہیں دیتے۔

اگر ان حالات کا موازنہ اپنی قوم سے کروں تو یقیناً یہ جمود اور بے حسی میں ایک سالخوردہ میت سے زیادہ دقیع نہ ہو گی اور ہماری آبادی حقیقتاً گور غریباں کی آبادی ثابت ہو گی۔ جس قدر دوسری قومیں اپنے اسلاف کے زندہ رکھنے میں سر گرم ہیں اسی قدر ہم اپنے اکابر ملت کے مٹانے میں کوشاں ہیں حالانکہ ان مرنے والوں نے جہد للبقا میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔

لمؤلّفہ۔

اس قوم سے پڑا ہے مجھے سابقہ جہاں دستور اعتراف کمالات ہی نہیں

ہمارے اسلاف صالحین کی عظمت و جلالت صرف مقبروں اور خاک کے پامال ذروں میں ملے گی، ان کی موت کے وقت تو برسم زمانہ بادل ناخواستہ چار آنسو بہالئے اور گڑھا کھود کر ان کو دفن کر دیا لیکن پھر کبھی کروٹ نہ لی، نہ یہ سمجھے کہ ہمارے فرائض مرنے والے کے ساتھ کیا کیا ہیں، اسکی تصانیف اسکے روحانی ذخیرے جنکو اسنے رات رات بھر دماغ سوزی سے لکھا تھا جب کہ شمعیں ختم ہو گئیں تھیں اسکے دماغ کا روغن مشتعل تھا، آج وہ ذخیرے کیڑوں کے نظر ہو گئے اور ان کے کمالات کی تصویریں اسقدر دھندلی ہو گئیں کہ رفتہ رفتہ نام ونشان تک صفحہ ہستی سے محو ہو گیا۔

اگر قوم کی جاہ و منزلت کا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو مقبروں میں جاؤ دیکھو خاک کے ڈھیر میں کیسے کیسے خزانے پنہاں ہیں جو اپنے اخلاف کے ہاتھوں گمنامی و بے نشانی کا شکار ہیں، اے حی لایموت ! تو ہم میں قومی زندگی کی روح پھونک کہ اپنے علماء کی حقیقی معرفت حاصل کریں اور "ہم کیا ہیں" اس حقیقت کو بے نقاب کریں۔

شا گردان آل محمد کا گروہ دنیا میں جس اعزاز کا مستحق ہے وہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ان کے بوسیدہ عمامے تاج فغفور واکلیل جمشید سے کہیں بہتر، انکا حصیر قناعت جواہر نگار اور مرصع کار تختون سے کہیں برتر، ان کی عظمت وجلالت شان کا اندازہ معمولی افراد کا کام نہیں انکی سیرت آیندہ نسلوں کیلئے ایک موعظہ ہے۔ تذکرہ الاولین مواعظ الاخرین حامل رسالت رسول ﷺ محترم نے مختلف پیرایہ میں انکی جلالت کا اظہار کیا ہے :۔

کبھی فرمایا؛۔مداد العلماء افضل من دماءالشهداء

علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بہتر ہے

کبھی فرمایا؛۔علماء امتي كانبياءبني اسرائيل

میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے مانند ہیں

کبھی فرمایا؛۔من اكرم عالما فقد اكرمني

جس نے عالم کی عزت کی اس نے میری عزت کی

کبھی ارشاد ہوا؛۔الفقهاء امناء الرسل مالم يدخلوا في الدنيا

فقہار سولوں کے امانت دار ہیں۔جب تک دنیا میں داخل نہ ہوں

اس کی تفصیل پوچھی گئی کہ دنیا میں داخل ہونا کیا معنی ،فرمایا متابعت کرنا سلطان کی جب وہ ایسا کریں تو ان سے حذر کرو۔

کبھی فرمایا: نوم العالم افضل من الف ركعة

عالم کی ایک نیند ہزار رکعتوں سے بہتر ہے

یہ ہیں وہ منزلیں جن سے ان کے علو مرتبت کا اندازہ ہوتا ہے۔البتہ ان لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ جو لباس اہل علم میں تم کو فریب دینا چاہتے ہوں اور طرز عمل سراسر رضائے الٰہی کے خلاف ہو جس کی نسبت آواز نفرین بلند ہے:

"ویل للعالم یتکلم بهواءالناس لایکون احد اشدعذابا منه یوم القیامة"

ویل ہو اس عالم پر جو رضائے خلق کیلیئے بات کرے روز قیامت کسی کا عذاب اس سے شدید تر نہ ہو گا۔

دوسری آواز ان العالم اذا لم یعمل بعلمه ذلت موعظة عن القلوب کما یزل المطر عن الصفا جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اسکا موعظہ بھی دلوں پر اثر نہیں کرتا اور اس طرح دلوں سے محو ہو جاتا ہے جس طرح کہ پانی پتھر سے بہ جاتا ہے۔

کہیں نگاہ غضب سے تنبیہ کی جاتی ہے:من تعلم علما لغیر الله و اراد به غیر الله فلیتبوا مقعده من النار جو شخص خدا کیلیئے علم نہ سیکھے اور ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا اسکو چاہیئے کہ اپنی جگہ نار میں مہیا کرے۔

غررالحکم میں حضرت امیرؑ فرماتے ہیں: صلاح العمل بصلاح النیه و صلاح المعاد بحسن العمل۔ نیکی عمل کی نیک نیتی سے ہے اور نیکی آخرت کی نیکی عمل سے ہے۔

اس معیار پر جانچنے کے بعد آج طبقہ اسلام کے روشن دماغ حضرات کے سامنے ایسی زندگی کا مرقع پیش کرنا چاہتا ہوں جس نے کرۂ اسلام کو اپنی تجلّیوں سے منور کیا، جس کی زندگی کی ہر ساعت

ذخیرہ تصنیف تھی، جس کی ہستی عرفا و سالکین کیلئے خداشناسی کی ایک نمایاں مثال تھی۔ یہ ترجمہ ایسا نہیں جس سے صرف فقہاء یا صلحاد لچسپی حاصل کر سکیں بلکہ ہر طبقہ کے باذاق اپنے ذوق کے موافق بہرۂ وافر حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتاب (تجلیات) میں جس بزرگ کا جلوہ پیش نظر ہے (یعنی آیۃاللہ العظمی میر سید مفتی عباس ۱۲۲۴۔۱۳۰۶ھ۔ق) وہ محفل ادباکا صدر نشین ، مجلس شعرأ میں ملک الشعرأ ،بزم فقہاء کا مجتہد جامع الشرائط ، بذلہ سنجون کی بزم طرب میں بلبل ہزار داستان ، شبستان معرفت میں عابد شب زندہ دار ، جس کی سادی اور بے ریا زندگی اس شعر کا ماحصل تھی۔

لیس الجمال باثواب تزینها

ان الجمال جمال العلم والادب

لکھنؤ کی سر زمین بلکہ ہندوستان کی شیعہ آبادی اس مقدس ہستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ ہو اس لیئے کہ ایسا ہمہ دان جسکو ہر فن کے ائمہ صدر محفل ہیں فخر یہ جگہ دیتے ہیں آپ ہی اپنی نظیر تھا۔

قسام ازل کے دربار عام میں روز ازل جب جواہر علوم کا خزانہ عامرہ کھولا گیا اور قسمت کیلئے سر بستہ کیسوں کی مہریں توڑیں گئیں تو بقدر مشیت ہر مستحق بہرہ مند ہوا مگر اس علامۂ روزگار کو سب سے زیادہ حصہ اس موہبت عظمہ سے مرحمت ہوا۔ ادھر عطاے منعم ادھر ذوق تحصیل دستِ شوق نے اپنے جیب ودامن میں وہ انمول موتی اور بیش قیمت لعل و یاقوت بھر لیئے جو دوسروں کو دقت سے دستیاب ہوئے ، عالم اسباب کی نگاہ میں ان نعمتوں کو بمصداق اما بنعمۃ ربک فحدث ظاہر وآشکار کیا اور ثابت کر دیا کہ میرے تمام لمکات علوم وہبی ہیں اکتسابی نہیں، انھیں وہبی قوتوں نے انکو علامۂ روزگار بنایا اور اپنے کمالات کی وجہ سے عام طور پر جو ہر دل عزیزی ان کو حاصل ہوئی ان کے امثال میں ایسی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔

آج تک علمی وادبی حلقوں میں ان کے واقعات نہایت خلوص اور عقیدت سے بیان کیئے جاتے ہیں ان کے لطائف علمیہ زبان زد خاص وعام ہیں روزمرہ کی باتیں لوگوں کے دماغوں میں محفوظ ہیں۔ لکھنؤ کی پرانی معاشرت کا جب کہیں تذکرہ ہوتا ہے تو ان کا نام ضرور آتا ہے ۔شاعری کے میدان میں انکا اشہب خامہ بڑے بڑے نامی شہسواروں کے ہمعنان رہا۔اسوقت کے اساتذہ فن نے ان کو مسلم الثبوت استاد مانا۔

نہایت افسوس تھا کہ ایسے بزرگ کے واقعات زندگی پردۂ خفا میں رہیں اور ایسے ہنگامے میں جب کہ خزف پارے لعل وجواہر بنا کر دکھائے جائیں اور اصلی موتیوں کی آب وتاب سے نگاہیں ناآشنا ہوں۔)انتھی (تجلیات ص ۲تا۷)

برصغیر میں تخمینا پانچ ھزار ۵۰۰۰ سے زائد شیعہ اہل قلم نےاپنے قلم کے ذریعہ مذہب کی خدمت کی ہے۔ اور ان آثار کی تعداد ۳۰۰۰۰ تیس ہزار سے متجاوز ہے، لیکن ہم یقین سے کیہ سکتے ہیں کہ ۹۰ فیصد انکی اس علمی میراث سے ملت کی اکثریت آشنا نہیں ہے، اگر ملت کا جمود اسی طرح باقی رہاتو بعید نہیں کہ یہ بچی کھچی میراث بھی نابود ہو جائے اس علمی میراث کے ضائع ہونے سے معنوی نقصان کی حد معین کرنا تو ممکن نہیں البتہ مادی اعتبار سےان ہزاروں بیش بہا قیمتی گوہروں میں سے ہر ایک علمی گوہر اگر مل جائے تو اس کا ایک ایک ورق لاکھوں کی قیمت کا حامل ہے ۔اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اور احساس مسؤلیت کے پیش نظرخدا کی بابرکت ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے: "مرکز احیاءآثاربرصغیر" (مآب) وجود میں آیا ہے جس کا اصلی ترین ہدف ملت مسلمہ کے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو تازہ اوران کی علمی میراث کو زندہ کرنا ہے۔انشاءاللہ تعالی!

اسی ہدف کی روشنی میں برصغیر کے سب سے بڑے علمی خاندان کہ جس نے برصغیر میں مذہب حقہ کی سب سے زیادہ خدمت انجام دی ۔یعنی جس علمی روایت کا سنگ بنیاد برصغیر میں مجدد الشریعہ

سید دلدار علی غفران مآب (۱۱۶۶۔۱۲۳۵ھ۔ق) نے رکھا تھا اس سلسلہ جلیلہ کی ۲۳۵ سالہ علمی خدمات کی تجلیل کی غرض سے اس سلسلہ کے آخری معمار اور چودویں صدی کے آخری مسلم الثبوت مجتہد سیدالعلماء سید علی نقی نقن صاحب مرحوم (۱۳۲۳۔۱۴۰۸ھ۔ق) کی یاد کے عنوان سے **مآب** نے مجلّہ میراث برصغیر کا پہلا اشمارہ انھیں کے نام سے معنون کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

نوٹ: یادرہے کہ مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے،۔ لیکن حقائق باآخر حقائق ہوتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ وقتا فوقتا برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچاے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذہب حقہ کی نمایاں و مخلصانہ طور پر علمی، فرھنگی، اجتماعی خدمات انجام دی ہوں، اس حوالہ سے سیکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتدا میں پیش کیے ہیں۔

مآب عنقریب سو سے متجاوز ایسے افراد کے ناموں کی فہرست پیش کرنے والا ہے جن کے بارے میں مرکز مستقل کتب ورسائل تحریر کرے گا، اس سلسلہ میں ہمیں تمام ایسے افراد کہ جن کے پاس اس قسم کی (کہ جن کے نمونے سر ورق پر لگا دیے گیے ہیں) کوئی بھی اطلاع ہو اور تمام اہل فکر ودانش واہل قلم واہل خیر سے بھی تعاون کی اپیل ہے۔

اہداف تاسیس مآب

اگرچہ اس مرکز کا اصلی ہدف علمی میراث کو زندہ کرنا ہے، لیکن یہ مرکز اس اصلی ہدف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل فرعی اہداف کو لے کر آگے بڑھے گا:

۱۔احیاء میراث علمی

یہ احیاء میراث چند طریقوں سے ممکن ہے:

الف) کتابوں کی اشاعت

ب) کتابوں کی CD,s؛ تیار کرنا

ج) فوٹو کاپی: (اصل کتاب کے نہ ملنے کی صورت میں اسکی فوٹو کاپی حاصل کی جائے گی،)

د) لائبریری کا قیام

جس کے ایک حصے میں صرف برصغیر کے علماء اور دیگر دانشوروں کی مخطوطہ و مطبوعہ کتابوں کو محفوظ کیا جائے گا۔

۲۔ شیعی دائرۃ المعارف

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعیت سے مربوط تمام مباحث کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۳۔کتابوں کی فہرست کی تدوین

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعہ تالیفات (مخطوطات اور مطبوعات) کی توصیفی معرفی کی جائے گی۔

۴۔ شیعہ اکابرین کا تذکرہ

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کے شیعہ علماء اور دیگر دانشوروں کے مجموعی حالات زندگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

۵۔ سیمینار

ملت کے بزرگوں اور محسنان اسلام کی یاد میں سیمینار کا انعقاد کرنا۔

۶۔ یادنامے

یعنی بعض علماء اعلام کے حالات زندگی اور ان کی علمی واجتماعی کاوشوں پر مشتمل مستقل کتاب تحریر کرنا۔

۷۔ تراجم کتب

بر صغیر کے علماء اعلام کی عربی اور فارسی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا جائے گا گے اور بعض اردو کتابوں کا فارسی اور عربی میں ترجمہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی

۸۔ نشر مجلّہ

"میراث بر صغیر" کے عنوان سے شش ماہی مجلّہ کی اشاعت و تشہیر۔

۹۔ ویب سایٹ

انٹرنیٹ کے ذریعے ان مطالب کو ملکی حدود سے باہر ساری دنیا تک پہنچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی

تعاون کی اپیل

آپ مندرجہ ذیل طریقوں سے اس مرکز کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں:

مالی تعاون؛

اہداء کتب؛

نادرالوجود کتابوں کی فوٹو کاپی یا CDs ارسال کر کے۔

قلمی و دیگر قدیمی کتابوں کے بارے میں فون ،ایمیل یا خط کے ذریعہ اطلاع دے کر کہ فلاں کتاب فلاں صاحب یا فلاں کتابخانہ میں ہے؛

جن کے پاس قلمی و نادر الوجود کتابیں ہیں۔ وہ مرکز سے مربوط افراد کو فوٹو لینے کی اجازت دیں؛

جن کتابوں کو یہ مرکز شائع کرنا چاہتا ہے۔ آپ اپنے بزگوں کے ایصال ثواب کی نیت سے ان کتابوں کو شائع کروایں؛

محققین اور مترجمین مرکز کی انتخابی کتابوں کی تحقیق و ترجمے میں تعاون فرما کر۔

دائرۃ المعارف ،فہرست کتب ،اور تذکرہ اکابر شیعہ سے مربوط کتب کی تدوین کے لئے شیعہ مذہب سے مربوط اطلاع فراہم کر کے مثلا آپ اپنے علاقہ کے یا دیگر علاقوں سے متعلق موجودہ وگذشتہ شیعہ فقہا، علماء کرام، مذہب وملت کے دلسوز اور حقیقی عزاداری کے مروجین ذاکرین حضرات، اطباء و حکماء، مستبصرین یعنی اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ کو قبول کرنے والے حضرات کے حالات فراہم کر کے اسی طرح مذہب کے خدمت گذار شیعہ وزرا، وقبائلی رؤسا، شیعہ خاندانوں، شیعہ حکمرانوں، شیعہ اولیاء کرام، و دیگر اہم ترین شیعہ شخصیات کے حالات زندگی ارسال کر کے ،اسی طرح اہم ترین ماتمی انجمنیں، امام بارگاہیں، شیعہ مساجد، شیعہ مدارس، شیعہ کتاب خانے، شیعہ موقوفات، شیعوں سے متعلق دیگر مقامات، شیعہ مذہب کی ہر قسم کی چھوٹی بڑی اور ہر موضوع سے مربوط کتاب کے بارے میں اطلاع ،اور اسی طرح شیعہ علماء کرام و دیگر دانشوروں اور مذہب کے دیگر محسنوں کے علاوہ شیعہ مقامات سے مربوط فوٹو ارسال کر کے وغیرہ وغیرہ خلاصہ آپ شیعہ مذہب سے مربوط ہر قسم کی اطلاع فراہم کر کے اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔

نوٹ:

آپ جس قسم کی بھی اطلاع فراہم کریں مستند ہونی چاہیے، اور اگر آپ کی یہ اطلاع مقالہ کی شکل میں ہوں تو دائرہ المعارف میں اسے آپ کے ہی نام سے تحریر کیا جائے گا، لہٰذا اسے مستند و مستدلل طریقہ سے تحریر ناضروری ہے، البتہ مرکز اس کو مفید بنانے کے ترمیم واضافہ کا حق رکھتا ہے، اور حتی المقدور چاپ کرنے سے قبل ایک دفعہ صاحب مقالہ کو یہ مقالہ دیکھا یا جاے گا، اس لیے آپ اطلاع ارسال کرتے وقت اپنا مستقل اور عارضی پتہ اور رابطہ نمبر اور E-mail ضرور تحریر فرمائیں۔ شکریہ

صاحبان علم و قلم کے ورثا سے خصوصی تعاون کی اپیل

ان ورثا کرام سے ہماری گزارش یہ ہے کہ مآب کسی مادی دنیا کے حصول کی غرض سے وجود میں نہیں آیا ہے اور نہ ہی ہم اپنے محسنوں کی علمی میراث کو ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں جس کی سب سے بڑی دلیل ہمارا وہ اعلان ہے جو ہم نے مآب کی مطبوعات کے پہلے صفحہ پر کیا ہوا ہے اور وہ اعلان یہ ہے:

مآب کی تمام مطبوعات قومی و ملی سرمایہ ہیں لہٰذا ہر شخص و ہر ادارہ دین و مذہب کی خدمت کی خاطر ان میں کسی قسم کا تصرف کیے بغیر انہیں چھاپ سکتا ہے۔

لہٰذا علم کے ورثا کرام سے اپیل ہے کہ تعاونوا علی بر و تقوی کے حکم خدا کے مطابق وہ اس کام میں ادارہ کی مدد فرمائیں یعنی اولاً تو اگر ان کے پاس علمی میراث موجود ہے تو اس کی ایک کاپی ولو قیمتا ادارہ کو عنایت فرمائیں۔ ثانیاً اگر ادارہ آپ کے بزرگوں کی علمی خدمت کو کہیں سے حاصل کر

لے اور اسے افادہ عام کے لیے دنیا کے سامنے لانا چاہے تو ورثا کرام کسی قسم کی مزاحمت ایجاد نہ فرمایں اور ہم ان سے اسی مدد کی خصوصی اپیل کرتے ہیں۔

والسلام

طاہر عباس اعوان

سید العلماء

(آیت اللہ سید علی نقی نقوی المعروف نقن صاحب)

بزرگان تشیع

کی

نگاہ میں

حجۃ الاسلام سید سعید اختر رضوی

سید العلماء سید علی نقی جناب ممتاز العلماء ابو الحسن (منن صاحب) کے فرزند تھے۔ جو شمس العلماء سید ابراہیم بن جنت مآب سید تقی بن سید العلماء سید حسین علیین مکان ابن غفران مآب دلدار علی کے فرزند تھے۔ مولانا سید علی نقی ۲۶/رجب ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کو لکھنو میں متولد ہوئے۔ ابھی آپ کی عمر ۳۔۴ سال کے درمیان تھی کہ آپ کے والد ماجد ۱۳۲۷ھ میں مع متعلقین تکمیل علوم کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے۔ آپ کی عمر ۹/برس کی تھی جب ۱۳۲۳ھ میں آپ کے والد گرامی ہندوستان واپس آئے۔

اس وقت تک آپ کی صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں ختم ہو چکی تھیں۔ لکھنو واپس آکر آپ کے والد صاحب طاب ثراہ نے آپ کی تعلیم اپنے ذمے رکھی۔ والد کی علالت کے زمانے میں آپ کے برادر معظم مولانا سید محمد عرف میرن صاحب آپ کو پڑھاتے تھے۔ سرکار سید العلماء نے مدرسہ ناظمیہ اور سلطان المدارس دونوں جگہ داخلہ لیا۔ مدرسہ ناظمیہ کے فاضل اور سلطان المدارس کے سند الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا۔

پھر دوسرے سال دونوں درجوں کے ضمیموں کا اور تیسرے سال ممتاز الافاضل اور صدر الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا اور اس ذیل میں نجم الملۃ اور جناب باقر العلوم دونوں سے تلمذ حاصل ہوا۔ عربی ادب میں آپ کی مہارت اور فی البدیہہ قصائد و مراثی لکھنے کے اسی دور میں بہت سے مظاہرے ہوئے اور عربی شعر و ادب میں آپ کے اقتدار کو شام و مصر و عراق کے علماء نے قبول کیا۔ علامہ امینی (صاحب الغدیر) نے آپ کا ایک قصیدہ (الغدیر) میں شامل کیا ہے۔ اور آغائے بزرگ تہرانی طاب ثراہ نے شیخ طوسی کے حالات کو آپ کے لکھے ہوئے مرثیے پر ختم کیا ہے۔ طالب علمی

میں ہی سر فراز لکھنو، الواعظ لکھنو اور شیعہ لاہور میں آپ کے علمی مضامین ہونے لگے تھے۔ اور ۳۔۴ کتابیں بھی عربی اور اردو میں اسی زمانے میں شائع ہوئیں۔ تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ کچھ عرصے تک بحثیت مدرس ناظمیہ میں بھی معقولات کی تدریس کی اس دور کے شاگردوں میں مولانا محمد بشیر صاحب فاتح ٹیکسلا۔ علامہ سید مجتبی حسن صاحب کاموں پوری اور جناب حیات اللہ انصاری شامل تھے۔

سفر عراق

سید العلماء ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں تکمیل علم کے لئے عراق تشریف لے گئے۔ قیام عراق کا پانچ سالہ دور مرحوم کا ایک زریں باب ہے۔ ان پانچ برسوں میں آپ نے فقہ واصول میں وہ ملکہ پیدا کیا کہ اس دور کے ۳/ مجتہدین یعنی آیۃ اللہ اصفہانی آیۃ اللہ نائینی اور آیۃ اللہ سید ضیاء الدین عراقی نے آپ کو واضح الفاظ کے اجازے دیئے۔ علم کلام اور دفاع مذہب میں آپ کی مہارت کا لوہا سید محسن امین عاملی، شیخ جواد بلاغی محمد حسین کاشف الغطاء اور سید عبد الحسین شرف الدین موسوی نے مان لیا۔

نجف میں عربی تصانیف

نجف میں پہنچ کر سب سے پہلے جو کتاب آپ نے تصنیف کی وہ وہابیت کے خلاف تھی جو بعد میں کشف النقاب عن عقائد عبدالوہاب کے نام سے شائع ہوئی۔ عراق وایران کے مشہور اہل علم نے اس کتاب کو ایک شاہکار قرار دیا۔ دوسری کتاب (اقالۃ العاثر فی اقالۃ الشعائر) ماتم وغیرہ کے جواز میں۔ تیسری کتاب "السيف الماضي علي عقائد الاباضي" خوارج کی رد میں چار سو صفحہ کی کتاب ہے۔

پانچ سال بعد رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ میں جب سید العلماء ہندوستان واپس آئے تو مندرجہ بالا تین مراجع تقلید کے علاوہ دوسرے مجتہدین کبار نے بھی آپ کو اجازہ ہائے اجتہاد دیئے تھے۔ مثلاً آیۃ اللہ شیخ عبد الکریم یزدی حائری (مؤسس حوزہ علمیہ قم) آیۃ اللہ محمد حسین اصفہانی، آیۃ اللہ ابراہیم معروف بہ میراز آقائے شیرازی، آیۃ شیخ ہادی کاشف الغطاء، آیۃ اللہ میرزا علی یزدانی، آیۃ اللہ شیخ محمد حسین تہرانی، آیۃ اللہ شیخ کاظم شیرازی، آیۃ اللہ میرزاابوالحسن مشکینی، اور آیۃ اللہ سید سبط حسن مجتہد۔

سید العلماء نے علم تفسیر اور علوم قرآن نیز عقائد اور علم کلام سے متعلق جو تحقیقی تصانیف اردو میں لکھے ہیں۔ان کی فہرست بہت طویل ہے۔

وہابیت کے خلاف تحریک: جب وہابیوں نے حجاز پر اپنا تسلط قائم کیا اور ۱۹۲۵ء میں اہل بیت اطہارؑ، ازدواج نبی، اور صحابہ کبار کے مزارات کو منہدم کردیا۔ اس وقت ہندوستان کے تمام مسلمانوں خصوصا شیعوں میں تلاطم برپا ہو گیا۔ فرنگی محل میں انجمن خدام الحرمین قائم ہوئی۔ شیعوں کی طرف سے سرکار نجم الملۃ کی سرپرستی میں وہابیت کے خلاف جو تحریک شروع ہوئی اس میں سید العلماء اپنے استاد کے قوت بازو تھے۔اس سلسلہ میں جو کتابیں اپیلیں اور مضامین لکھے گئے۔ان کا ذکر اس مضمون کو بہت طویل کردے گا۔

امامیہ مشن

۱۳۵۰ھ میں آپ کی تشریف آوری کے بعد سید ابن حسین صاحب نقوی مرحوم نے امامیہ مشن کی بنیاد رکھی۔ جس کا خاص مقصد تھا سید العلماء کی اردو کتابوں اور تحریروں کی نشرواشاعت۔ ابتدائی دور میں اس میں بہت ہی وقیع اور موقر کتابیں شائع ہوئیں۔ اگرچہ آخری دور میں یہ ۸۔۸۔ اور ۱۶۔۱۶ صفحات کے مختلف پمفلٹوں کی اشاعت تک محدود ہو گیا۔

یادگار حسینی

۱۳۶۱ھ میں امام حسینؑ کی شہادت کو ۱۳۰۰ سال پورے ہورہے تھے ۔ اس مناسبت سے دو، تین سال قبل سے آپ نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں یہ تحریک پھیلائی کہ ۱۳۶۱ھ میں یادگار حسینی اس طرح منائی جائے کہ جس میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں کو شریک کیا جائے۔ اور وہ لوگ امام حسینؑ سے اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ یادگار حسینی کا ایک سب سے بڑا منصوبہ واقعہ کربلا پر ایک مبسوط کتاب شائع کرنا تھا۔ اس کتاب کی تدوین کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ کی تشکیل کی گئی ۔ لیکن غیر منقسم ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ممبران بورڈ کا اجتماع عملا غیر ممکن ثابت ہوا۔ آخر میں سید العلماء نے ایک میٹنگ میں جس میں صرف چند حضرات شریک تھے ۔ یہ صورت تجویز کی کہ وہ کتاب لکھ کر بورڈ کی میٹنگ میں استصواب کے لئے پیش کردیں۔

ربیع الاول ۱۳۶۴ھ (فروری، مارچ ۱۹۴۵ء) میں اس کتاب کا مسودہ طبع کرا کے بورڈ کے ممبران کے پاس بغرض استصواب بھیجا گیا۔ ادارہ یادگار حسینی لکھنو نے اس ضمن میں ایک فیصلہ یہ کیا کہ اس مسودہ شہید انسانیت کے بچے ہوئے نسخوں کو قیمتا عام پبلک کو فروخت کیا جائے۔ مقصد چاہے نیک رہا ہو لیکن اس اقدام نے قوم میں انتشار اور افتراق پیدا کردیا۔ مسودہ شہد انسانیت کی مخالفت ہوئی اور کھل کر ہوئی۔ قضیہ اس حد تک بڑھا کہ چالیس چالیس برس کے نکاح کا شکار ہوگئے۔ بیٹا باپ کا اور بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا۔ یہ وہ ہنگامہ خیز دور تھا جب ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ اور آخر کار ۱۵/اگست کا ہندوستان اور پاکستان تقسیم ہوگئے۔

لیکن قوم کی تمام تر توجہ شہید انسانیت کے حق یا باطل ہونے پر مرتکز رہی۔ علمی مسائل میں اختلافات خود شہر لکھنو میں پہلے بھی اٹھتے رہے تھے۔ لیکن وہ مناظرہ یا ردوقدح تحریر ہوئی تھی اور وہ بھی اکثر فارسی زبان میں ۔اس لئے عوام الناس تک اس کا اثر بہت زیادہ نہیں پہونچتا تھا۔ شہید

انسانیت کے سلسلے میں ایک قیامت یہ ہوئی کہ منبر کو میدان مناظرہ اور عوام الناس کو علمی مسائل کا قاضی بنا دیا گیا۔اور اس طرح یہ آگ بیسوں برس تک بھڑکتی رہی۔ میرا مقصد اس تحریر سے شہید انسانیت کی تائید یا تردید نہیں ہے۔میں صرف اس تکلیف دہ صورت حال کا تذکرہ کر رہا ہوں جو اس قضیے سے پیدا ہو گئی تھی۔

خطابت

سید العلماء کی خطابت کا ایک خاص رنگ تھا جو عبارت آرائی و سستی نکتہ آفرینی کے بجائے علم اور تحقیق پر مبنی تھا۔اور ایک گھنٹہ کی مجلس میں حقائق کے کتنے دروازے وا ہو جاتے تھے ان کی تقریر اور تحریر میں بہت کم فرق ہوتا تھا۔دوسری خاص بات ان کی تقریروں میں یہ تھی کہ کہ ہر مذہب وملت کا ماننے والا اسے اطمینان قلب کے ساتھ سن سکتا تھا۔اور فیض یاب ہو سکتا تھا۔کسی جملہ سے کسی کی دل آزاری کا خطرہ نہیں تھا۔

لکھنو یونیورسٹی

عراق سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۲ء میں آپ لکھنو یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے وابستہ ہو گئے۔اور ستائیس برس تک طلباء کو فیض پہنچاتے رہے۔

علی گڑھ یونیورسٹی

۱۹۵۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی نے آپ کو شیعہ دینیات کے شعبے میں بحیثیت ریڈر مدعو کیا اور آپ علی گڑھ منتقل ہو گئے۔ پھر آپ شیعہ دینیات کے پروفیسر بنائے گئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے علی گڑھ ہی میں سکونت اختیار کر لی۔ ۱۹۷۷ء میں لکھنو کے کچھ شر پسندوں نے آپ کے لکھنو

کے مکان میں آگ لگادی۔ جس میں ہزاروں قیمتی کتابیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اس میں آپ کے عربی تصانیف کے غیر مطبوعہ مسودات بھی تلف ہوگئے جن کا ان کو آخر عمر تک صدمارہا۔

وفات

آپ نے یکم شوال روز عید الفطر ۱۴۰۸ھ/۱۸ مئی ۱۹۸۸ء کو لکھنو میں رحلت فرمائی۔ اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔

تصانیف

آپ کے تصانیف کو جو فہرست کتابچہ سید العلماء میں چھپی ہے وہ ایک سواکتالیس کتابوں اور کتابچوں پر مشتمل ہے۔ بخوف طول اسے نقل کرنے سے اجتناب کرنا پڑا۔[1]

جناب محمد وصی خان

اپنی کتاب "تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار" میں تحریر فرماتے ہیں:

سیزدہ سالہ یادگار حسینیؑ اور تحریک آزادی پاکستان

شہادت امام حسین علیہ السلام کی تیرہ سو سال پورے ہونے لگے تو برصغیر کے شیعہ حضرات نے اس شہادت عظمیٰ کی یاد عظیم الشان طریقے پر منانے کے لئے شہر شہر گاؤں گاؤں پروگرام مرتب کئے تاکہ حسینیؑ پیغام حریت کو پیش کیا جاسکے۔

ہر شہر میں بڑے بڑے جلسہ منعقد کئے گئے، اس سلسلہ کا سب سے پہلا جلسہ قصبہ زیدپور ضلع بارہ بنکی یوپی انڈیا میں منعقد کیا گیا، جس میں ملک سے کافی حضرات نے شرکت کی جس میں علماء کرام، دانشور، وکلاء حضرات نے اور ماتمی انجمنیں اور دیگر قومی

---

[1] ۔ خورشید خاور تذکرہ علماء ہند و پاک، ص ۲۶۳- ۲۶۸۔

تنظیموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے بھی حصہ لیا اور سید الشہداء علیہ السلام کی عظیم قربانی جو انہوں نے اللہ کے دین اور محمد ﷺ کی شریعت کے بچانے کے لئے پیش کی تھیں ان کو بھرپور انداز میں پیش کیا۔ یہ جلسے حجۃ الاسلام علامہ سید علی نقی مدظلہ العالی کی صدارت میں ہوئے۔

ان جلسوں نے تحریک آزادی ہند کے لئے بڑے مؤثر انداز میں کام کیا، کیونکہ ان جلسوں میں لوگوں نے زیادہ تر جو تقریریں کی تھیں ان کا لب لباب ظلم اور ناانصافی کے خلاف حسینیؑ اقدام کی تائید تھی۔ جس نے آگے چل کر لوگوں کے دلوں کو فرہنگیوں اور ہندوں کے ظلم اور ستم جو انہوں نے مسلمانوں پر کر رکھے تھے اٹھ کھڑے ہونے میں اور مددگار ثابت ہونے میں مدد دی۔ رفتہ رفتہ یہ جلسہ تحریک کی صورت اختیار کر گئے جس کے متعلق سنی جید عالم دین صوفی محمد یوسف علی خاں صاحب اپنی کتاب قرآن ناطق مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی (سن طباعت نومبر ۱۹۶۷ء) میں اپنے خیالات کا اظہار حقائق کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

جنوری ۱۹۴۲ء، ۱۳۶۱ھ کی آمد آمد تھی کہ نائب الامام فی الانام سید العلماء جناب علی نقی صاحب قبلہ مدظلہم العالی لکھنو نے اپنی صاف باطنی کی تحریک لطیف پر تقسیم ملک کے لئے حسینیتؑ کا وقار عالم آشکار کرنے کی دل سے ٹھانی۔ حسن قبول کا یہ عالم کہ ہندوستان بھر کے تمام مذہبی اور سیاسی نظریئے۔ اس پاک نظریئے سے متفق و متحد ہوتے چلے گئے۔ جابجا، یادگار حسینیؑ کے جلسوں میں ہر مقرر نے حسینیؑ شاہکار کا سہارا لیتے ہوئے اقلیت کو قوت عمل بخشی انگریزی استبداد کے پرخچے اڑ گئے اور پاکستان بننے کے امکانات بروئے کار آئے۔ آخر محمد علی نے نظم و نظام پاک ملک، قائد اعظم بن کے سنبھالا۔ اگرچند سیہ دروں بد نہاد انگریزی سیاست کا آلہ بنکر پاک تحریک کی مخالفت اور

اس مرد پاک باطن پر غیر شریفانہ حملے نہ کرتے تو پاک ملک میں حسینیت کار فرما ہوتی۔[1]

سید کرنل بشیر حسین زیدی

زیدی صاحب نے سید العلماء کی وفات پر حقیقت کو بے نقاب کرنے والا یہ عظیم مقالہ تحریر فرمایہ

افق حسینیت کا آفتاب غروب ہو گیا

سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ کے انتقال سے علم وفضل ، خصوصا علم دین کے دینا سے ،ایک ایسی بے مثال اور عظیم ہستی ہمارے درمیان سے اٹھ گئی کہ یہ خلاء شاید ایک طویل مدت تک ہمیں محسوس ہوتا رہے گا۔ لیکن ان کے انتقال سے افق حسینیت کا تو ایک آفتاب غروب ہو گیا۔ مرحوم کو ملک اور بیرون ملک میں جو عدیم المثال مقبولیت اور شہرت حاصل تھی اس کی بنیاد ذکر محمد وآل محمد اور حسینؑ کی ذاکری تھی۔ اس میدان میں کوئی ان کی ہمسری نہ کر سکا۔ شہادت حسینؑ کے تیرہ سو برس گزرنے پر ملک بھر میں جو یادگاری جلسے ہوئے انہوں نے حسینؑ کی یاد کو ایک تازگی اور تقویت پہنچائی۔ اس سلسلے میں مولانا مرحوم نے بہت نمایاں خدمات انجام دیں اور شہید انسانیت لکھ کر انہوں نے حسینیت کے مشن کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں او رزاویوں پر روشنی ڈالی اور شہادت کی معنویت کو ایک بالکل اچھوتے انداز سے پیش کیا۔

مولانا علی نقی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں سے متعلق مجھ سے بہت بہتر صاحبان فکر و نظر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے، لیکن میں اس مختصر سے مضمون

---

[1] تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار، ص ۵۹۲-۵۹۱۔

میں چند ان واقعات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو شاید میرے سوا کسی دوسرے کے علم میں نہیں ہیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی میں ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی وائس چانسلری کے زمانے میں ناظم شعبہ دینیات کی جگہ خالی ہوئی تو ان کی نظر انتخاب مولانا علی نقی مرحوم پر پڑی، بدقسمتی سے مولانا کی عام قبولیت اور شہرت لکھنو میں ان کے چند ممتاز ہم عصر علماء کو پسند نہ آئی اور وہ طرح طرح سے، خفیہ اور اعلانیہ، مولانا مرحوم کو ہدف تنقید بناتے رہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کی رسائی نواب رضا علی خاں مرحوم، والئ ریاست رام پور تک بھی تھی۔ نواب صاحب اس وقت یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ ان حضرات نے طرح طرح سے نواب صاحب کے کان بھرے اور انہیں مولانا سے بدظن کیا۔ جب ہزہائی نس کو معلوم ہوا کہ یونیورسٹی میں ناظم شعبہ دینیات کی اسامی پر مولانا مرحوم کے تقرری کی تجویز ہے تو انہوں نے ذاکر صاحب مرحوم کو لکھا کہ یہ بات ان کے نزدیک بہت نامناسب اور قابل اعتراض ہے اور اگر مولانا کا تقرر کیا جاتا ہے تو یونیورسٹی کی چانسلری سے ان کا استعفی منظور کیا جائے۔

ذاکر صاحب نے موقع محل کی نزاکت کو پوری طرح سمجھتے ہوئے بہت ڈپلومیٹک جواب دیا۔ اس میں اظہار کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے جو احسانات یونیورسٹی پر کئے ہیں ان کی ہمارے دلوں میں بڑی قدر و منزلت ہے اور آپ کا چانسلری سے علیحدہ ہونا یونیورسٹی کے لئے حد درجہ قابل افسوس ہوگا۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی منشا کے خلاف کاروائی بھی نامناسب معلوم ہوگئی۔ اس لئے میں بدرجہ مجبوری حضور کا استعفیٰ فیصلے کے لئے کورٹ میں پیش کردوں گا۔ کورٹ نے اعلیٰ حضرت کا استعفی قبول کرلیا ظاہر ہے کہ اس سے کافی ہلچل پیدا ہوئی اور مولانا مرحوم کا تقرر ایک امر نزاعی بن گیا۔ میں نے بحیثیت چیف منسٹر ریاست رامپور اور ذاکر صاحب مرحوم کے دلی خیر خواہ اور دوست کی حیثیت سے انہیں مشورہ دیا کہ آپ ان کے تقرر کے معاملے میں جلدی نہ کریں، بلکہ اس مسئلے کے متعلق آپ مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورہ کرلیں۔

ذاکر صاحب مولانا آزاد مرحوم سے جا کر ملے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی تمہارے انتخاب سے تو مجھے بالکل اختلاف نہیں ہے لیکن یہ تقرر ممکن ہے کچھ پیچیدگیاں پیدا کرے اور یونیورسٹی کے مفاد کو نقصان پہنچے۔آپ فی الحال اس خیال سے باز رہیں۔

زمانہ گزرتا رہا اور اس کے ساتھ حالات بھی بدلتے رہے ،اورایک دن ذاکر صاحب مرحوم نے وائس چانسلری کے عہدے سے استعفی پیش کر دیا اور ہر طرح کا زور پڑنے کے باوجود اپنے فیصلے پر اٹل رہے، اس کے بعد قرعہ فال میرے نام پر پڑا۔ اور انہوں نے مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے نزدیک میری جگہ کرنل بشیر زیدی کا تقرر مناسب ہو گا۔ مولانا مرحوم نے مجھے یاد فرمایا اور پوچھا کہ آپ علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میری پارلیمنٹ کی ممبری کا آغاز ہے ، میں چاہتا ہوں کہ بحیثیت ممبر پارلیمنٹ ملک وملت کی کچھ خدمت کروں ۔ مگر مولانا آزاد مرحوم اور ذاکر صاحب کے اصرار پر میں مجبورا علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

یونیورسٹی پہنچ کر میں نے وائس چانسلری کا چارج لیا اور یہاں کے حالات کا مطالعہ کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سلسلے میں میرے ذہن میں جو بہت سے منصوبے تھے ان میں شعبہ دینیات کی تعمیر و تشکیل نو کا منصوبہ بھی شامل تھا۔ سر سید علیہ الرحمہ نے پہلے دن سے یہ کوشش کی تھی کہ کالج میں انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی ماحول بھی پیدا ہو۔ان کی خواہش تھی کہ مسلمان طالب علم اچھے مسلمان بنیں ۔ اور انہیں مذہب سے شغف اور تعلق خاطر ہو۔ وہ خود ، اوران کے رفقاء واحباب جیسے مولانا حالی ، مولانا شبلی ، ڈاکٹر نذیر احمد ، وقار الملک ، محسن الملک یہ تمام حضرات مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ تھے اور علی گڑھ کو اسلامی تہذیب کا مرکز دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ شروع سے ہی کالج کی تعلیم میں شعبہ دینیات کا قیام وانتظام شامل رہا۔ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ کالج کا انگریز پرنسپل صبح اٹھ کر گشت کرتا تھا تاکہ وہ خود دیکھ سکے کہ

طالب علم نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ رمضان کے دنوں میں کالج کے ہوسٹل کا ڈائننگ ہال بند رہتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دینیات کی تعلیم اس پائے کی نہ تھی جیساکہ ایک اعلیٰ مرکز علم اسلامیات کی تعلیم کے معیار کو بلند کیا جائے اور طالب علموں میں اسلام سےایک حد تک عمومی اور ضروری معلومات کے علاوہ دینیات کی تعلیم بحیثیت ایک علیحدہ مضمون کے آزاد نہ طور پر بھی ہو۔ دوسرے مضامین کی طرح یونیورسٹی اس مضمون میں بھی، بیچلر، ماسٹر، اور ڈاکٹر آف تھیالوجی، وغیرہ کی ڈگریاں دیا کرے اور سنی اور شیعہ شعبوں کے لئے ممتاز علماء کو، کوشش کر کے، اچھی تنخواہ ہوں پر مقرر کیا جائے۔

سنی شعبہ دینیات کی سربراہی کے لئے میری نظر انتخاب مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم پر پڑی۔ چنانچہ میں نے اس کی پیش کش بھی کی، وہ اس وقت کلکتہ مدرسے کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے میری پیش کش کو قبول نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے محترم بزرگ اور دوست مولانا حفظ الرحمٰن مرحوم کو اس بات پر آماد کیا کہ وہ کلکتہ جا کر مولانا اکبر آبادی کو تیار کریں۔ چنانچہ ان کی بات کو مولانا اکبر آبادی نہ ٹال سکے اور اس طرح علی گڑھ میں ان کا تقرر ہو گیا۔

شیعہ دینیات کے شعبے کے سلسلے میں مجھے اپنے رو ڈاکٹر ذاکر حسین کی وائس چانسلری کا واقعہ یاد آیا اور میں نے سوچا کہ مولانا علی نقی نہ صرف اس شعبے کے سربراہی کے لئے موزوں ترین شخص بلکہ اس تقرر سے ذاکر صاحب کو بھی مسرت ہو گی۔ بدقسمتی سے میری اس تجویز کا علم لکھنو کے بعض حلقوں کو ہو گیا، اور ایک بار پھر طوفان کھڑا ہو گیا، جو ذاکر صاحب کی وائس چانسلری کے زمانے میں ہوا تھا۔ اس زمانے کے ایل، شریمالی وزیر تعلیم تھے۔ ان کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں اس مضمون کے خطوط، تار، اور عرض، داشتیں پہنچنی شروع ہو گئیں کہ مولانا علی نقی پاکستان کے جاسوس ہیں اور ہندوستان سے غداری ان کی جزو فطرت ہے۔ مراسلات کا یہ طومار صرف لکھنو سے ہی نہیں، بلکہ ہندوستان کے بیسوں شہروں اور قصبوں سے وزیر تعلیم

کے پاس پہنچتا رہا۔اس شورش وشر انگیزی سے پریشان ہو کر شریمالی صاحب نے مجھے لکھا کہ یہ مولانا کون صاحب ہیں کہ جن کے لئے ہندوستان کے سیکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ان گنت خطوط اور تار میرے پاس آرہے ہیں جن میں بہ اتفاق رائے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں ان کا تقرر ملک کے مفاد کے لئے حد درجہ نقصان دہ ثابت ہو گا۔ میں نے جواب میں شریمالی صاحب کو لکھا کہ یہ ہنگامہ ایک دیرینہ سازش کے تحت ہے۔

بہتر ہے کہ اس سلسلے میں اصل حقیقت دو صاحبان سے معلوم کرلیں۔ ایک خود آپ کی وازرت کے سیکٹریٹری، خواجہ غلام السیدین اور دوسرے گوپی ناتھ امن، جو دہلی ریاست میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ میں بخوبی واقف تھا کہ یہ دونوں حضرات مولانا مرحوم کے متعلق بڑی اعلیٰ اور وقیع رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد شریمالی صاحب نے مجھے لکھا کہ آپ چاہیں تو مولانا کا تقرر یونیورسٹی میں کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح مولانا مرحوم علی گڑھ تشریف لے آئے۔

ان دونوں حضرات مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم اور سید العلماء مرحوم نے دینیات کی تعلیم کا ایک اعلیٰ معیار اور بہت اچھا ماحول قائم کیا چونکہ یہ دونوں حضرات دونوں فرقوں میں برابر کے ہر دل عزیز تھے اس لئے ان کی کوششوں سے یونیورسٹی میں اسلامی ماحول میں ایک نئی تازگی اور ترقی پیدا ہو گئی۔

کچھ عرصے بعد پاکستان سے لوگوں، کے خطوط آنے شروع ہوئے جن میں مولانا علی نقی مرحوم کو پاکستان مدعو کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں مجھ پر بھی زور ڈالا گیا کہ کسی طرح میں مولانا کو چند روز کے لئے پاکستان جانے پر آمادہ کردوں۔ ظاہر ہے کہ جن حالات میں مولانا کا تقرر ہوا تھا ان کے پیش نظر مولانا مرحوم جیسے محتاط انسان کی طبعیت انہیں کیسے پاکستان جانے کی اجازت دے سکتی تھی۔ جب احباب پاکستان کا اصرار حد سے بڑھنے لگا تو میں نے انہیں لکھا کہ اگر حکومت پاکستان مولانا کے وہاں

جانے کے سلسلے میں اپنے شوق کا اظہار کرے تو ہو سکتا ہے کہ مولانا وہاں جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مجھے خیال تھا کہ حکومت پاکستان کبھی مولانا کو دعوت دینے کی تکلیف نہ کرے گی۔ لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب پاکستان ہائی کمشنر نے مجھے خط لکھا کہ پاکستان کے لوگ مولانا علی نقی کو پاکستان بلانے کے بے حد خواہشمند ہیں اور امید ہے کہ آپ اس کی اجازت دے کر انہیں پاکستان آنے کے لئے تیار کر سکیں گے۔ میں نے بہت خوش ہو کر مولانا مرحوم کو یہ خبر سنائی، مگر مجھے بے حد تعجب ہوا جب مولانا نے شدت کے ساتھ پاکستان جانے سے انکار کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ان کا تعلق یونیورسٹی کی ملازمت سے رہا، وہ پاکستان تشریف نہیں لے گئے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کے بے حد اصرار پر وہ دو تین بار پاکستان تشریف لے گئے تھے۔

میں نے مناسب سمجھا کہ ان چند واقعات کے ضبط تحریر میں لے آؤں کیونکہ ان سے مولانا مرحوم کی زندگی کے چند گوشوں پر بھی روشنی پڑتی ہے اور اب میرے سوا ان کا علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں ہے۔[1]

سید العلماء در آئینہ منظومات

وہ شخص علم الٰہی کا اک سفینہ تھا! (راقم لکھنوی)

نڈھال رنج سے ادراک زندگانی ہے — سیاہ پوس فضائے جہاں فانی ہے
ہر ایک آنکھ دے اشکوں کی روانی ہے — حواس دنگ ہیں یہ آگ ہے کہ پانی ہے

جو نٹتا تھا ہدایت کی روشنی نہ رہ
ہلاک ہو گئی دنیا علی نقی نہ رہا

ہزار حیف نہ دنیا نے قدر کی اس کی — دل و نظر کو رلاتی ہے بے کسی اس کی
مثال لائے کہاں سے اب آدمی اس کی — ہر ایک ظلم پہ بس ایک خامشی اس کی

[1] ۔ یادگاری مجلّہ ۔ ۱۹۸۸ء ص ۳۱ ۔ ۳۴ ۔

بلند کر گئی انسانیت کی راہوں کو
شکست دے گئی اس کے ستم پناہوں کو

اڑاتے رہتے ہیں جو دوسروں کے غم کی ہنسی — کسی کو موت پہ ہوتی ہے جن دلوں کو خوشی
خبر نہیں انہیں موت و حیات کی کوئی — وہ اس حقیقت فطری سے بے خبر ہیں ابھی

بشر وہ کون ہے جو موت سے قریب نہیں
ہمیشگی کسی انسان کو نصیب نہیں

نہ وہ امام تھا مطلق نہ وہ پیمبر تھا — مگر وہ آئینہ اتقی کا جوہر تھا
وہ اپنے عہد میں صبر و رضا کا پیکر تھا — علوم آل محمد کا اک سمندر تھا

وہ ذی شعور رہ معرفت کا سالک تھا
وہ ذی وقار زبان و قلم کا مالک تھا

وہ شخص سید اہل علوم عرفاں تھا — وہ شخص حامل تفسیر پاک قرآں تھا
وہ شخص عارف ذات رسول و یزداں تھا — وہ شخص واقف آثار شاہ مرداں تھا

وہ شخص معرفت حق کا اک خزینہ تھا
وہ شخص علم الٰہی کا اک سفینہ تھا

جو تھا فروغ پیام حسینیت کا سبب — وہ جس کے ذکر شہ کربلا سے تر تھے لب
وہ، جو سکھاتا تھا منبر پہ گفتگو کے ادب — جو شخص زینت محراب تھا، کہاں ہے اب؟

فنا کے بحر میں ہستی مآب ڈوب گیا
سیاہ پوش ہے عید، آفتاب ڈوب گیا

نڈھال ہے بشریت تلاطم غم سے — کہ ایک اعلم دوراں اٹھا ہے عالم سے
فضائے دہر خروشاں ہے شور ماتم سے — قضا نے چھین لیا میر کارواں ہم سے

یہ حادثہ دل انسانیت پہ داغ ہوا
ابھی سحر نہ ہوئی تھی کہ گل چراغ ہوا

علم کے آفتاب زندہ باد (قیصر جونپوری)

علم کے آفتاب زندہ باد — ذاکر لاجواب زندہ باد
قاتلان حسینؑ کا مذہب — ہو گیا بے نقاب زندہ باد

تو نے خطبات کربلا لکھ کر — کر دیا انقلاب زندہ باد
تیسری ہستی صدی صدی کے لئے — ہے مکمل کتاب زندہ باد
عہد پیری میں معجزہ دیکھا — تھا قلم پر شباب زندہ باد
کتنے ذاکر بنے خطیب ہوئے — پڑھ کر تیری کتاب زندہ باد
خلد میں عیدم لئے مولا سے — جارہے ہیں جناب زندہ باد
ورثہ دار ابو الحسن تھے نقی — ناز جنت م آب زندہ باد

بعد غفراں مآب دنیا میں
میرے غفراں مآب زندہ بعد۔

دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او (اظہر مسعود رضوی)

کارواں سالار ملت حامی دین مبیں
زمیں سرائے بے سرو پا شد سوئے جنت رواں
پیش از سیصد صحف بر علم وعرفانش بجاں
در فراق اوست قرطاس و قلم آتش بجاں
بر سر منبر خطیب بے مثال و بے نظیر
در جہاں لفظ و معنی مثل بحر بے کراں
در بہار علم گل نشگفت مثل آن جناب
دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او در بوستاں
گشت ساعت نصف ویک چوں از شب شوال ماہ
عازم دار البقا شد زیں جہان پر زیاں
روز سہ شنبہ زماہ پنجم سال مسیح
رخت خود بربست و گشتہ راہی ملک جناں
ہاتف غیبی نویسہ آہ از روئے قلم
آفتاب علم و عرفاں گشت از دیدہ نہاں

۱۹۸۸ء(ق)۱۰۰ + ۱۸۸۸

بیسویں صدی کا شرف (ابوذر جونپوری)

اے نائب امام شریعت کے پاسباں — تیری زباں تھی مقصد سرور کی ترجماں
کیسا حسین تھا ترا کردار ذمہ دار — انسانیت کی ہوتی تھی شان اس سے آشکار
زور قلم سے قلعہ باطل ہلا دیا — پیاسوں کو جام معرفت حق پلا دیا
صدیوں تک عالموں نے نہ پایا یہ مرتبہ — اس بیسویں صدی کا شرف تم سے بڑھ گیا

اپنا جواب آپ تھے خود لاجواب تھے — مخلص غلام عالم علم الکتاب تھے
کی ہیں کتابیں آپ نے تصنیف جس قدر — کرتا ہے قدر ان کی ہر ایک صاحب نظر
تحریر ان کی بن کے رہی حق کی جوئے شیر — بو ذر علی نقی کا شرف ہے زمانہ گیر
عالی گہر جناب کا بیٹا بھی لاجواب — مثل پدر چمکتا ہے وہ رنگ آفتاب۔

غفراں مآب وقت جناب علی نقی (رضا جونپوری)

بے مثل ہے ہر ایک کتاب علی نقی — دنیا نہ لا سکے گی جواب علی نقی
قائم رہا شعور قلم تادم اخیر — پیری میں بھی جواں تھا شباب علی نقی
فکر رسا زمانے کی ہو ہو کے پر فشاں — پہنچی نہ تابہ گرد رکاب علی نقی
کی بے حساب خدمت دیں جس نے عمر بھی — اللہ اب نہ لے گا حساب علی نقی
کہتے تھے سید العلماء ان کو شیخ و شباب — تھا منفرد جہاں میں خطاب علی نقی
ہوتے رہیں گے اہل نظر اس سے مستفیض — ہوگا نہ بند موت سے باب علی نقی
جاری فرات علم ہوئی ہے چمن چمن — برسا ہے جھوم جھوم سحاب علی نقی
زاغ و زغن سے ہے کوئی نسبت ہزار کی — معجز نما تھا طرز خطاب علی نقی
مہکا کرے طفیل بہار شہ زماں — غفراں مآب وقت گلاب علی نقی

اب کون دے گا کھل کے رضا کے سخن کی داد
بے کس ہوا اغلام جناب علی نقی۔

آیت اللہ سید محمد صادق بحر العلوم (۱۳۱۵۔۱۳۹۹ھ۔ق)

آقای بحر العلوم نے اپنے اس اجازہ میں کہ جو آیت اللہ سید محمد رضا جلالی حسینی مد ظلہ کو مرحمت فرمایا اس اجازہ میں آپ نے اپنے مشایخ اور ان آیات عظام و علماء کرام کا ذکر کیا ہے جن سے آپ نے اجازہ وصول کیا تھا، اس ضمن میں چونکہ آپ نے سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی (رہ) سے بھی اجازہ لیا تھا اس مناسبت سے آپ نے سید العلماء (رہ) کو ان الفاظ میں یاد فرمایا:

صديقي الحميم العلامة الكبير الحجة و الاديب والبارع صاحب المؤلفات الممتعة التي طبع اكثر ها باللغة العربية والهندية الاوردية، السيد الشريف صاحب النسب الوضاح السيد علي نقي النقوي اللكهنوي –المولود– ادام الله وجوده –في ٢٧ رجب سنه ١٣٢٣ق–

و كنت استجزته يوم كان في النجف الاشرف يتلقي العلوم و يحضر علي اساتذها ،وكنا -معاً-اخوين لايفارق احدنا الآخر سفراً و حضراً، و نحضر سوية دروس الاساتذة في النجف الاشرف.

و كان وروده من لكهنو الي النجف الاشرف لتحصيل العلم وتكميله يوم الثلاثاء ٢٦ شهر شعبان سنة ١٣٤٥ق.

و كان اول تعرفي به في مجلس بحث استاذنا العلامة المحقق المدقق المدرس الشهير الميرزا ابو الحسن المشكيني ،المتوفي .طاب ثراه .سنة ١٣٥٨ق، و كان يدرس في مسجد الشيخ المرتضي الانصاري﵀ -وقت العصر- و كان الدرس يومئذ في اول مسألة خيار الغبن من (المكاسب) تأليف الشيخ الانصاري﵀ ثم استمرت بيننا الصداقة، و كان اول زيارته لي في حجرتي الكائنة في مدرسة القوام الشيرازي الكائنة في محلة المشراق من محلات النجف الاشرف، و تاريخ زيارته لي في شهر شوال سنة ١٣٤٦ق، ثم رسخت في القلب اصول المودة والاخلاص، فما برحت تتفنن يوماً فيوماً الي ان اصبحت معه،

و كل منا مع العلامة المفضال الحبر المتتبع النحرير الجامع بين العلم و الادب الشيخ محمد علي الاوردبادي الغروي -طاب ثراه - علي حد يضرب بنا المثل في الاتحاد والوئام ووحدة الكلمة، و نحن كنفس واحدة، و لكن شاءت الارادة الالهية ان يتبدد شملنا،ولا حكم الا الله: فتوفي صديقنا الاوردبادي يوم اول شهر صفر سنة ١٣٨٠ ق، فعز علينا فقده، و سافر صديقنا النقوي الي لكهنو سنة ١٣٥٠ق، و قد صحبته يوم مغادرته النجف الاشرف الي الكاظمية ، ثم ودعته و سافر من طريق القطار الي البصرة، و هناك بالباخرة الي الهند، سافر حاملا معه الشهادات العالمية من علماء النجف الاشرف و ادبائها، و كان فراقه علينا عزيزاً، و لا زالت المراسلة بيننا لم تنقطع.

و هو اليوم علم من اعلام الهند و حجة من حججها، كثر الله امثاله.

و كتب لي بخطه اجازة كبيرة في ٤٦١ صفحة، و قد فرغ من تسويدها في شهر ذي الحجة سنة١٣٥٠ق في النجف الاشرف، و فرغ من تبييضها يوم ١٤ جمادي الاولي سنة ١٣٥٨ في بلدة اكبر آباد(اكرة).

تتضمن هذه الاجازة تراجم شيوخ اجازته مفصلا، و تراجم شيوخهم و شيوخ شيوخهم الي ان تنتهي الي احد الائمةعليهم السلام و قد

رتب الاسانيد علي ست طبقات: تنتهي اولاها الي العلامة المجلسي الثاني«صاحب البحار»رحمه‌الله.

و الثانية الي المحقق الشيخ علي الكركي العاملي قدس‌سره.

و الثالثة الي العلامة الحلي رحمه‌الله

و الرابعة الي شيخ الطائفة الطوسي قدس‌سره.

و الخامسة الي ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني -طاب ثراه-

و السادسة الي احد الائمة عليهم‌السلام.

سماها «اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات» و قد اورد في مقدمتها فوائد مهمة تتضمن تاريخ تعرفه بي و صداقتنا، و ادوار حياتي معه طول ايام معاشرتنا في النجف الاشرف حتي نهاية سفره الي الهند.

و تعرض في مقدمتها (ايضاً) لحجية الامارات،ومسألة حجية خبر الواحد، و البحث في آية النبأ و الاستدلال بها، و البحث في الاستدلال بآية النفر، و الاحتجاج بالاخبار، و شروط حجية الخبر، و النظر في تقسيم الخبر الي الاقسام الخمسة من الصحيح و الحسن و القوي و الموثق و الضعيف، و الحاجة الي نقد الاخبار، و اهتمام العلماء بضبط الروايات و طرق تحمل الراوية، و حقيقة الاجازة، و

امتناع رجوع المجيز بعد الاجازة و منع المجاز من الراوية، و مسألة الحاجة الي الاجازة، و اهتمام العلماء بامر الاجازة.

و لم أر (حتي الآن) اجازة بهذا البسط، و بهذا النمط. [1]

وہ عظیم وبینظیر اجازہ کہ جو ابھی تک اسی ۸۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی مشتاق ہاتھوں تک نہیں پہنچ سکا،اس کے بارے میں صاحب "فہرس مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحر العلوم" نے آخری اطلاع اس طرح تحریر فرمائی ہے۔

اقرب المجازات الى طرق الاجازات

ذكرها السيد محمد صادق آل بحر العلومرحمه‌الله عند تعداد للكتب الموقوفة المتفرقة في اماكن عديدة بانها: الاجازة الكبيرة لنا من صديقينا العلامة الكبير السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دام علاه، بخطه، ينظر ۹ رقم من الفهرس الخامس.

و هي غير موجودة في مكتبة العلمين كما قدمنا وبعدالسؤال عنها من ذريته علمنا بانها عند حفيده السيد حيدر (سلمه الله) و اخبرني هو بذلك ايضا... و زودني مشكورا بمعلومات عنها، و نصها: اوله: [العنوان كتب في دائرة، و نصه: المجلد الاول من كتاب اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات، لاضعف عبادالله القوي علي نقي

[1] ۔ میراث بہارستان ص۸۷۷: ناشر کتابخانہ مجلس شوری اسلامی تہران۔

النقوي كتبه اجازة للأخ في الله العلامة السيد محمد صادق بحر العلوم الطباطبائي النجفي دام علاه.]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله توارث آلاؤه علي آحاد العباد، واستفاضت مصادر نعمه للرواد و الواد، و استبان مضمرات حكمه من مرسلات الرياح و منشآت العهاد...

آخره: من الكتاب و يتلوه الجزء الثاني في الطبقة الثانية من مشايخ الحديث و قد وقع الفراغ من تسويد هذا الجزء في ذي الحجة من شهور سنة ١٣٥٠ في اللكهنو (الهند) و كان الشروع في يوم الاربعاء من ذي الحجة سنة ١٣٤٨ في النجف الاشرف و وقع تبييضه اولا لنفسي بنسخة مجلدة عندي فكان الفراغ منا يوم ٢٣ ربيع الثاني [الصواب: الآخر] سنة ١٣٥٥ لأجل السيد المستجيز الأخ المؤتمن السيد محمد صادق بحر العلوم النجفي(دام علاه) يوم الرابع عشر من جمادي الاولي سنة ١٣٥٨في بلدة اكبر آباد (آكره) و كان كل ذلك علي يد مؤلفه اضعف عباد الله القوي علي نقي النقوي (عفي عنه) و الحمدلله اولاً و آخراً و الصلاة علي رسوله و أهل بيته أئمة الوري و سلم عليهم تسليما كثيرا.

و قد ذكر السيد اللكهنوي في اجازته للسيد الجلالي التي ارسلها اليه من لكهنو الي النجف مانصه:

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله و الصلاة علي رسول الله و من بعده من حجج الله-اما بعد، فقد كان من منن الله سبحانه علي، التي يقصر اللسان من أداء شكره ان وفقتني للانخراط في سلك من روي أحاديث الطيبين الطاهرين سلام الله عليهم اجمعين بطرق كثيرة متشعبة يندر اجتماع أمثالها في مثل هذه الآونة، و كان ممن رويت عنهم: العيلم العلم و البحر الخضم الجامع بين المعقول و المنقول السيد السند الجليل ميرزا محمد هادي الخراساني الحائري من اجلة علماء كربلاء المشرفة، باجازة كتبهالي بخطه الشريف في تلك البقعة المقدسة عند تشرفي بها للزيارة في شهر رجب سنة ١٣٤٩ اعطاني نسخة كتاب له سماه الصحف المطهرة في اجازات العلماء الخيرة و فيه اجازات جملة من مشايخه الاعلام بخطوطهم الشريفة، فاختضرت منه كتيبا... و هو مدرج بخطي ملحقا بالاجازة التي هي بخط المجيز طاب ثراه... و قد ابهجني... ان طرقني طارق كتاب من تلقاء الغري الاشرف فلما فتحته فاذا هو من البارع الهمام السيد محمد رضا الحسيني الجلالي... فقد قرت عيني بان جعل الله لشيخي السيد الفقيد تغمده الله برحمته خلفا يرثه في علمه و عمله، ابقاه الله و جعله خير خلف لذلك السلف، و حيث استجازني فأري من اللازم رد الفرع

الي اصله و أداء الامانة الي اهلها فاجيزه ان يروي عني ماصحت لي روايته عن جده المغفور له، و اضيف اليه وراء ما سأل ان يروي عني جميع طرقي المذكورة في كتاب اقرب المجازات الذي قد اطلع عليه «كما ذكره» عند العلامة المتتبع السيد محمد صادق آل بحر العلوم(دام علاه) و وجوده الآن قد بقي منحصرا في تلك النسخة فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع في داري يوم العشرين من صفر الماضي في الفتنة بين الشيعة و المتسمين بأبناء السنة، فقضت علي مكتبتي التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف، و فيها مؤلفاتي الخطية و آثار قلمي بالعربية التي لم تبطع لكساد سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية، و عند الله احتسب هذه الاعلاق الثمنية و الذخائر القيمة فانا لله و انا اليه راجعون و بودي ان يسمح التوفيق للسيد المجاز ان يستنسخ من كتاب اقرب المجازات نسخة لنفسه تكثيرا لوجوده، حياطة علي تلك الأسانيد التي بذلت الجهود في تحصيلها و حفظها عن الضياع و السلام عليه و رحمة الله.

كتبه اضعف عباد الله القوي علي نقي النقوي يوم الثلاثاء الرابع من شهر جمادي الثانية سنة ١٣٩٤ في بلدة علي كره من بلاد الهند.[1]

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاتہ

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری اپنی کتاب "المفصل في تراجم الاعلام "[2] میں سید العلماءؒ کے بارے میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي سيد العلماء ابن السيد ابي الحسن ممتاز العلماء ابن السيد ابراهيم شمس العلماء ابن السيد محمد تقي ممتاز العلماء ابن السيد حسين ابن السيد دلدار علي بن محمد معين بن عبد الهادي، النقوي الرضوي اللكهنوي

اسرته:

اسرة «آل نقوي» من الاسر العلمية المعروفة في الهند، ينتهي نسبهم الي جعفر بن الامام الاهادي عليه السلام الملقب به «ابي

---

[1] ۔ فہرس مکتبۃ العلامۃ السید محمد صادق بحر العلوم ص ۳۵۲۔ ۳۵۴ قدس سرہ۔ اس اجازہ کی اصل کاپی "اجازات صادرہ" کے عنوان سے مجلّہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] ۔ یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں ہے لیکن ہم مؤلف کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنے خطی نسخے کو استفادہ عام کے لئے مجلّہ میراث برصغیر سید العلماء نمبر میں چھاپ کرنے اجازت فرمائی۔

كرين»، و رجالها من اشهر رجال العلم و افضيلة و عدهم وفير موزع في القارة الهندية.

لآباء السيد صاحب الترجمة الي السيد دلدار علي النقوي خاصة، آثار علمية و دينية كثيرة جدا، و هم من العلماء البارزين الذين طفحت المولّفات بمكارمهم الخلقية و نتاجاتهم العمية و مكانتهم الاجتماعية المحترمة لدي الشعب الشيدي بالهند۔ فقد اسسوا مدارس علمية معروفة و ربي في حوزاتهم جل الافاضل الادارسين بعد ذالك في النجف الاشرف و المحرزين بعد رجوعهم الي بلادهم المقام الرفيع في القيام بالشوٴن الدينية و الخدمات المذهبية۔

قال الشيخ آقا بزرگ الطهراني:

(اصل آبائه (السيد دلدار علي النقوي) من سبزوار ايران ، واول من هاجر الي الهند من اجداده هو السيد نجم الدين بن علي من امراء السلطان محمود بن سبكتين ،وذلك لنصرة القائد مسعود الغازي، و قد وفق الي فتح حصن عظيم يسمي (اديانگر)، فاتخذه مقرا له وسماه (جاي عيش)ومعناه بالفارسية محل الانس وصحف من كثرة الاستعمال الي (جائس) و هي اليوم قرية معروفة في الهند، و قد تعاقب الاوده حتي انتهت النوبة الي السيدزكريا بن جعفر بن تاج الدين بن نصير الدين بن عليم الدين بن علم الدين بن شرف

الدين بن نجم الدين المذكور، فسيطر علي قصبة تسمي (تباك لوبر) وسماها (نصير آباد)نسبة الي جده السيد نصير الدين ،ثم تقلبت بهم الاحوال حتي اصبحوا أهل حرث وزراعة...)[1]

(ولهولاء اولاد واحفاد كلهم من العلماء والفقهاء ،ولاتزال ذرياتهم أهل فضل وكمال ، واشهر احفاد المترجم له اليوم هو سيد العلماء السيد علي نقي النقوي من اكبر وافضل العلماء في لكهنو)

مولده ونشاته:

ولد سيد نا المترجم له بلكهنو في ٢٦رجب سنة ١٣٢٣ وبها نشأ نشأته الاولي و علي علمائها قرأ المقدمات العلمية المعروفة في المناهج الدراسية الدينية الحوزوية بالهند، ثم قرأهناك شيئا من المرحلة الثانية المعروفة بالسطوح.

كان اول قراءته علي والده ممتاز العلماء ،ثم دخل في مدرسة (جامعة ناظمية) و(سلطان المدارس)الدينية ،وفاق أقرانه فيهما في العلوم الادبية ،وكان بهما ممتازا بين التلامذة.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه، واخذ العلم من أعلام مدرسيها، فقرأ (الرسائل) علي سبط الشيخ الانصاري و (المكاسب) علي السيد علي النوري و(كفاية الاصول) علي الميرزا ابي الحسن

[1] ۔الکرام البررۃ، ص۵۱۹۔

المشكيني ، وحضر في الفقه والاصول العاليين علي الميرزا محمد حسين النائيني والسيد أبو الحسن الاصبهاني والشيخ ضياء الدين العراقي والشيخ محمد حسين الاصبهاني والحاج ميرزا علي آقا الشيرازي ،واستفاد في العقائد والتفسير من الشيخ محمد جواد البلاغي۔

ويذكر ان مدة امامته بالنجف كانت خمس سنين فقط، ولكني أعتقد ان اقامة السيد بالنجف كان نحو عشر سنوات أوأكثر ،ومهما كانت المدة فهي مدة ليست بالمطويلة و تدل علي جده في التحصيل و اخذ العلم و عبقريته و ذكائه في قطع المراحل العالية في هذه السنين ۔

بعد عودته الي الهند:

عاد السيد الي الهند في ١٣٥٤ق[1] قد صدق اجتهاده بعض علماء النجف ، و اقام في لكهنو محرزا بها مكانة مرموقة في المجتمع العلمي الديني و الوسط الفكري الحديث، لما سبق من شهرته العلمية و الحرمة آباءه الذين كانوا من اعاظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

[1] ۔الصحيح: ١٣٥٠ق.

كان فاضلاً اديباً و باحثاً كاتباً خطيباً متمكناً، يكتب و يتكلم و ينظم الشعر العربية و الفارسية و الاردوية ، كثير الكتابة في المجلات العربية ايام كان بالنجف و في المجلات الهندية بعد عودته الي الهند۔

عرف بلقب ((سيد العلماء))

اخيتر استاذاً في جامعة ((عليكره)) منذ سنة سنة ١٩٣٣ م ل ((شعبه دينيات)) (كرسي المذاهب الاديان) ، و قد افرغ نفسه و وقته للعلم والتفاليف والتدريس، ولم يشترك قط في المجالات السياسية وابتعد عما يجري حوله من الاحداث۔

اسس((انجمن يادگار حسيني)) (جمعية الذكري الحسينيه) ، و كان اعظاوٴها خليطاً من الشيعة والسنة و الهندوس و السيك و غيرهم۔ و يقال انه بطلب من هوٴلاء كتب كتابه ((شهيد انسانيت)) المشهور۔

بتاليفه لكتاب ((شهيد انسانيت)) تهطمت شخصيتة الدينية والمذهبية لدي الشيعة الهنود، فانزوي في مكتبته و انصرف الي البحچ و التاليف، و نسي ذكره و خسرته الحوازت العلمية و خسر هو نفسه واضطر الي ان يهاجر من مدينته و يختار الغربة الانطواء حتي آخر حياته...

قصة «شهيد انسانيت»:

«شهيد انسانيت» كتاب بالاردوية يضم مقالات تحقيقة - بزعم المولف حول بعض القضايا التاريخية المشهورة في واقعة كربلاء و مقتل الامام الحسين عليه السلام، يذهب فيه السيد الي الن لا حقيقة لها ولا واقع في مصادر التاريخ المعتمدة- اهم ماتعرض له السيد بهذا الصدد : تضعيف الروايات و نصوس التاريخ حول عطش المام و انكار عدم وجود الماء بالخيام ثلاثة ايام ، الامام يحمل ابنه الرضيع الي ميدان الحرب بل جاء للوداع فقدم له الطفل جفاء سهم طائش و قتل الرضيع، صار شمر فاسقا بحضوره في كربلاء ولم يكن كافراً

طبع هزا الكتاب لاول مرة في خمسائة نسخة و وزع علي اعضاء جمعية «امامية ميشن» التي كان مقرها اولاً في لكهنو ثم انتقلت الي مدينة عليكره ، و اعضاوٴها خليط من مختلف المذاهب و الاديان ولها مجلة عربية باسم «الرضوان» و اردوية باسم «پيام اسلام»، و كان لها مطبوعات كثيرة و نشاطات في المجالات الثقافية.

طبع الكتاب في نسكة المحدودة و وزع علي اعضاء الجمعية بشكل شبه سري، ولكن سريته لم تمنع من تسر به الي غير الاعضاء، فاحدث ضضه كبيرة في الاوساط المذهبية الشيعية الفوا نقوداً و ردوداً عليه تجاوزت العشيرن كتاباً و رسالة- و قد استفاد اعداء

الشيعة بالهند من هذا الكتاب و من سمعة موٴلفه العلمية للدعوة ضد المذهب الشيعي التنديد بعلمائه۔

جدد الموٴلف النظر في الكتاب و حذف منه و زاد فيه ثم طبع للنشر و وزع في الهند، و جمعت وزارة المعارف الهندية النسخ و قيل انها احرقتها۔ ويتحاشا اصدقاء السيد و اقاربه من اراءة النسخة الاولي، وادعي هو بعد ذالك ان الكتاب المنشور لاول مرة كان مسودة طبع لاخذ آراء العلماء في فصوله و بحوثه ولم يكن التحرير النهائي للطبع النشر علي مستوي العامة۔ وبالرغم من التغيير الذي تم فيه بواسطة السيد نفسه و الحذف والاصلاح اللذين اجريا عليه لم تكن فصوله مرضية للعلماء و رجال الفكر الشيعي و تلقوه كانه حط لكرامة النهضة الحسينية.

يكتب الاستاذ بشير احمد الزيدي تقريراً مفاده: ((خلا كرسي ناظم الشعبة الدينية في جامعة عليكره ، و اراد الدكتور ذاكر حسين الرئيس العام للجامعة انتخاب السيد لهذا المنصب، ولكن النواب رضا علي خان رئيس الجامعة لم يوافق علي ذلك ، وادي الخلاف بينهما الي استقالة النواب عن منصبه، وجاءت مئات الرسائل من اقطار الهند الي وزير التعليم تطلب منه عدم تعيين السيد لهذا

الكرسي ، ولكن تم انتخابه بيد الوزير نفسه علي رغم هذه الرسائل المستنكرة لتعيينه))

و هذا تقرير هام يدل علي مدي استياء الشيعة الهنود التي جاءت مخالفة لما يعتقدونه في النهضه الحسينية، و يدل علي ما يحملونه من العداء تجاه هذا الانسان الذي يعتبرونه عاملا لهدم الكيان المذهبي و الحرمة العقائدية- ويكفي ان نعلم ان السيد النقوي اضطر بعد ما اثير عليه من الغوغاء الي الخروج من لكهنو و الاقامة بعليكره منطوياً منزوياً الي حين وفاته - كما ذكرنا فيما سبق [1]

[1] اجتمعت في مدرسة ((مدينة العلوم)) بعليگره في سنه ١٤٢٧ بفضيلة البروفسور السيد علي محمد النقوي ابن السيد الصاحب الترجمة ، و كان من جملة ما تحدثنا حوله كتاب ((شهيد انسانيت)) تاليف والده والضجة التي احدثها في وقته ، فتحدث طويلاً دفاعاً عن موقف والده، و ملخص ما قال : ان الكتاب الف باقتراح اعضاء((جمعية انجمن يادگار حسيني)) المؤسسة لابراز عظمة ثورة الامام الحسين عليه السلام علي المستوي العالمي لا كما يراها المسلمون فقط، فكتب السيد الكتاب و طبع في ثلاثمائة نسخة و وزعت علي الاعضاء لاخذ آرائهم فيه و لم يكن طبعه لنشره علي العامة ، فتصدت الجبهة المخالفة له التي كانت تنتهز الفرصة له للتهريج عليه و تحطيم شخصيته العمية والاجتماعية باشياء لم يقصد ها السيد فيما كتب ، و اهمها موضوع العطش الذي نقل السيد رواية بوجود الماء في ليلة عاشوراء ذكرها العلامة المجلسي في مؤلفاته و غيره ، و وجد الخطاء البعيدون عن العلم في المحافل العزائية وسيلة لاثارة العوام و تشويش اذهانهم للحط من كرامة السيد قال : الضوضاء الذي احدثوه ضد كتاب ((شهيد انسانيت)) زرع الخوف في نفوس اصحاب المواهب التأليفية التحقيقية بعد صدور الكتاب ، فأحجموا عن الكتابة الجادّة و التحقيق العلمي الدقيق، و انطوي هؤلاء علي انفسهم و اصبحت المؤلفات ضحلة غير توجيهية ، و نتيجة لهذا مات العلم في الهند و ضعفت المفاهيم المذهبية عند الناس و خسر شيعة الهند التوجيه الديني الصحيح-

من الكتب المؤلفة في ردّ كتاب ((شهيد انسانيت))

- اظهار حقيقت دررد شهيد انسانيت - للسيد سبط الحسن الفتحپوري، طبع ١٣٦٥-

- پياس -عطش- للمرحوم غلام عسكري -

- شهيد انسانيت كي وجه مخالفت ، للدكتور شجاعت علي بيك - طبع رفيق مشين پريش في حيدرآباد-

- محسن انسانيت - للسيد محسن نواب الرضوي، طبع نظامي پريس سنة ١٣٦١ -

في مجال الخطابة

كان السيد خطيباً مصقعاً و متكلماً قوي التعبير شديد التأثير علي مستمعيه بمختلف ثقافاتهم اتجاهاتهم المذهبية- لم يكن يمتهن الخطابة بالمعني المعروف، بل كان يلقي محاضرات و خطب عينية في

و اكدا أخونا السيد النقوي علي ان الرادّين علي والده لم يكونوا في بمستوي توَهلهم للدخول في هذا الميدان الذي يحتاج الي دقة في التحقيق و ممارسة طويلة في المصادر التأريخية الأ صيلة-

لعل الدفاع هذا نابع من عواطف البنوة، و هو عذر كل عاجز عن مواجهة الواقع ، فان يرمي خصمه بقلة الفهم والعلم ، و الصحيح ان يقارَن ما في الكتاب مع ما في ردوده ثم يحكم بالاثبات او النفي-

المناسبات المقامة في مختلف البلدان، و خاصة في التجمعات الكبيرة و بعض الموتمرات التي كانت تعقد داخل الهند-

رأيت خطباً منه مطبوعة في بعض النشرات و المجلات ، فرأيت فيها جودة الفكر مع قوة الاستدلال، يعرف من اين يدخل في الموضوع الذي يروم البحچ عنه و كيف يخرج منه ، و يجيد استنتاج ما يهدفه من حديثه بعباراته الاخاذه المحفوفة بالبلاغة و حسن التعبير و انسجام الجمل و الالفاظ -

يقول بعض واصفيه في معرض الحديث عن خطبه:

((كان من معاريف خطباء الهند و الموجهين لدي الجمهور ، له السبق في العلم وا لنفتاح الذهني و كيفية الاستدلال، و امتاز علي مشاهير الخطباء بناه مع تبحره في اللغتين العربية والفارسية كان يوٴدي الالفاظ باللهجة اللكهنوية العذبة سلساً من غير تكلف، ولم يثقل جمله بادخال الكثير من الكلمات الفارسية و العربية غير المألوسة لمستمعيه))

بدأ السيد بنظم الشعر - خاصة باللغة العربية- عند تتلمذه في لكهنو و حينما كان يدرس الادب العربي بها، وفور هبوطه النجف الاشرف اتصل بالادباء الذين كان لهم في ميادين الأدب و الشعر

سوابق و آثار معروفة ، و كان اكثر صلاته االأدبية بالعلامتين الشاعرين الشيخ محمد علي الأردوبادي و السيد محمد صادق بحر العلوم، فكان لهما اليد في توجيهه الأدبي و رعايته في التحلي بصناعة النظم ، و كانت حصيلتها قصاءد عربية كثيرة قيلت في مناسبات دينية و اجتماعية و اخوانية بالنجف ، نشر كثير منها في مجلات ذلك وبعض الكتب المولّفة آنذاك۔

من شعره قصيدتة التالية في مدح الرسول الأعظم صلي الله عليه و آله، وقد نظمها في ٢٧ رجب سنة ١٣٤٦ و تخلص فيها بتهنئة أستاذه السيد ميرزا علي آقا الشيرازي:

شمس اٰ زاح ظلام القلب ذكراها ... و نوّر المقلة العمياءَ مرآها
بدت بأم القري انوارُ طلعتها ... من بعد ان كان ليلُ الشركِ يغشاها
و ان يكن حرم الرحمنَ مطلعَها ... فالدهرُ اشرق طراً من محيا ها
فيا لافُقٍ سمت ارجاؤه شرفاً ... ذُري السَّما اذ نهارُ الحق جلاّها
و ما سمعتُ بشمسٍ قَبْلُ قد طلعت ... فوقَ الحراءِ فجلّي الدهرُ سيماها
شاعت اشعتُها في الناس فانْقَشَت ... غيومُ جهلٍ تغشي الافقَ ظلماها
قبل ذلک كان الدين مختفيا ... و الجاهلية قد شاعت رزاياها
و الناس في فتن اضحت تصفدهم ... في قيد فغدوا طرا اساراها
يضحون في عمة يمسون في سفه ... مقارفين من الآثام ارداها
و لم تزل هكذا الاعراب عابدة ... او ثانها فهي ملجاها وماواها

حتي تالق نور الحق فازدهرت به الاقاليم ادناها و اقصاها
و ماج من وسطه البطحاء ملتطم سقي ضما الهدي طرا وارواها
اسعد بفرحة اهل الدين قاطبة بيو مهم ذا فطوباها وبشراها
دارت كؤوس حساها كل ذي ورع اذا انتشي ليس يصحو من حميا ها
خمر اذا اثرت في القلب سورتها تفضي الي جنة المأوي سكاراها
هذا محمد الزاكي بمبعثه جنات عدن الهدي قد فاح رياها
فكم سريع مهاوي الشرک انقذه وكم حياري فيا في الجهل انجاها
وانفس قد امانتها ضلالتها بنفح روح الهدي والعلم احياها
جمت مناقبه جلت مراتبه حوي مدائح لاتحصي مزاياها
اوصافه حار لب الواصفين بها ومجده اعجز الدنيا اعياها
وانه آيه تزهو مظاهرها و حار لب الوري في كنه معناها
اسري به الله ليلا نحو مسجده الا قصي فنال من العلياء اقصاها
و قد دنا فتدلي نحو خالقه لما اراه من الآيات كبراها
آتاه من سور القرآن معجزة حوت معاني اعيتهم خباياها
كلت بها السن عند الفخارلها شقاشق تصدع الصماء دعواها
لم تسطع العرب ان تاتي بمشبهما و لو تظاهر اولاها باخراها
و قد راته قريش قبل مبعثه اسخي بني مضر طرا و اوفاها
ولقبو امينا كيف ما قبلوا دعوي الرسالة من حين ابداها
وكيف اضحوا عنادا يجحدون بها و قد اتاهم من الآيات اجلاها
و الذنب للعين لاللشمس مشرقة لو انكرت مقلة الخفاش لالاها
فمن يصدق به يدخله باروه جنات عدن يقر العين مرآها

ومن يكذب به يخلد بشقوته نار الجحيم فلا ينفک يصلاها
صلي الاله عليه ثم عترته مهما تغنت علي الاغصان ور قاها
مدائح نظمت في السلک زاهرة كانها جنة قد فاح رياها
و ليس يمكن ان تحصي مناقبه لكن حاجة نفس قد قضيناها
و ما دعاني الي هذا المديح سوي هوي اناس نجا من قد تولاها
مازلت اصلي لهيب الحب وهو لظي تقضي الي الخلد من لازال يصلاها
في عيلم الحب قد القيت ساريتي باسم المهيمن مجراها ومرساها
والان اظلمت الدنيا كسابقها والجاهلية قد عادت كاولاها
فابعث الينا ايا رب ابن احمد الز اكي يذور عن الآفاق ظلماها
هاآن لي ان اهني نجل حيدرة عالي المراتب من يعزي الي طه
لک الهنا يابن طآه يو م مبعثه فانت احري بذي البشري ومولاها
٠علي) الخير قد طابت عناصره في عزة شات الافلاک علياها
اكرم بناصر دين الله منتصر مهما دعت ملة الاسلام لباها
و للشريعة آمال بمبسه اليه ترمق عند الضر عيناها
فكم قواعد للاسلام شيدها بسعيه و رواسي الجهل اذراها
و ملجا لبني الآمال قاطبة اليه ما برحت تزجي مطايا ها
و علمه جدول للناس منشعب من ابحرللهدي الرحمن اجراها
دامت اضافاته في الدهر هامرة والشرع لازال مخضرا بسقياها

مكتبة ومصيرها

كان السيد يمتلك مكتبة فيها اعلاق نفيسة من المخطوطات وكتب هامة من المطبوعات ،ورث جملة منها مما خلفه آباؤه واصناف عليها كثيرا مما اشتراه او اهديت له۔اصيبت مع الاسف بالحريق في عشرين صفر سنة ١٣٩٣، وفقد نا بهذا العمل اللا انساني كنزا من العلم لايعوض۔

قال السيد في بعض اجازاته

فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع في وادي يوم العشرين من صفر الماضي ،في الفتنة بين الشيعة والمتسمين بأنبا السنة ،فقضت علي مكتبتي التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف ،وفيها مؤلفاتي الخطية وآثار قلمي بالعربية التي لم تطبع لكساء سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية ، وعند الله احتسب هذه الاغلاق الثمينة والذخائر القيمة ۔۔)

شيوخه في الراوية

والده السيدا بوالحسن ممتاز العلماء النقوي اللكهنوي

الشيخ آقا بزرك الطهراني

الشيخ فدا حسين القرشي الهندي

السيد كلب مهدي النقوي

السيد هبة الدين الشهرستاني

السيد محمد هادي الخراساني

الراوون عنه:

السيد احمد شهرستاني

السيد شهاب الدين النجفي المرعشي ،اجازه في العشرين من جمادي الاولي سنة ١٣٥٠

السيد محمد صادق بحرالعلوم ،وسمي اجازته له (اقرب المجازات الي طريق الاجازات)

مؤلفاته

للسيد صاحب الترجمة مؤلفات كثيرة ، ذكر بعض مترجمية انها تجاوزت الثلاثمائة كتاب ورسالة بالعربية والاردوية في شتي المواضيع الدينية والادبية وغيرها ،وكان يهتم بثقافة الطبقات غير الراقية في الثقافةغير الاسلامية ،ولذا خصص جانبا كبيرا من مؤلفاته بهولاء فكتبها في لغتهم و علي مستواهم-

كان للسيد بعلي كره مكتبة جيدة فيها كثير من المخطوطات الثمنية بالاضافة الي مطبوعاتها ،احرقت في ثورة طائفية في العشرين من صفر سنة ١٣٩٤ وذهب علي اثر ها جملة من مولفاته

بالاضافة الي ما ذهب من اعلاق الكتب النادرة والمخطوطات النفسية ـ

هذه اسماء ما عرفنا من كتبه

الاتحاد

اثبات پرده

الاجازات مجموعة

اسلام اور انسانيت

اسلام كي حكيمانه زندگي

اصول الدين اور قرآن ،طبع بالهند سنة ١٣٥١

اعجاز القرآن

اعلاق الذهب فيما ذهب عن اوراق الذهب

اقالة العاثر في اقامة الشعائر ،طبع في النجف سنة ١٣٤٨

اقرب المجازات الي طرق الاجازات ،اجازة كبيرة كتبها للسيد محمد صادق بحرالعلوم ،بيضها في سنة ١٣٥٥

الاما م الثاني عشر ،طبع

انتقاض التيمم بد ل الغسل بالحدث الاصغر

البيت المعمور في عمارة القبور ،طبع بالهند في سنة ١٣٤٥

تاريخ الاسلام ،اربعة اجزاء

تراجم مشاهير علماء الهند ،اتمه بالنجف سنة ١٣٤٧

تاريخ وفيات الشيعة ،نشر مقالات منه في مجلة (الهدي) العمارية

تجارت اور اسلام

تحريف قرآن كي حقيقت ،طبع بالهند

تخميس القصيدة العينية للحميري ،خمسها في الباخرة سنة ١٣٥٠

تذكرة الحفاظ من الشيعة ،طبع بالهند سنة ١٣٥٣ في مجلدين

تذكرة السلف ، ترجمة السيد دلدار علي النصير آبادي

تراجم اعلام اسرته

ترجمة القرآن الكريم ،بالاردوية وميسرة

تفسير القران الكريم ،بالاردوية في عشرة اجزاء

التقية

التوحيد

الجبر والاختيار

جناب غفران مآب

چهارده معصومين كي سوانح عمريان ، ١٣ كتابا

حاشية كفاية الاصول

حجج دينيات

الحجج والبينات فيما ظهر من المشاهدين من الكرامات ،طبع بالهند

حسين اور اسلام

حسين كا پيغام عالم انسانيت كي نام

حفاظ الشعة ، طبع وقد سماه بعض (تذكرة حفاظ الشيعة)

خدا كي معرفت

خطبات كربلا

خلافت و امامت

دنيا آخرت كي كهيتي

ديوان شعره ،ومنه قسم بعنوان (ديوان البقيعيات)

الرحلة الي الكاظمية

الردود القرآنية علي الكتب المسيحية

روح الادب في شرح لامية العرب

ره نمايان اسلام

زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام طبع مقالات منه في مجلة (الرضوان) الهندية

سجده گاه

سفرنامه حج

السيف الماضي علي عقائد الاباضي ،الفه سنة ١٣٧٤ بالنجف الاشرف

شادي خانه آبادي

الشعائر الحسينية ،ترجمة لما كتبه مستر طامس لائل بالانجليزية

شغف النضير في مسألة التصوير

شهداي كربلا

شهيد انسانيت ،طبع مكررا

الظل الظليل في المكاتيب والمراسيل

العدل

عدم تشدد اور اسلام

العقود الذهبية في السلسلة النسبية ، ارجوزة في ٩٥ بيتا انهي نسبه فيها الي الامام علي النقي الهادي عليه السلام، نظمها سنة ١٣٤٧طبعت بالهند

الفرقان في تفسير القرآن طبع قسم من اوله في اعداد مجلة (الرضوان) الهنديةوهو غير تفسيره بالاردوية

فرياد مسلمان،مقالات اسلامية

فلسفه گريه

قاتلان حسين ، طبع سنة ١٣٥١

قرآن كي بين الاقوامي ارشادات

كشف النقاب عن عقائد عبد الوهاب ،طبع بالنجف سنة ١٣٤٦

لاتفسدوا في الارض

المتحف العربي ،منظومات ومقالات عربية

متعه اور اسلام

مجاهده كربلا

ملسم پرسنل لانا قابل ترديد

المطارحات العلمية ،مراسلات حول كتابه (اقالة العاثر)

المعاد

مقدمة تفسير القرآن الكريم

النبوة

النجعة في اثبات الرجعة ، الف سنة ١٣٥٠طبع بالنجف

نظام زندگي

نقد الفرائد في اصول العقائد ترجمة الرسالة الفارسية (عقد الفرائد في اصول العقائد)للشيخ محمد رضا الطبسي ،طبع بطهران سنة ١٣٤٩

وجود لحجة عليه السلام ،طبع لكهنو سنة ١٣٥١

وفيات الشيعة ،نشرت مقالات منها في (مجلة الهدي)

هلاكت وشهادت

هماري رسوم وقيود

وفاته

توفي رحمه الله بعد مرض طويل الم به في لكهنو وهو في الثالث والثمانين من عمره يوم الاربعاء اول شهر شوال سنة ١٤٠٨ ودفن في المسجد الذي جنب الحسينية (حسينية سيد تقي صاحب)

مصادر الترجمة

مصفي المقال ص ٣٤٣ ،شعراء الغري ٦/٤٣٥ ،

الذريعة في مختلف الاجزاء

دکتر علامہ سید محمود مرعشی نجفی مدظلہ

سید محمود مرعشی نے اپنے والد بزگوار آیۃ اللہ العظمی سید شھاب الدین مرعشی مرحوم کے تمام اجازات کو یک جا ایک کتاب "المسلسلات فی الاجازات "میں جمع فرمایا ہے اور چونکہ سید العلماء نے آقای مرعشی کو بھی اجازہ مرحمت فرمایا تھا اس مناسبت سے اس کتاب مین سید العلماء کو ان الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔

العلامة الاديب آية الله السيد علي نقي بن السيد ابي الحسن ابن السيد ابراهيم شمس العلماء محمد تقي ممتاز العلماء ابن السيد حسين سيد العلماء بن السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي.

كان يلقب به(سيد العلماء)

مولده و نشاته:

ولد بلكهنو سنة ١٣٢٥ (الصحيح١٣٢٣ه) و بها نشأ نشأته الاوليٰ و علي علمائها قرأ المقدمات العلمية.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه ، واخذ العلم من أعلام مدرسيها، و ممن تتلمذعليهم الميرزا محمد حسنين النائيني و

السيد ابو الحسن الاصبهاني و الشيخ ضياء الدين العراقي و الشيخ محمد حسين الاصبهاني و الحاج ميرزا علي آقا الشيرازي و الشيخ محمد جواد البلاغي.

بعد عودته الي الهند:

عاد الي الهند سنة ١٣٥٤، (الصحيح ١٣٥٠هـ) و احرز بها مكانة مرموقة في المجتمع العلمي الديني و الحديث، لماسبق من شهرته العلمية و لمكانة آبائه الذين كانوا من أعاظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

كان فاضلا اديبا و باحثا متمكنا، كثير الكتابة في المجلات العربية ايام كان بالنجف و في المجلات الهندية ايام اقامته بالهند. اختير استاذا في جامعه (عليكره) و ألف كتاب «شهيد انسانيت» الذي احدث ضجة في الاوساط المذهبية بالهند، فسبب ذلك تحطيم شخصيته الدينية و انزوي في مكتبته و انصرف الي البحث و التاليف فنسي ذكره و خسرته الحوزات العلمية.

قال سماحة الوالد العلامة في بعض كتاباته حول هذا العالم ما.

لفظه:

«و بالجملة هذا المترجم من نوابغ العلم والادب، و من المأسوف عليه انه خمل ذكره و انزوي عن الناس ما كان صيته طائرا و صوته عاليا...»

شعره:

اتصل السيد صاحب الترجمة فور هبوطه النجف الاشرف بالادباء الذين كان لهم في ميادين الادب و الشعر سوابق و آثار معروفة، و كان اكثر صلاته بالشاعرين العالمين الشيخ محمد علي الاردو بادي و السيد محمد صادق بحرالعلوم، فكان لهما اليد في توجيهه الادبي و رعايته في التحلي بصناعة النظم، و كانت حصيلتها قصائد عربية كثيرة قيلت في مناسبات دينية و اجتماعية و اخونية.

من شعر قصيدته التالية في مدح الرسول الاعظمﷺ و قد نظمها في ٢٧ رجب سنة ١٣٤٦ و تخلص فيها بتهنئة استاذه السيد ميرزا علي آقاالشيرازي:

شمس ازاح ظلام القلب ذكراها — و نور المقلة العمياء مرآها
بدت بأم القرى انوار طلعتها — من بعد ان كان ليل الشرک يغشاها
وان يكن حرم الرحمن مطلعها — فالدهر اشرق طرا من محياها
فيالأفق سمت ارجاؤه شرفا — ذرى السما أذ نهار الحق جلاها
و ما سمعت بشمس قبل قد طلعت — فوق الحراء فجلى الدهر سيماها
شاعت اشعتها فى الناس فانقشعت — غيوم جهل تغشى الافق ظلماها

(من جزوة اسها مجهول من جميع الجهات)[1]

۳۔آیۃ اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی (۱۳۶۲ھ۔ق...)

آقای جلالی زید عزہ اپنی کتاب "فہرس التراث" میں سید العلماء آیۃ اللہ سید علی نقی کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي بن ابو الحسن بن ابراهيم من محمد التقي بن حسين بن دلدار علي النقوي الكهنوي-(١٣٢٣-١٤٠٨)

قال نجل الاميني: (عالم جليل مجتهد مؤلف متتبع اديب شاعر و مؤرخ كاتب، من اساتذة الفقه والاصول والادب العربي في جامعة (علي گڑه)الهندية-ولد في الهند واكمل مقدمات العلوم وتوجه الي النجف الاشرف،وكان دائم الصحبة للشيخ محمد علي الاوردبادي والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ جعفر النقدي).

ومما وصفه السيد محمد صادق بحرالعلوم في اجازته قوله:(صديقي الحميم العلامة الكبير الحجة والاديب البارع،صاحب المؤلفات الممتعة،التي طبع اكثر ها بالعربية والهندية والاردوية؛ السيد الشريف صاحب النسب الوضاح وذو المزايا الفاضلة ،ولد في لكهنو٢٧رجب ١٣٢٣ه ادام الله وجوده ونفع به، وكنت استجرته يوم كان في النجف الاشرف يتلقي العلوم ،وكنا معا اخوين لايفارق

[1] ۔المسلسلات فی الاجازات، صفحہ ۴۴۴۔

احدنا الآخر سفراًوحضراً ونحضر سوية دروس الاساتذة ،وذكر قدس سره تاريخ وروده من الهند الي النجف الاشرف يوم الثلاثاء ٢٩ شعبان ١٣٤٥وسفره الي لكهنو الهند في ١٣٥٠ه واجازته في ١٣٥٠ه).

قال الجلالي: ويظهر من آخر كشف النقاب انه ورد النجف مؤلفا فاضلاً ،وخرج شيخاً مجتهداً وذلك خلال خمس سنوات مما يدل علي سبق تعلمه في بلده، ولا غرو فان الهمم العليا تسهل الصعاب.

من آثاره:

١) اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات

و هو اجازته التي اجازابها السيد محمد صادق بحر العلوم (ت/١٣٩٩ه) كتبها في سنة ١٣٥٠هـ وهي محفوظة في مكتبة بحر العلوم الخاصة في النجف الاشرف.

٢) كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الاشرف سنة١٣٤٥هـ[1]

[1]۔ فہرس التراث ج۲ص ۶۲۷۔

حجۃ الاسلام علامہ ھادی امینی فرزند علامہ شیخ عبدالحسین امینی صاحب الغدیر

آقای ہادی امینی اپنی کتاب "معجم رجال الفکر والادب فی النجف" میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

علي نقي ابن السيد ابو الحسن ابن السيد ابراهيم شمس العلماء١٣٢٥.١٤٠٨

عالم جليل مجتهد فاضل مؤلف متتبع ،اديب محقق شاعر كبير مؤرخ صحافي كاتب من اساتذة الفقه والاصول والادب العربي في جامعة (علي گره)الهندية.

ولد في الهند وأكمل مقدمات العلوم وتوجه الي النجف الاشرف،واتصل فيها باعلام والعلماء وخالط الشعراء والمؤلفين ، وحضر ابحاث السيد ابو الحسن الاصفهاني.والسيد

عبدالهادي الشيرازي. والسيد محمد شاهرودي .وكتب في الصحف العراقية وقال الشعر المتين الرصين وتفوق في الادب العربي.وكان دائم الصحبة للشيخ محمد علي الاوردبادي. والسيد محمد صادق بحرالعلوم. والشيخ جعفرالنقدي .و في ١٣٧٠هـ عاد الي الهندواشتغل بالتدريس والتاليف والتصنيف والرئاسة وامامة الجماعة. الي ان توفي سنة ١٤٠٨هـ

له:اقالة العاثر في اقامة الشعائر ط . الحجج البينات فيما ظهر من المشاهد المشرفة بالعراق من الكرامات ط .ديوان شعر.كشف النقاب عن عقائد ابن عبدالوهاب.نقد الفرائد في اصول العقائد ط . اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات . البيت المعمور . تاريخ وفيات الشيعة . تحريف القرآن. روح الادب في شرح لامية العرب. زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام . السيف الماضي علي عقائد الاباضي . الفرقان في تفسير القرآن. قاتلان حسين عليه السلام مولد الكعبة. النجعة في الرجعة .وجود الحجة عليه السلام[1]

صائب محمد عبدالحمید

علي نقي بن ابي الحسين بن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي ،النقوي، اللكهنوي.الهندي .وفي الذريعة :علي نقي بن ابي الحسن بن محمد ابراهيم.

عالم بارع موهوب،أثار نبوغه المبكر حسد اقرانه ومعاصريه.

ولد في لكهنو ٢٦رجب ١٣٢٣هـ ١٩٠٥م،ونشأ فيها علي والده العلامة، ثم قصد النجف شابا، و قرأعلي فحول من رجال العلم و الادب منهم السيد محمد صادق بحر العلوم و محمد علي الاردبادي، برع مبكرا بالفقه و الاصول، و صار له باع طويل في الادب، نشر

[1] ۔ معجم رجال الفکر والادب فی النجف خلال الف عام ج ۳ ص ۱۳۰۰۔

المقالات و القصائد الجيدة الرقيقة بالعربية، عاد الي الهند سنة ١٣٥٤، (الصحيح ١٣٥٠هـ) و اصدر في لكهنو مجلة (الرضوان) و صارت له زعامة بعد وفاة والده ١٣٥٥هـ فأثار عليه المشغوفون بالزعامة زوبعة كبيرة، فاتهمه بعضهم بالفسوق لكتاب كتبه في الامام الحسين عليه السلام تحت عنوان «شهيد انسانيت» بالاردو، فجمعوا عليه تواقيع من رجال لايحسن بعضهم هذه اللغة، و أثاروا عليه العامة، فرد عليهم بكتاب مهذب (حجج و معاذير) باللغة العربية، و تخلي عن موقعه الديني و عمل استاذا في جامعة(علي كره) فاحيل علي التقاعد فتظاهر الطلاب احتجاجا حتي رضخت الجامعة و مددت خدمته. و من غرائب التزوير الذي يصنعه الحساد انهم وضعوا رسالة تحت عنوان (عقوق نامة) اي رسالة العقوق، و نسبوها الي والده تصفه بالعقوق و الفسوق ردا علي الكتاب الذي صدر سنة ١٣٦٠هـ فيما كان والده قد توفي قبل هذا التاريخ بخمس سنين!

له اكثر من اربعين كتاب بالعربية و الاردو طبع منها النصف تقريبا، فكتب في الفقه و الاصول و العقائد و التاريخ و السيرة، و له فيها كتب بالاردو ،و له تفسير القرآن في عشرة مجلدات، و ترجمة نهج البلاغة الي الاردو، و له «روح الادب في سرح لامية العرب» مخطوط.

له في التاريخ

١. اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب: استدارك علي الكتاب الآتي.

٢. اوراق الذهب في حياة السيد حسين نقوي: جده الاعلي

٣. تاريخ وفيات الشيعة: نشرته مجلة الهدي في العراق

٤. تذكرة الحفاظ من الشيعة: جزءان

٥. تذكرة السنن: في ترجمة جده الاعلي دلدار النقوي

٦. تواريخ الاعلام: مخطوط

٧. السبطان في موقفيهما

٨.العقود السنية: منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام

٩.مشاهير علماء الهند.[1]

آقای کاظم عبودی القتلاوی

آقای قتلاوی اپنی کتاب "المنتخب من اعلام الفكر والادب" میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي بن ابي الحسن بن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي النقوي اللكهنوي الهندي

---

[1] معجم مؤرخی الشیعہ / الجزء الاول ص ٦٤٢۔

عام جليل وأديب كبير وشاعر مجيد

ولد في لكهنو ٢٦رجب سنة ١٣٢٣ ونشأ بها علي والده العلامة المتوفي سنة ١٣٥٥. قرأ أولياته العلمية والادبية علي والده والسيد محمدعلي المفتي الجزائري، ثم هاجر الي النجف شابا فقرأ علي السيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمد علي الاردبادي ثم حضر الابحاث العالية علي الشيخ ابي الحسن المشكيني والشيخ حسين النائيني.

وجهه استاذاه بحرالعلوم والاردبادي الي الادب وصادف عنده الذكاء المفرط فبرع فيه وأجاد. وكان عزير العلم محققا ثبتاً من كبار اساتذة الفقة واصوله والادب . نشر عدة مقالات وقصائد قيمة في الصحف العراقية والعربية والهندية ، رجع الي الهند سنة ١٣٥٤[1] و نزل لكهنو وصار هناك بعد وفاة والده من المشاهير فيها. فأصدر مجلة (الرضوان)ونشر بها بحوثه القيمة وقد صدرت مدة طويلة.

وهذا الرجل من أعاظم الذين تفوقوا في العلوم الاسلامية فقد نبغ نبوغاً باهراً وظهرت مواهبه دفعة مماسبب حقد المعاصرين عليه وحسد هم وكانت بين أسرة (آل غفراغاب)[2] و أسرة (آل صاحب

[1]۔الصحيح، ١٣٥٠.

[2]۔ الصحيح .غفران مآب.

العبقات) خصومة عائلية استغلت في هذه المناسبة وتعصب له قوم فيها امراء وسفهاء وتعصب لخصومه قوم فيهم مثل ذلك وأدت الخصومات الي اعتداءات وهتك حرمات واهانة كرامات مما اضطره الي ترك منصبه الديني وانخراطه في سلك اساتذة جامعة (علي كره)ولما احيل علي التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعة الي تمديد خدمته وأعادته للاستفادة من علومه. وقد أثار ضده السيد محمد سعيد (آل صاحب العبقات) ضجة كبري سنة ١٣٦٠ عندماألف المترجم له كتابه «شهيدانسانيت» و وصل الحد (بالعبقاتي) ان أخذ تواقيع جملة من العلماء الذين يجهلون لغة (الاردو) بتفسيق المترجم له وهنا ألف النقوي كتابه (حجج ومعاذير) وعندي منه نسخة خطية بخط المؤلف وباللغة العربية وبين بذلك حججه ومعاذيره وما أثير ضده[1] و الرجل بريء مما رمي به و السبب كما ذكرت الخلاف المذكور ، وكان من نتائجها ان حدثت فتنة اخري سنة ١٣٩٥ من جهال العوام فهجموا علي داره واحرقوا كتبه. وقد عثرت علي رسالة بخطه الي العلامة السيد محمد حسن الطالقاني وهذا نصها:

(بسم الله الرحمن الرحيم. حضرة الفاضل المحترم السيد محمد حسن الطالقاني دام علاه : تحية وسلاماً....اليك كلمتي الوجيزة مع

[1]-ومن السخيف نشر هم "عاق نامه" عن والدالمترجم له ضد ولد بالتاريخ المزكور ووالد توفي سنة ١٣٥٥هـ

شذور شعرية حول وفاة شيخنا الفقيد قدس الله سره. اما ما ذيلتم به ورقة المنثور المبعوثة ثانياً مع تكرار الطلب فاستميح العفو من النكوص عن امتثال امر كم في ذلك اذلا استسيغ لنفسي التعرض لذكر اي شقي أو سعيد كما لا ارجح لكم ايضا التعرض له فاني لم استحسن ذلك والرجل في هذه الحيوٰة الدنيا فكيف اذصار بين جنادل وتراب وكفي بالله حسيبا وهو خير الحاسبين والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مخلصكم علي نقي النقوي٢٧جمادي الاولي سنة١٣٩٠هـ).

ولم ينصفه بعض جهال الكتاب اذرماه باختلال العقيدة، وكان المترجم له والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمد علي الاردبادي يسمون (الثالوث المقدس) وهم كذلك.

شيوخه: يروي بالاجازة عن السيد عبد الحسين شرف الدين والسيد هادي الخراساني والشيخ محمد علي الاردبادي والشيخ آغا برزك الطهراني والسيد حسن الصدر والسيد آغاعلي الشيرازي والشيخ محمد الطهراني والسيد محمد صادق بحرالعلوم والسيد سبط الحسين اللكهنوي و والده السيد ابي الحسن النقوي والشيخ محمد باقر القائني.

ويروي عنه بالاجازة استاذه بحرالعلوم والسيد محمد رضا الجلالي.

مؤلفاته: طبع له ،اصول الدين اور قرآن اردو. اقالة العاثر في اقامة الشعائر.امام حكيم . في حياة السيد محسن الحكيم .اردو. الحجج والبينات فيما ظهر من المشاهد بالعراق من الكرامات قاتلان حسين عليه السلام اردو. النجعة في اثبات الرجعه طبع في مجلة الرضوان. البيت المعمور في عماره القبور. تاريخ وفيات الشيعة طبع في مجلة الهديٰ العمارية. تحريف القرآن اردو. زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام طبع في مجلة الرضوان. شهيد انسانيت في بيان سيرة الحسين عليه السلام. مولود كعبة اردو. وجود الحجة في اثبات وجوده. تذكرة الحفاظ من الشيعة١ .٢ كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب .نقد الفرائد في اصول العقائد.تحفة الآذان .المتعة في الاسلام . ترجمة نهج البلاغة الي الاردوية. تفسير القرآن الكريم ١. ١٠ اردو طبع سنة ١٣٩٥. السبطان في موقفيهما.

والمخطوطة: رسالة في احوال علماء الهند ينقل عنها السيد محمد مهدي الاصفهاني في كتابه (احسن الوديعة) حجج ومعاذير. ارجوزة في سلسلة نسبه. ارشاد في اجازته للسيد محمد صادق بحرالعلوم. اوراق الذهب في تتميم حياة السيد حسين النقوي. تاريخ مشاهير علماء الهند .تخميس العينية الحميرية. تذكرة السلف في ترجمة جده

دلدار علي النقوي . تواريخ الاعلام .ديوان شعره . الردود القرآنية علي الكتب المسيحية . اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب. رسالة في انتقاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر .روح الادب في شرح لامية العرب. السيف الماضي علي عقائد الاباضي. الشعائر الحسينية في العراق ترجمة. شنف النضير في مسألة التصوير وحكمه. الظلل الظللية في المكاتيب والمراسيل. العقود السنية منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام.فرياد مسلمان مجموعة مقالات اسلامية اردو. المطارحات العلمية.

وفاته: توفي في لكهنو ١شوال ١٤٠٨ ودفن بها.[1]

آقای بزرگ تہرانی

(السيد علي نقي النقوى النصير آبادى) ابن السيد ابي الحسن بن شمس العلماء ابراهيم بن ممتاز العلماء محمد تقي بن سيد العلماء السيد حسين بن غفران مآب دلدار علي، اللكهنوي المعاصر. له تصانيف منها «وفيات الشيعة» انتشر بعض اجزائه في مجلة (الهدي) و له (مشاهير علماء الهند) و (العقود السنية) في السلسلة النسبية، و هو من منظوماته الرائقة، و انهي فيه نسبه الي جعفر المتوفي (٢٧١)

1۔ المنتخب من اعلام الفكر والادب ص۳۴۹۔۳۵۱: ناشر مؤسسہ المواہب بیروت سال۱۹۹۹۔۱۴۱۹ھ۔

و الملقب بابي كرين لانه اولد مائة و عشرين ولدا كما في (العمدة: ١٨٦) و هو ابن الامام علي النقي الهادي عليه السلام، طبع بالهند.[١]

الشیخ دکتر جعفر المهاجر

علي نقي بن ابي الحسن اللكهنوى النقوى

(١٣٢٣-١٤٠٨هـ/ ١٩٠٩-١٩٨٨م)

(النقوي) نسبة الي الامام علي النقي عليه السلام و هو الامام العاشر.

فقيه، اديب، شاعر، مصنف بالعربية و الاوردية ولد في لكهنو. درّس علي والده ابي الحسن ابراهيم[٢] بن محمد تقي، و علي السيد محمد علي المفتي الجزائري.ارتحل الي النجف، حيث تابع دراسته علي السيد محمد صادق بحر العلوم (ت:١٣٩٧هـ[٣] /١٩٧٦م) و محمد علي الاردوباري (ت:١٣٨٠هـ /١٩٦٠م)

حضر الابحاث العالية لكل من محمد حسين النائيني (ت: ١٣٥٥ه/١٩٣٦م) و ابي الحسن المشكيني (ت: ١٣٥٨ه/١٩٣٩م)

١۔ مصفی المقال فی مصنفی علم الرجال، ص ۳۴۴۔

٢۔الصحيح والده ابي الحسن و ابرهيم جده.

٣۔الصحيح ١٣٩٩.

سنة ١٣٥٤ه/ ١٩٣٥م رجع الي وطنه[١] و استقر في لكهنو، حيث غدا من علماء الهند البارزين.

اعني كثيرا من تحريض خصوم لاسرته، لم يوفروا وسيلة الايذائه، مع ماله من مكانة علمية باهرة وادي الامر الي كبس داره و احراق مكتبته. انخرط في سلك اساتذة جامعة علي گره و عندما احيل علي التقاعد اضطرت ادارة الجامعة الي تمديد خدماته استجابة لالحاح طلابها. توفي في لكهنو.[٢]

علی خاقانی

السيد علي نقي الكهنوى (المتولد ١٣٢٥هـ)

هو السيد علي بن ابي الحسن ابراهيم بن محمد التقي بن الحسين بن العلامة المجتهد الاكبر السيد علي دلدار علي النقوي في القرن الثاني عشر الشهير بالنقوي،عالم جليل ،وفاضل اديب،وكاتب ناظم.

ولد في الهند عام ١٣٢٥هـ[٣] ونشأ بها علي ابيه وهاجر الي النجف وهو شاب يافع فاتصل بالعلامة السيد محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاوردبادي وقد أثر في صحبتهما علي

---

[١]۔الصحيح رجع الي وطنه سنة ١٣٥٠ه كما نص عليه السيد صادق بحر العلوم.

[٢]۔اعلام الشيعة، ج٢، ص١٠٢٧۔

[٣]۔الصحيح ١٣٢٣هـ

توجيهه الادبي ورغاه في التحلي بصناعة النظم،وصادف الذكاء المفرط عنده قبولا لهذا التوجيه فانبري يقرأ الكثير من كتب الادب والشعر وحصل خلال عشرة اعوام علي قابلية كان يستكثرها عليه الكثير من ابناء العرب،كانت لي صحبة معه ومودة استمرت عدة اعوام بادلته خلالها الصفاءوالوفاء ولعل الخلق الرفيع عنده كان مثار اعجاب الكثير ومدعاة الاتصال به. وقد سكن النجف زمنا طويلا ثم غادرها راجعا الي بلاده وهو اليوم احد المراجع الدينية العليا هناك تعنو له الامراء والراجات هيبة واجلالا.

واسرته من الاسر العلمية الكبيرة في الهند، لهم خدمات ومساعي حفظها التأريخ الصادق وآثارهم دلت علي ما لهم من مكانة واتصال بالحق وقد سار علي نهج السلف من خدمة العلم والحق ،ونشر وهو في النجف بعض الكتب ومنها ١= كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب طبع في النجف٢= الامام الثاني عشر- طبع-ايضا.كما نشر عدة مقالات وقصائد دينية واجتماعية في بعض المجلات العراقية كالهدي والمرشد والعرفان في صيد ا.وقد غادر النجف علي ما اتصور عام ١٣٥٤هـ[1] و اصدر هناك كثيرا من الكتب.

[1]-الصحيح ١٣٥٠هـ

ذكره صاحب سبائك التبر في ص ٢٥٣ فقال: هو من أرفع بيت في الهند علماً وأدباً وشرفاً،ولم تزل الزعامة الدينية في أسلافه، فهو ابن الفقهاء الاعلام،حاز في عهد الصبا فضيلة الشيوخ فلابدع لو قلت انه أحد نوابغ الهند،وله في الفضل أياد مشكورة وهو صاحب كتاب كشف النقاب عن عقايد بن عبد الوهاب المطبوع الشهير، و لاعلام اسرته تراجم ممتعة وتاليف شهيرة.نموذج من هو شحاته...[1]

کامل سلیمان جبوری

السيد علي نقي بن ابي الحسن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي النقوي الرضوي اللكهنوي الهندي. عالم ،أديب،شاعر. ولد في لكهنو . الهندفي ٢٦رجب ونشأ بها علي والده العلامة المتوفي سنة ١٣٥٥. قرأ أولياته العلميةوالادبية علي والده والسيد محمد علي المفتي الجزائري ،ثم هاجر الي النجف شابا،فقرأ علي السيد محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاردبادي،ثم حضر الابحاث العالية علي الشيخ أبي الحسن المشكيني والشيخ حسين النائيني.

وجهه استاذاه، بحرالعلوم والاردبادي الي الادب،وصادف عنده الذكاء المفرط فبرع فيه واجاد.وكان غزير العلم محققاً ثبتاً من كبار

---

[1] ۔ شعراء الغری اوالنجفیات، ج۶، ص۴۳۵۔

اساتذة الفقه واصوله والادب. نشر عدة مقالات وقصائد قيمة في الصحف العراقية والعربية والهندية، رجع الي الهندسنة ١٣٥٤[1] و نزل لكهنو ،وصار هناك بعد وفاة والده من المشاهير فيها عاضد مجلة (الرضوان) ونشر بها بحوثه القيمة وقد صدرت مدة طويلة.

نبغ نبوغاً باهرا وظهرت مواهبة دفعة ،مما سبب حقد المعاصرين عليه وحسدهم،وكانت بين اسرة (آل غفرا غاب)(الصحيح آل غفران ماب)واسرة (آل صاحب العبقات) خصومة عائلة استغلت في هذه المناسبة ،وتعصب له قوم فيهم امراء وسفهاء وتعصب لخصوصه قوم فيهم مثل ذلك،وادت الخصومات الي اعتداءات وهتك حرمات واهانة كرامات،مما اضطره الي ترك منصبه الديني وانخراطه في سلك استاتذة جامعة (علي گره) ولما احيل علي التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعة الي تمديد خدمته اعادته للاستفادة من علومه. وقد أثار ضده السيد محمد سعيد (آل صاحب العبقات) ضجة كبري سنة ١٣٦٠ عندما ألف المترجم له كتابه «شهيد انسانيت» و وصل الحدب (العبقاتي) ان اخد تواقيع جملة من العلماء الذين يجهلون لغة (الاردو) بتفسيق المترجم. له، و هنا الف النقوي كتابه «حجج ومعاذير» و هو بريء مما رمي به والسبب كما ذكر، وكان

[1] الصحيح ١٣٥٠هـ

من نتائجها ان حدثت فتنة اخري سنة ١٣٩٥من جهال العوام فهجموا علي داره واحرقوا كتبه. ولم ينصفه بعض جهال الكتاب اذ رموه باختلال العقيدة ،وكان المترجم له والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمدعلي الاردبادي يسمون(الثالوث المقدس)وهم كذلك.

يروي بالاجازة عن السيد عبد الحسين شرف الدين والسيد هادي الخراساني والشيخ محمد علي الاردبادي والشيخ آغا بزرك الطهراني والسيد حسن الصدر والسيد آغا علي الشيرازي والشيخ محمد الطهراني والسيد محمد صادق بحرالعلوم والسيد سبط الحسين اللكهنوي ووالده السيد ابي الحسن النقوي والشيخ محمد باقر القائني. ويروي عنه بالاجازة استاذه بحر العلوم والسيد محمد رضا الجلالي.

طبع له :(اصول الدين اور قرآن اردو) و(اقالة العاثر في اقامة الشعائر)و(امام حكيم)في حياة السيد محسن الحكيم .اردو،و (الحجج والبينات فيما ظهر من المشاهد بالعراق من الكرامات) و (قاتلان حسين) اردو،و (النجعة في اثبات الرجعة)طبع في مجلة الرضوان و(البيت المعمور في عمارة القبور) و(تاريخ وفيات الشيعة)طبع في مجلة الهدي العمارية،و(تحريف القرآن)اودو،و(زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام) طبع في مجلة الرضوان، (شهيد انسانيت)في بيان سيرة

الحسين اردو،و(مولود كعبه)اردو، و(وجود الحجة) في اثبات وجوده، و (تذكرة الحفاظ من الشيعة) ١.٢ و(كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب، و (نقد الفرائد في اصول العقائد) وتحفة الآذان)و(المتعةفي الاسلام)و(ترجمةنهج البلاغة الي الاردوية) و (تفسير القرآن الكريم) ١٠.١ اردو ط ١٣٩٥ و (السبطان في موقفيهما).

المخطوطة: «رسالة في أحوال علماء الهند» ينقل عنها السيد محمد مهدي الاصفهاني في كتابه «احسن الوديعة» و «حجج ومعاذير» و «ارجوزة في سلسلة نسبه» و «ارشاد المبتئدين في آداب التعليم و التعلم» و «اقرب المجازات في اجازته للسيد محمد صادق بحرالعلوم» و «اوراق الذهب» في تتميم حياة السيد حسين النقوي، و «تاريخ مشاهير علماه الهند» و «تخميس العينية الحميرية» و «تذكرة السلف» في ترجمة جده دلدار علي النقوي، و «تواريخ الاعلام» و «ديوان شعره» و «الردود القرآنية علي الكتب المسيحية» و «اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب» و «رسالة في انتقاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر» و «روح الادب في شرح لامية العرب» و «السف الماضي علي عقائد الاباضي» و «الشعائر الحسينية في العراق» ترجمة، و «شنف النضير في مسألة

التصوير وحكمه» و «الظلل الظليلة في المكاتيب والمراسيل» و «العقود السنية» منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي، و «فرياد مسلمان» مجموعة مقالات اسلامية اردو، و «المطارحات العلمية» توفي في لكهنو ١شوال ودفن بها.[1]

اجازات علماء اعلام شیعہ

الف: اجازات روایت

خاتم المحدثین شیخ عباس قمی صاحب مفاتیح الجنان

و بعد فقد اجزت للاخ في الله الجليل النبيل العالم الفاضل الكامل المهذب الصفي و التقي النقي اللوذعي الالمعي سيدنا **الاجل السيد علي نقي** لا زال مؤيداً با التوفيقات الربانيه و ملحوظاً بالعنابات السبحانية ان يروي عني جمع ماصحت لي روايته و جازت لي اجازته بحق روايتي عن الشيخ الاجل خاتم الفقها و المحدثين العظام ثقة الاسلام ذي الفيض القدسي مولانا الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي نور الله تعالي مرقده

---

[1] معجم الشعراء من العصر الجاہلی حتی سنۃ ۲۰۰۲، ج ۴، ص ۶۴۔

آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاء

فانه ادام الله علاه وبلغه مناه ممن قضي دهره وافني عمره وتعزب عن اوطانه واحبابه وصرف ريعان شبابه وشمر عن ساعدالجد والاجتهاد وترك لزيذ الرقادفي تحصيل العلوم الدينيه وطلب المعارف اليقينه واكتساب الكمالات الذاتيه والعرضيه حتي فاز منها باوفرسهم وحاز منها اكبر نصيب وقسبم وقد سئلني ادام الله علاه وزاد في مراتي الفضل سموه اجازة ماتجوز لي روايته اقتداء ابما عليه سيرة العلماء الثقات وروما للدخول في زمره روات احاديث الائمة الهدات فاجزت له ادام الله فضله وكثرفي العلماء مثله ان يروي عني جميع...

آیت اللہ شیخ مرتضی کاشف الغطاء

انوار الزمن الاول الاوان منار الشرف النبوي والمجد العلوي فرع الدوحة والقرشية و غصن الازاكة الهاشمية **سيد نا السيد علي النقي النقوي الكهنوي** ... هذا وقد استجازني كما عليه السيرة الساريه مابين العلماء الاعلام والمشايخ العظام وفي توقيع الناصبة المقدسه ارجعوا الي رواة حديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله وفي المقبوله الراد عليهم راد علي اسه وهو علي حد الشرك بالله فأجزته دام مؤيد ابروح القدس ان يسند ويروي عني ...

آیت اللہ محمد بن حسن موسوی بوشہری

السيد السند والكهف المعتمد العالم الفاضل الكامل المدقق شمس فلك السياده وبدر افق السعاده حاوي مواتب التقي والايمان والعارج معارج العدل والاحسان التقي النقي والمهذب الصفي الموفق بتوفيق الملك العلي ولدنا العزيز السيد علي نقي متعه الله بالعيش الرغيد وايده بالفكر السديد نجل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن النقوي اللكهنوي ولما رايته اهلا لذلك لوصوله الي غاية ما هنا لك اجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته...

آیت اللہ مرزا محمد موسوی خونساری اصفہانی (ہوابن اخ مرزا محمد باقر خونساری صاحب روضات الجنات)

لما تشرفت بلقاء قرة عيني حضرة السيد السند الفاضل الممجد والعالم المؤيد الجامع بين حسب الفضل وكرم المحتد الباذ ل نفسه لاقتناء العلوم والقاصرهمته علي اكتساب المنطوق والمفهوم البارع في تحرير المنثور وانشاء المنظوم... جريدة الفضلاء الكرام ونتيجة اعاظم العلماء الاعلام فخرالفقهاء العظام صاحب الفطنة الوقاد ه والفكرة النقاده علامة العلماء الاعلام وركن الاسلام الورع التقي والمهذب الصفي سيدنا علي نقي نجل العلامة السيد ابي الحسن دامت بركاتهما آل العلامة الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي قدس

الله سره وبحظيرة القدس سره وقد وقفت علي جملة من مؤلفاته الجليله ومصنفاته الحميله فرأت ان مؤلفها مع حداثة سنه قد فاق الاقرانه والفحول وحصل المعقول والمنقول نسئل الله ان يرزقه العمر الطويل ويجعله خلفا من السلف الطاهرين ابائه رؤساء المسلمين وامناء الشرع المبين وحيث قد استجازمنا تاسيا بالسلف الكرام ودخولا في سلسلة مشايخنا العظام قد ست اسراهم رواية الاخبار عن معادن العلم والاثار فقد اجزئه روايته...

آیت اللہ علی اکبر نہاوندی

فان السيد السند والركن والعمد علم الاعلاء الاحكام ركن الاسلام **السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دامت بركاته** لماحازه من الفضل الجميع والشرف الرفيع واقشضه من شوارد العلوم الكمال والحلوم وحواه من الادب الجم والعلم الكثار حتي عاد كعلم في ذريته مشغوعا ذالك كله يملكات فاضله وقرائز كريمه علي ما فيه من عليه النبوي الفياح والق الحب العلوي الوضاح فهو سلمه الله تعالىٰ لهذاه العلم كلها والكثير الطيب من الضعا فيها مجار في ان يروي عني كتب اصحابنا..

آیت اللہ عبداللہ مامقانیؒ

جناب السيدالسند والمولي العتمد فخر العلماء والمحققين قدوة الفضلاء المدققين ثقة الاسلام والمسلمين **السيد علي نقي اللكهنوي** ادام الباري بقاۤءه وكثر في اهل العلم امثاله وحيث كان مقصده اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين وكان دام بقاه اهلا لذلك وصالحا للتبرك والتشرف لما هنا لك فيحق اجازتي من حضرة الشيخ الاعظم الوالد انار الله برهانه قد اجزت له ان ان يروي عني جميع ما صح لي روايته مما في المتن وغيره كمصنفاني وغيرها مشترطا عليه ما اشترط علي مشايخي رضوان ...

آیت اللہ شرف الدین موسوی

بسمه جل شانه وتقدست اسماؤه

هذا هو الثبت المسمي

ثبت الضعيف الموسوي في اجازة الشريف النقوي

كبتة خدمة الجناب العيلم العلم العلامة صفوة اهل الفضل وفخركل ذي عمامه سيدنا ومولانا **السيد علي النقي الموسوي النقوي الهندي اللكهنوي** شدالله اركانه و اعطاه يوم القيامه امانه

راجيا دعاءه في مظان الاجابة وانا اقل الخليقة بل لاشيء في الحقيقة علي... من آل ابي الحسن الموسوي العاملي وكان الفراغ من كتابة هذه نسخة يوم الخامس من شهر رمضان المبارك من السنة التاسعة والاربعين بعد ألف والثلاثماة هجريه علي صاحبها وآله افضل الصلاةواتم السلام وازلي التحية...

آیت اللہ اسد اللہ زنجانی

قرة العيون السيد الحبيب المولي المجتهد بن الفاضل الكامل المروج الشريعة المطهرة لاقتداء بابائه واجداده **السيد علي نقي** بن الفقيه سيدابي الحسن ابن سيد محمد ابراهيم بن السيد محمد تقي صاحب التفسير ابن العالم العلم وبحر العلم والخضم السيد حسين بن العلامة المجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي صاحب عماد الاسلم والتاليفات المشهورة من تلامذة آية الله بحر العلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرار هم فاستجاز عني سلمه الله فاجزته ان يروي عني جميع مايصح لي روايته...

آیت اللہ آقای بزرگ تہرانی

علم الاعلام و حامي حوزة الاسلام العالم الفاضل العامل الباذل المتعوق علي سائر الأمران والابواب و هو في ريعان الشباب و قد

كشف عن حقيقتة المقال فيه كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب والمعرق. الاصيل في بيت السيادة و الشرف والعلم و الاجتهاد و من سالف الاعصار و الدهور بشهاز مناسب البيت المعمور في زيارة القبور و المفلق بفكره الصائب دقائق علوم الادب في كتابه روح الادب في شرح لامية العرب و المويق بسيفه الماضي و سنانه القاضي عقايد الاماضي السيد السند الجر المعتمد الزكي الرضي الوفي المرضي الالمعي اليلمعي الورع التقي النقي **سيدنا العلي النقي** بن علامة الزمن سيدنا ابي الحسن بن شمس العلماء السيد محمد ابراهيم بن ممتاز العلماء السيد محمد تقي بن سيد العلماء السيد حسين بن العلامة غفرانماب السيد دلدار علي بن السيد محمد معين النصير ابادي النقوي الكهنوي دامت بركات انفاسه و اقلامه و طالت ايام استفاداته و اعوام اعلامه فانه دامت بركاته مع اقتناته العلوم استكماله المفهوم المعلوم قد استجازني لي فانه بهذا الجاني فاستجزت الله عزوجل و اجوف له ادام الله توفيقه ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته و ساغت مني اجازته...

آیت اللہ سید محسن امین عاملی

العالم العلامة والبارع الفهامة ذوالذهن الوقاد والطبع النقاد وارث علوام اجداده الطاهرين والمدئب نفسه في مطالعة اخبارهم و احياء

آثارهم، والمحاماة عن حوزتهم الذب عن شريعتهم سيدنا السيد علي النقي بن حجة الاسلام الفقيه السيد ابي الحسن ابن حجة الاسلام السيد ابراهيم ابن العلامة العلم السيد محمد التقي، صاحب التفسير ابن العالم العلم و مجر العلم الخضم السيد حسين ابن العلامة المجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنووي صاحب عماد الاسلام والتاليف الشهيرة من تلامذة آية الله بحرالعلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فأجزت له أدام الله فضله و افضاله و اكثر في الفرقة الناجية امثاله ان يروي عني جميع موٴلفاتي و مصنفاتي ...

آیت اللہ خونساری

العالم النيقد و الفاضل الاوحد علم الاعلام مروج الاحكام ثقة الاسلام السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دام فضله و علاوه من اجازتي له رواية احاديث ... ان يكون كاحد من سلفه الصالح في الضبط و التثبت في النقل الاسناد و صيانته علم الحديث الذي هو اساس الدين و اصل الشريعة كما تهالك دون ذالك علماء الدين و سذتة الاسلام حتي بلغه السلف الخلف و تناقلته امناء الملة كابرا عن كابر في كل حبيل ينفون عنه تحريف الغالين و انتحال المبطلين فشكر الله سعيهم و اخبر لمثوبتهم و اذ كان سلمه الله تعلاي لا يفتؤ مقتفيا اثر اولائك الاعلام محتذيا مثلهم يطوي آناء ليله و اطراف نهاره في

خدمة الدين الحنيف و نشر اعلام الهدي فكان من للازم شد ازره و اظهار فضله علي ما هو عليه من العلم الجم و الحسب الوضاح الشرف الباذخ و الفضل الكچار فأجزت له ان يروي الاحاديث الشريفة و الكتب الامامية عني

آیت اللہ ہبۃ الدین شہرستانی

قد استجازني حضرة العالم الفاضل و المحقق الحرر الكامل صفوة الاماثل من ليس له في ميادين الفضائل منا ضل شمس سماء الشرف و بدر فلك العلم و عماد فلك الهدي الحسيب النسيب والجهيذ الاديب الفاءز من قداح الفضل بالمعلي و الرقيب سيد العلماء الاعلام و زبدة عمد الاسلام السيد علينقي بن ابي الحسن بن ابراهيم الحسيني سليل علامة الهند المعظم مولانا السيد دلدار علي قدس الله روحه و نور ضريحه لكي يعزز دام علاه رابطته النسبي برابطة اديبه مع الائمه من ابائه الكرام عليهم السلام فيروي عني ماصحت روايته و اتضحت لدي درايتة من مرويات اشياخ العصابه و مولافاتهم المستطابه ولا سيما الكتب الاربعه التي عليها المدار في مختلف الاعصار اعني الكافي

آیت اللہ مرزا ہادی خراسانی

في كل معال و مقام لكفي المرطاب سره و صفي فلهذا رغب حصره السيد الباري الورع المعتمد فخر الخلف لخير السلف المسمي الي اسبق شرف نتيجه العماء العظام و نخبة الفضلاء الفخام نادرة الدهر و علامة العصر صاحب التصانيف و التاليف الصفي التقي السيد علي نقي النجل الاجل السيد الافضل الامحل الاكمل مرجع الانام و باب الحكام نائب الامام عليه افضل السلام المولوي السيد ابو الحسن النقوي اللكنوي دامت بركاتهما و استجارز من هذا العبد الضعيف فاستخرت الله تعالي و اجزت له ان مروي علي كلما اصحت لي روايته و اتصحت لدي در استة من الاخبار و الابار المروٰه عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم ما داام الليل و النهار

آیت اللہ نجم الحسن نجم الملت

سجية العلماء البارعين ، الولد الاعزّ الممتجد المبتجل و المهذب الغر المحجل البالغ من الشرف و الكمال الي سّماك الاعزل ربيع الفضل

و زهره و سماء النبل و بدر اصل فخار و فرعه و ضوء السودد و لمعه عمدة الفضلاء زبدة الدباء نخبة الاماثل ممتاز الافاضل التقي، السيد علي نقي جعله الله من ادلة الرشاد و ابلگه الي اعلي مدراج

الاجتهاد ابن السيد الهمام و الباري العلام، العالم الموتمن ممتاز العلماء مولانا السيد ابو الحسن من اهل بيت تغلغل صيتهم في الاغوار والانجاد وشاع حديث كما لهم في البصار والبلاد و اشرقت ارض الهند بشوارق افاداتهم و تلالات ها تيك الارجاء بلوا مع افاضاتهم و انه سلمه الله قد برع في العلوم العقلية و النقلية و اتقن ما اخذ من المسائل الاصولية و الفرعية و قد قرا علي ايضا برهة من الزمان قراءه فهم و اتقان و قد اتصف من محاسن الفضائل و مكارم الخصائل و قوة القريحة و جودة الطبيعة و استقامة سليقة التاليف و لطف عنوان التصنيف بما قربه ناظري و سر به خاطي فهو بهذه الخضائل الجميلة من بين امثاله ممتاز و هو اهل لان يجاز واستجازته

آیت اللہ فداء حسین ہندی

استجاز مني السيد الفاضل البارع الذي هو من حياض العلم والكمال خير كارع ويوم النزال لابطال الضلال بطل دارع مولانا العلامة التقي التعلامة النقي سمي العاشر من حجج الله رب العزة عليه السلام الله التام الكامل الوفي **السيد علي نقي النقوي** حرسه الله عن شر كل غوتي وستقي وحباه الله فضلا وكمالا وسقاه من عين العلم بباب مدينة العلم عذبا زلا لا ولست اجدني اهلا للاستجازة فكيف اكون اهلا للاجازة لكني دعاني وحثني علي اسعاف هذا

المقترح الجميل من هذا السيد الجليل ان الدخول في سلسلة الاسناد شرف عظيم يحكم به العقل...

ب:اجازات اجتهاد

آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاء

اهل العلم والايمان ان جناب العالم العلم و العليم الخضم و الطود الاشم العلامة الفقيه والحبر النبيه البارع لمعقول والمنقول السيد الشريف التقي **السيد علي نقي النقوي الكهنوي دامت بركاته** ممن خاض لجي عبابها ودخل اليها من ابوابها وميز بين قشورها ولبابها حتي فاق الاقران وحاز قصيب البرهان بحمد الله من اهل الملكات القدسيه و**الاجتهاد** في الامور الشرعيه وممن لايجوز له ان يقول علي غيره الدينيه وممن يجب تنفيذ مايصدر منه من الاحكام في الحلال والحرام وقد اختبرناه ايده الله في محا ومسائل كثيره ووقفنا علي مولفاته ومصنفاته ومنظوماته ومنثوراته واطلعنا علي مناهجه ..في الاشتغال والتحصيل والجت والتدريس واحطنا بشؤنه جزا وقرء سنا صحف اعماله سطر أسطراً طويل الباع واسع الاطلاع لايساجل ويطاول ولاسيما في العلوم العرسه والفنون فان له اليد الطولي فيها والقدح المعلي في الفاظها ومعانيها وناهيك بتفوقه في النظم والنثر واللغه فكم له من نظم كالدر النظيم ومن كلمات ذهبيه تفوق

الكواكب الدريه وقد منحه باريه من فصاحته اللسان وحسن البيان مااصح به وحيدا في التدريس والتلقين والتفهيم والبيان عارفا بطرقه الصالحه بصيراً بكيفياته الناحجه لا ينفصل التلميذ عن تدريس الاوقد زال الشك والابهام وانكشفت عنه حجب الشبه والاوهام فنستل الله تعالي ان يكثر امثاله علي طلبت العلوم ظلاله وقد اجزناه ايده الله وسدده ان يروي عنا جميع مصنفات...

محمد حسین طہرانی

فان حضره العالم الفقيه العامل والورع الثقة الفاضل علم الدين الظاهر ومنار الشرع الزاهر ركن الاسلام ومروج الاحكام السيد علي نقي نجل حجة الاسلام وملاذا الانام السيد ابو الحسن من سلالة العلامة الشهير والمجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي ادام الله فضله ونصربه دينه ممن بذل اقصي جهده واتعب كريم نفسه وركب ظهور الر واحل وطوي المراحل الي النجف الاشرف علي مشرفه الاف التحف فبقي فيه مدة من الزمان مديدة مكتبا علي تحصيل الفقه والاصول واقتناء احكام اٰل الرسول حتي صعد الذروة العليا ونال العناية القصوي ورايت بعض مارشح .من قلمه الشريف فقربه ناظري وارتاح له خاطري وتحقق عند ي انه فائز بدرجة الاستنباط والاجتهاد حائز للملكة والاقتدار وقوة رد

الفروع الي الاصول واستخراج المعقول من المنقول فله الاخذ بما ادي اليه نظره الشريف في الاحكام الشرعيه وترك طريقه التقليد فيما يستنبط من المسائل الدينيه واوصيه بالتقوي ونهي النفس عن الهوي والتجنب عن حطام الدنيا...

محمد حسین اصفہانی

فان السيد السند والمولي المعتمد صفوة العظام ونخبة الفقهاء الاعلام وملاذا الاسلام والمؤيدبتأييد الله القوي **سيدناالسيد علي نقي النقوي دامت تاييدانه** افاداته قد حضر شطرا وافيتا من الزمان علي غير واحد فرالاعبان لتحقيق القواعد الاصولية وتنقيح المباني

الفقهيته مستادبابا الاداب الدينيه متخلقا بالاخلاق الالهية حتي فاز بالمراد وحاذ **مرتبة الاجتهاد** فله دام علاه العمل بما يستنبطه من الاحكام من مداركها فانه خبير بمسالكها واو صبه دامت مماليه بمراقبة الاحتياط فانه طريق النجاة وسبيل الاصابة وان لاينساني من الدعاء في مظان الاجابة وقد اجزته...

آیت اللہ علی ایروانی

جناب العالم العاطر والمهذب التقي المكالم فخر الاسلام وذخر الانام وسليل الاعلام **الاغا مير سيد علي نقي** سبط العلامة الساكن

في دار السرور السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي دام توفيقه ثم بعد الاختيارات المنامة المتاكدة والمباحثات العلمية في مجالس عديده اخرها يوم الخميس الثالث وعشرين من شهر جمادي الثانية سنه ألف وثلثماة وتسع واربعين في دار نا الواقعة في ارض الغري اتضح عندي انه صاحب ملكة واقتدار وله اهليةاستنباط اوقوة رد الفرع الي الاصل فهو مجتهد مجازفي الاخذبما ادي اليه نظره الشريف وترك طريقة التقليد لازال موفقا لمافوق ذلك ومصباحا مضيئا في اهل هذاالبيت الرفيع البنيان والسلام عليه علي كافة الاخرات ورحمة الله بركاته

قال السيد علي الايرواني النجفي.

آیت اللہ سید سبط حسن

ولدنا الاعز الروحاني والعالم الرباني الحبر الفقيه المسدد والمجتهد النحر يرالمؤيد

سيد العلماء السيد علي نقي ابن ولدنا الاجل الاكمل عمدة العلماء المحققين وزبدة الفقهاء المجتهدين السيد ابو الحسن النقوي اطال الله بقآء هما فانه سلمه الله مع ماوتي من صلاح الذات وسلامة الفطرة وحسن السيرة وصدق الطوية لم يزل مكبا علي تحصيل العلوم الدينية والمعارف اليقينية في الهند ثم النجف الاشرف

لدي العلماء المحققين واساطين الدين حتي بلغ الذروة السامية والدرجة القاصية الاوهي **درجة الاجتهاد التي بها حرم التقليدعليه** وساغ العمل بفتواه ...

آیت اللہ ابوالحسن (والد سید العلماء صاحب)

العالم الكامل والمجتهد العامل مهجة قلبي وثمرة فؤادي نور عيني وفلذة كبدي ولدي السيد علي النقي سلمه الله وابقاه وحفظه وحماه فانه بعد مافرغ من تحصيل العلوم في وطنه ومحل اهله وسكنه عطف عنان عزمه الي النجف الاشرف علي مشرفه الاف والتحف فلما تشرف بتلك الساحة طوي كشحه عن الراحة حتي فاز بما فاز وخازما خاز واستجازمني اجازة وافية فكتبت له اجازة مفصلة مبسوطة في ذي الحجة من السنة السابقة وارسلتها اليه لكني لم انص فيها باهليته للاجتهاد دوان امكن الاستدلال بها عليها بنوع ...

آیت اللہ سید ابراہیم الحسینی الشیرازی معروف بہ میرزا آقا

لطلب العلم والفقاهة فيفوز بشرف الفضل والنباهه حتي يصبح من ورثة الانبياء وحملة ودائع الرسل والاصفياء وممن قد طلب هذه الغايه الشريفه واتعب فيها نفسه المنيفه حتي صعد عليها بقدم راسخ و جنان ثابت البارع النبيه والعالم الفقيه صاحب الملكة السامية و

القريحة الصحيحة النامية **فخر المجتهدين** و **ثقة الاسلام** و **المسلمين اليسد علينقي ابن** علم الاعلام حجة الاسلام السيد ابو الحسن اٰل العلامة الشهير و المجتهد الكبير اليسد دلدار علي صاحب عماد الاسلام و غيره من الكتب الممتعة انه كثر الله امثاله ممن ارتوي من فيض العلم با قرب الموارد و قنص من فنون الفضل الشارد و الوارد و تجول في المعقول و المنقول واتقن الفقه مع الاصول اجتني الثمار اليانعة من حديقة العلم الزاحره بالنجف الاشرف علي مشرفه الاف التحف سنين عديدة و مدة مديدة حتي فاذ بما هوية غالماموال ونهاٰية المسول و صعد ذروة **الاجتهاد** مشفوعة بالصلاح و السداد ضليعا برد الفروع الي الاصول و تطبيق الديل علي المدلول فساغ له عمل بما يستنبطه من الاحكام علي الطريقة المعروفة لدي العلماء الاعلام و حرم عليه التقليد فيما ادي لايه نظره في الاستنباط و وقف عليه من سوي الصراط و قد اجرزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته من احاديث اٰل العصمة عن شيخي العماد الاعظم السناد الاقوم آية الله المولي محمد كاظم الهروي الخراساني قدة باسناده المعروف المعهود المنتهي الي آئمه المعصومين سلام الله عليهم اجمعين

آیت اللہ ابوالحسن مشکینی

حضرة العالم العامل المهذب الباري ملاذ الانام مروج الاحكام **فخر المجتهد ين العظام السيد علي نقي** بن العلامة الفقيه المؤتمن السيد ابي الحسن آل المرحوم المبرور الامام الموسس السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي فانه دام فضله و تأيده ممن بذل جهده و جدّ و اجتهد ااتعب نفسه الشريفة في تحصيل العلوم الدينية اكتساب المعارف الشرعية كثيراً من الزمان و حضر عند الاساطين العظام ولدي الاحقر شطراً من الآوان حتي اصبح بحمد الله و منه من العلماء الاعلام و المجتهدين الفخام و **بلغ مرتبة الاجتهاد** فله العمل بما استنبط من الاحكام علي النهج لمالوف بين الآعلام ويحرم عليه التقليد فيما اجتهد و اجزت له ان يروي عنّي ما صحت لي روايتة عن مشايخي....

آیت اللہ نائینی

فان جناب العالم العامل و الفاضل الكامل عماد العلماء الاتقياء اء و سناد الافاضل الاذكياء صاحب التالفيات الانيفة و التحقيقات الوثيقة التقي الزكي السيد علي النقي ادام الله تعالي تأيده نجل العالم الجليل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن اللكهنوي ادام الله تعلاي افضاله ممن بذل جهده في تحصيل العلوم الشرعٰية و المعارف الالهية

و مستمد امن الجهابذة الاساطين و حضر الجاثي حضور تفهم و تحقيق وتعمق و تدقيق حتي **بلغ رتبة سامية من الاجتهاد** و مقرو نه بالصلاح و الرشاد و فله العمل بما يستنطه من الاحكام علي النهج المتعارف بين المجتهدين العظام و اجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحاب الامامية باسرها و ماروووه

آیت اللہ محمد کاظم

فيه بالمعلي والرقيب عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقهاء الكرام مروج الاحكام ثقة الاسلام المهذب الباري الصفي السيد علي نقي النقوي دام فضله ابن العلامة الفقيه الموتمن السيد ابو الحسن من سلالة المرحوم المبرور العلامة الشهير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي طاب ثره و مسل الجنة مثواه فانه دام تاييده قد كد وجد واتعب نفسه واجتهد في تحصيل علوم الدين و معارف الشرع المبين و لبچ في النجف الاشرف برهة من المزان مكباً علي التحصيل ناهجاً فيه علي السبيل حتي وصل الغاية و بلغ النهاية فاصبح بعون الله و توفيقه من العلماء الاعلام المجتهدين و **فاز برتبة الاجتهاد** و الاستنباط فله العمل بما استنطه من الاحكام عن ادلتها المعروفة الطرق المضبوطة المالوفة و يحرم عليه التقليد فيا استقر له فيه

الاجتهاد استنباط والله الهادي الي سواء الصراط و اجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته.

فہرست کتب علامہ سید علی نقی نقن اعلی اللہ مقامہ

(الف)

۱. اصول دین اور قرآن
۲. اسلام کا پیغام پس افتادہ اقوام کے نام
۳. امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن
۴. اسلام دین عمل ہے
۵. اسلامی کلچر کیا ہے؟
۶. اسلام اور انسانیت
۷. اسلام کی حکیمانہ زندگی
۸. اسلامی عقائد
۹. اصول اور ارکان دین
۱۰. الدین القیم
۱۱. اسوہ حسینیؑ
۱۲. امام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت
۱۳. اسیری اہل حرم
۱۴. اثبات پردہ
۱۵. اشک ماتم
۱۶. اتحاد بین المسلمین (درمندوں کی آوازیں)
۱۷. ابو الائمہ کے تعلیمات
۱۸. اگر واقعہ کربلا نہ ہوتا
۱۹. استقامت علی الحق کا معیاری نمونہ
۲۰. التوائے حج پر شرعی نقطہ نظر سے بحث
۲۱. اسلام کی فکر حاضر میں موزونیت
۲۲. امام رضاؑ
۲۳. امام منتظرؑ
۲۴. امامت
۲۵. المتحف العربی (عربی)
۲۶. الحجج والبینات (عربی)
۲۷. الراحل العظیم (عربی)
۲۸. النجعۃ فی اثبات الرجعہ (عربی)
۲۹. المتحف العربی من الادب العصری (عربی)

۳۰. آیۃ اللہ النائینی وموقفہ العلمی بین الطائفہ (عربی)
۳۱. البیت المعمور فی عمارۃ القبور (عربی)
۳۲. الکلام علی الفقہ الرضوی (عربی)
۳۳. اقالۃ العاثر فی اقالۃ الشعائر (عربی)
۳۴. الرد القرآنیہ علی الکتاب المسیحیۃ (عربی)
۳۵. السبطان فی موقفھما (عربی)
۳۶. السیف الماضی عن عقائد الاباضی (عربی) (فھرست بحر العلوم ص۶۸)
۳۷. انصار حسینؑ

(ب)

۳۸. بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ
۳۹. بین الاقوامی شہید اعظم

(پ)

۴۰. پانچویں امامؑ
۴۱. پیغام حسینؑ بعالم انسانیت (فارسی)

(ت)

۴۲. توحید
۴۳. تقیہ
۴۴. تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ
۴۵. تدوین حدیث
۴۶. تحقیق اذان
۴۷. تحفۃ العوام مطابق فتوائے سید العلماء
۴۸. تراجم قرآن پاک بزبان اردو (سولہ حصے)
۴۹. ترجمہ سید علی نقی بقلمہ (ھماں ص۱۱۷و۳۹۳)
۵۰. تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)
۵۱. تاجدار کعبہ
۵۲. تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت
۵۳. تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)
۵۴. تعزیہ داری کی مخالفت کا اصل راز
۵۵. تحریف قرآن کی حقیقت
۵۶. تجارت اور اسلام
۵۷. تفسیر قرآن (سات جلدوں میں)
۵۸. تفسیر قرآن (عربی)
۵۹. تقریرات بحث آیۃ اللہ نائینی فی الاصول
۶۰. تلخیص عماد الاسلام (عربی)

(ث)

۶۱. ثنائے پروردگار (از کلام امیر المومنینؑ)

(ج)

۶۲. جبر واختیار
۶۳. جہاد
۶۴. جناب رضوان مآب
۶۵. جناب جنت مآب
۶۶. جناب غفران مآب
۶۷. جواب رسالۃ الی صاحب ھذہ المجموعۃ من صدیقہ العلامۃ الحجۃ السید علی نقی النقوی اللکھنوی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)
۶۸. جہاد مختار

(ح)

۶۹. حیات قومی
۷۰. حقیقت صبر
۷۱. حجج وبینات
۷۲. حسن مجتبیٰؑ
۷۳. حسن عسکریؑ
۷۴. حج
۷۵. حجج ومعاذیر (عربی واردو)
۷۶. حاشیۃ الکفایہ فی مباحث الفاظ للعلامۃ المیرزاابوالحسن المشکینی (عربی)
۷۷. حول کتاب اعیان الشیعہ (عربی)
۷۸. حواشی علی الرسائل (عربی)
۷۹. حواشی علی المکاسب (عربی)
۸۰. حدیث حوض
۸۱. حیات جاوداں
۸۲. حسینؑ اور قرآن
۸۳. حسینؑ اور اسلام
۸۴. حضرت علیؑ کی شخصیت واعتقاد کی منزل میں
۸۵. حسینؑ حسینؑ ایک تعارف
۸۶. حسینؑ اور ان کا پیغام
۸۷. حسینی اقدام کا پہلا قدم
۸۸. حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام

(خ)

۸۹. خداپرستی اور مادیت کی جنگ
۹۰. ختم نبوت
۹۱. خمس
۹۲. خدا کا ثبوت
۹۳. خدااور مذہب
۹۴. خدا کی معرفت
۹۵. خلافت اور امامت (چھ حصے)
۹۶. خطبات کربلا
۹۷. خلافت یزید کے متعلق آزاد رائیں

(د)

۹۸. دو اسلام پر ایک نظر

۹۹. دسویں امامؑ

۱۰۰. دنیا آخرت کی کھیتی ہے

۱۰۱. دیں پناہ است حسینؑ

(ذ)

۱۰۲. ذات و صفات

۱۰۳. ذاکری کی کتاب (چار حصے)

۱۰۴. ذوالجناح

(ر)

۱۰۵. رہنمائے ذاکری (چار حصے)

۱۰۶. رسول خدا

۱۰۷. رسول کا مرتبہ فصاحت اور کلام رسول کی خاص انفرادیت

۱۰۸. رد وہابیت

۱۰۹. رہبر کامل

۱۱۰. رہنمایان اسلام

۱۱۱. روزہ

۱۱۲. رسالۃ ابی عبداللہ الحسینؑ (عربی)

۱۱۳. روح الادب شرح الامامیۃ العرب (عربی)

۱۱۴. رسالۃ من ابن حسن نجفی (مکتبۃ بحر العلوم ۱۹۹)

۱۱۵. رسالۃ الی السید محمد صادق بحر العلوم (للسید محمد تقی بحر العلوم) (مکتبۃ بحر العلوم ۱۹۹)

۱۱۶. عدۃ رسائل للسید محمد صادق بحر العلوم وفیھا تواریخ لوفاۃ شیخھم الطھرانی (مکتبۃ بحر العلوم ۱۹۹)

۱۱۷. رسالۃ فی الاجتہاد والتقلید (عربی)

۱۱۸. رسالۃ المولف سید علی نقی ۲۷ ذی القعدہ (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۳)

۱۱۹. رسالۃ السید علی نقی للشیخ الاوردبادی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۳)

۱۲۰. رسالۃ السید علی نقی الی الشیخ الاوردبادی (۱۱) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۵)

۱۲۱. رسالۃ السید علی نقی النقوی (۲۲) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۶)

۱۲۲. رسالہ شریفہ فی تراجم مشاھیر علماء الھند (ایضاً؛ ص ۱۱۵ و ۳۹۲)

۱۲۳. رسالۃ فی نیت الصوم (عربی)

(ز)

۱۲۴. زندگی کا حکیمانہ تصور

۱۲۵. زکوۃ
۱۲۶. زندہ جاوید کا ماتم
۱۲۷. زندہ سوالات
۱۲۸. زبدۃ الکلام او تلخص عماد الاسلام (عربی)

(س)

۱۲۹. سید سجادؑ
۱۳۰. سفر نامہ عراق
۱۳۱. سید عالم سلام اللہ علیہا
۱۳۲. سر ابراہیمؑ و اسماعیلؑ
۱۳۳. ۱۲۳۔ سرور شہیداں
۱۳۴. سفر نامہ حج
۱۳۵. سجدہ گاہ
۱۳۶. سامان عزا
۱۳۷. السید علی نقی النقوی الکھنوی نثرا (مکتبۃ بحر العلوم ۲۴۲)
۱۳۸. السید علی نقی النقوی الکھنوی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۴۸)

(ش)

۱۳۹. شہادت کبری (تبصرہ)
۱۴۰. شادی خانہ آبادی
۱۴۱. شہید انسانیت
۱۴۲. شیعیت کا تعارف
۱۴۳. شہید کربلا
۱۴۴. شجاعت کے مثالی کارنامے
۱۴۵. شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
۱۴۶. شہید کربلا کا سال بہ سال ماتم
۱۴۷. شہادت زار کربلا
۱۴۸. شھادۃ بحق السید النقوی من الشیخ راضی آل یاسین (۲۴) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۶)
۱۴۹. شب شہادت
۱۵۰. شہدائے کربلا (تین حصے)
۱۵۱. شہادت حسینؑ کے اسباب
۱۵۲. شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات
۱۵۳. شہید کربلا کی کی یادگار کا آزاد ہندوستان سے مطالبہ

(ص)

۱۵۴. صنائع کردگار
۱۵۵. صلح اور جنگ (عقل و فطرت کی روشنی میں)
۱۵۶. صحیفہ سجادیہ کی عظمت
۱۵۷. صادق آل محمدؐ

(ع)

۱۵۸. عبادت اور طریق عبادت

۱۵۹. عید غدیر

۱۶۰. عظمت حسینؑ

۱۶۱. عالمی مشکلات کا حل

۱۶۲. عدل

۱۶۳. عزائے مظلوم

۱۶۴. عزائے حسینؑ کی اہمیت

۱۶۵. عدم تشدد اور اسلام

۱۶۶. عزائے حسینؑ پر تاریخی تبصرہ

۱۶۷. العقود الذھبیہ فی السلسلۃ النسبیہ (عربی اشعار) (حمایں ص۱۱۷)

(ف)

۱۶۸. فلسفہ گریہ

۱۶۹. فریاد مسلمانان عالم

۱۷۰. فتاوائے سید العلماء (یہ ضخیم کتاب سعودی کسٹم پر ضبط ہو گئی)

(ق)

۱۷۱. قرآن مجید کے انداز گفتگو میں معیار تہذیب و رواداری

۱۷۲. قتیل العبرۃ

۱۷۳. قرآن اور نظام حکومت

۱۷۴. قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

۱۷۵. قانون وراثت

۱۷۶. قاتلان حسینؑ کا مذہب

(ک)

۱۷۷. کتاب شہید اعظم پر تبصرہ

۱۷۸. کتاب صدیقنا العلامۃ السید علی نقی النقوی اللکھنوی الذی کتبہ لنا من الھند یعزینا فیہ بوفاۃ ابن عمنا المرحوم السید علی وصدیقنا المیرزا محمد علی الاوردبادی وکانت وفاتھما متقاربۃ فی سنۃ ۱۳۸۰(۳۹) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۲)

۱۷۹. کتاب مسئلہ حیات النبی

۱۸۰. کتاب نبوت

۱۸۱. کربلا کی یادگار پیاس

۱۸۲. الکراس الثالث (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۰)

۱۸۳. کربلا کا تاریخی واقعہ یا طولانی

۱۸۴. کشف النقاب عن عقائد عبدالوہاب (عربی)

(گ)

۱۸۵. گیارہویں امامؑ

(ل)

۱۸۶. لارڈ رسل کے ملحدانہ خیالات کی رد

۱۸۷. لاتفسدوا فی الارض
۱۸۸. لمحات حول السفور والحجاب (عربی)

(م)

۱۸۹. مذہب شیعہ اور تبلیغ
۱۹۰. مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا کا ایک خاص پہلو)
۱۹۱. مقتل ابو مخنف کا تحقیقی جائزہ
۱۹۲. مباہلہ
۱۹۳. مقدمہ مختصر بر ائے ترجمہ وحواشی قرآن
۱۹۴. مقدمہ تفسیر قرآن
۱۹۵. محاربہ کربلا
۱۹۶. معرکہ کربلا
۱۹۷. موسی کاظمؑ
۱۹۸. معاد
۱۹۹. مسائل ودلائل
۲۰۰. مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)
۲۰۱. مقدمہ نہج البلاغہ
۲۰۲. مقالات سید العلماء (دو حصے)
۲۰۳. مسلم پرسنل لاء نا قابل تبدیل
۲۰۴. متعہ اور اسلام
۲۰۵. مذہب کی ضرورت
۲۰۶. مادیت کا عملی جائزہ
۲۰۷. مذہب اور عقل
۲۰۸. مذہب شیعہ ایک نظر میں
۲۰۹. مذہب باب وبہاء (دو جلدیں)
۲۱۰. معراج انسانیت
۲۱۱. مولود کعبہ
۲۱۲. مقصود کعبہ
۲۱۳. مطلوب کعبہ
۲۱۴. مجسمہ انسانیت
۲۱۵. مجاہدہ کربلا
۲۱۶. مظلوم کربلا
۲۱۷. مقصد حسینؑ
۲۱۸. مسلمانوں کی نقلی اکثریت
۲۱۹. مقدمہ تفسیر القرآن (عربی)
۲۲۰. متجمع التبشیر (عربی)
۲۲۱. مشقت النذیر فی المسئلۃ التصویر (عربی)
۲۲۲. مسئلۃ فی الخیر والشر (عربی)

(ن)

۲۲۳. نہج البلاغہ کا استناد
۲۲۴. نوروز وغدیر
۲۲۵. نماز
۲۲۶. نظام ازدواج

۲۲۷. نظام زندگی (چار حصے)
۲۲۸. نظام تمدن اور اسلام
۲۲۹. نظرات بحاثہ فی الاخبار الثلاثہ (فہرست مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحر العلوم ص۱۰۸)
۲۳۰. نویں امامؑ
۲۳۱. نفس مطمئنہ
۲۳۲. نجف ام طف
۲۳۳. نقد الفرائد

(و)

۲۳۴. وجیزۃ الاحکام (عملیہ)
۲۳۵. وعدہ جنت
۲۳۶. الوضاعون للاحادیث فی مذمۃ علی علیہ السلام و من کان منحرفا عنہ ومبغضا (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)
۲۳۷. واقعہ وفات رسول
۲۳۸. وجود حجت

(ہ)

۲۳۹. ہمارے رسوم و قیود
۲۴۰. ہلاکت و شہادت

(ی)

۲۴۱. یاد اور یادگار
۲۴۲. یزید اور جنگ قسطنطنیہ

فہرست منابع حالات سید العلماءؒ

سید العلماء آیہ اللہ سید علی نقی نقن صاحب مرحوم کی حالات زندگی کے حوالہ سے بعض منابع کے نام۔ ویسے تو سید العلماء اور آپکی تالیفات کے حوالہ سے سیکڑون کتب، رسائل اور مجلات میں ذکر موجود ھے، مگر ہم یہاں پر ایک دو منابع کے علاوہ فقط ان منابع و مصادر کا نام لکھ رہے ہیں جنہیں بندہ حقیر نے خود مشاہدہ کیا ہے ورنہ استقراء تام کے حوالہ سے تو۔

سفینہ چاہے اس بحر بیکران کے لیے۔

اعلام الشیعہ: ج۲ ص۱۰۲۷

اعیان الشیعۃ ج ۶ ص ۴۲۵

برصغیر کی امامیہ اردو مطبوعات (ہر دو جلد میں متعدد مقامات پر)

تالیفات شیعہ در شبہ قارہ (۱۲۰ سے زیادہ مقامات پر)

تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار) صفحۃ ۱۵۹ الی ۵۹۲۔

خورشید خاور ص ۲۶۳۔۲۶۸

الذریعۃ (اعلام الذریعہ کی تحقیق کے مطابق الذریعہ کی تمام مجلدات اتا ۲۵ میں سید العلماء کا ذکر موجود ھے بعنوان مثال) ۲۶۳، ۱۹۶/۲، ۲۷۰ وج ۳ /۱۸۵، ۲۹۴، ۳۹۴ وج ۶/ ۲۶۳ وج ۱۱/ ۲۶۱ وج ۱۲/ ۳۱، ۲۸۸ وج ۱۶/ ۴۷ اوج ۱۷/ ۳ وج ۱۸/ ۶۵ وج ۲۲/ ۲۷۷ وج ۲۴/ ۶۸ وج ۲۵/ ۳۷۔

رسالہ پیام اسلام سید العلماء نمبر (مؤرخہ مئی ۱۹۸۹)

سبائک التبر ص ۵۱۵

شعراء الغری ج ۶/ ۴۳۵۔

الغدیر ۲/ ۲۲۵ وج ۳/ ۳۷ وج ۶ /۳۳ وج ۷/ ۴۰۵۔

فہرس التراث ج ۲ ص ۶۲۷

فہرس مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحر العلوم

(متعدد مقامات ص ۶۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۴۲، ۲۴۸، ۲۸۲، ۲۸۹، ۳۵۲، ۳۵۴۔)

کتابھای عربی چاپی/۷۸، ۳۰۳، ۷۴۳، ۹۶۵۔

مجلّہ خاندان اجتھاد (متعدد شمارے خصوصاً ش۵۔۶۔۱۰۔۱۱۔۱۲)

المسلسلات فی الاجازات) صفحہ ۴۴۴

مصادر الدراسۃ/۸۵۔

مصفی المقال فی مصنفی علم الرجال ص ۳۴۲

المطبوعات النجفیۃ/۸۸۔

معجم التراث الکلامیہ ج۴ص ۵۱۲

معجم رجال الفکر والادب فی النجف ص۱۳۰۰)

(معجم مؤرخی الشیعہ /الجزالاول ص ۶۴۲)

معجم المؤلفات الاسلامیہ فی الرد علی الفرقہ الوھابیہ ص۲۰۶و۳۷۹

المنتخب من اعلام الفکر والادب ص۳۴۹۔۳۵۱: ناشر مؤسسہ المواہب بیروت سال ۱۹۹۹۔۱۴۱۹ھ)

موسوعہ الامام سید عبدالحسین شرف الدین، ج۹ص، ۳۰۹۶، ۳۰۹۴، ۳۰۹۳، ۳۳۰۳، ۴۴۶۹، ۴۴۶۸، ۳۳۲۳

مؤلفین کتب: ج۱۴ص۶۰۱

میراث بہارستان ص۷۷۸: ناشر کتابخانہ مجلس شوری اسلامی تھران۔

نقباء البشر ۱/ ۳۴۔

وہ مستقل کام جو سید العلماء کی شخصیت کے حوالہ سے انجام پزیر ہوئے ہیں:

ا۔ سید العلماء اکیڈمی

اکیڈمی کے افراد نے اعلان کیا ہے کہ سید العلماء کے حوالہ سے مفصل کام شروع ہو چکا ہے خدا سے دعا ہے کہ یہ کام جلد از جلد انجام پذیر ہو اور اراکین اکیڈمی کو اس کام میں مؤفق فرمائے۔ آمین!

۲۔PHD سید العلماء کے حوالہ سے برادر رضوان ضمیر نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کی ہے، چند دن قبل محقق محترم نے اس کا دفاعیہ کیا ہے۔

۳۔(سید العلماء کی شخصیت اور انکی تفسیری آرا) کے عنوان سے حوزہ علمیہ قم میں برادر اقبال پایان نامہ تحریر فرمارہے ہیں۔

۴۔سید العلماء حیات اور کارنامے۔مؤلف: سید سلامت رضوی۔ناشر سید العلماء اکادمی۔

۵۔سید العلماء کی وفات پر بعض افرد نے خصوصی شمارے نکالے اور شعراء نے منظوم کلام پیش کیا۔

۶۔(معرفی شخصیت وآثار سید العلماء) کے عنوان سے حوزہ علمیہ قم میں برادر شاکر علی پاکستانی تحقیق انجام فرمارہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

ترتیب وپیکش: طاہر عباس اعوان

عکس کتب

آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

المحفل العربی
من
الأدب العصری

تألیف

العلامۃ البارع السید علی النقی النقوی الشہاد الہندی
نجل العلامۃ المحقق السید ہبۃ الدین الشہرستانی

(حقوق الطبع محفوظ للمؤلف)

طبعۃ فی مطبعۃ سرکار الدنیا فی لکھنؤ الہند

اثبات پردہ

ازافادات

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی دام ظلہ

(بسمہ تعالی شأنہ

﴿ ومن یعظم شعائر اللہ فأنہا من تقوی القلوب ﴾

(ہذہ الرسالۃ المسماۃ)

﴿ کشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوہاب ﴾

﴿ تألیف ﴾

(العلامۃ البارع السید علی النقی بن العلامۃ الفقیہ السید ابی)
(الحسن بن حجۃ الاسلام السید ہبۃ الدین العلامۃ العلم)
(السید محمد النقی صاحب التفسیر ابن العالم العلم وبحر العلم)
(الخضم السید حسین ابن العلامۃ المجتہد الکبیر السید)
(دلدار علی النقوی الکھنوری صاحب عماد)
(الاسلام والتألیفات الشہیرۃ من تلامذۃ آیۃ)
(اللہ بحر العلوم الطباطبائی النجفی قدس)
(اللہ اسرارہم)

﴿ طبع بالمطبعۃ (الحیدریۃ) فی النجف الاشرف ﴾

خدا کی معرفت

ازافادات

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

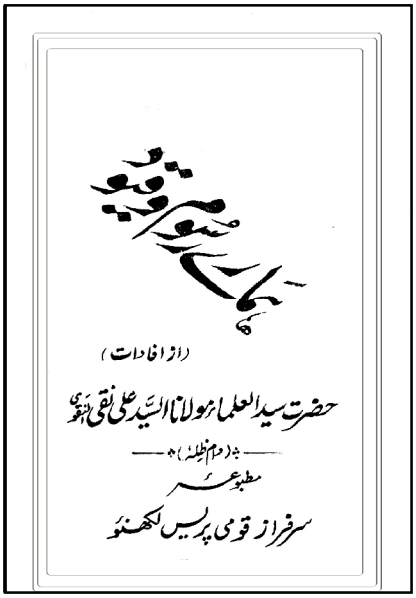
(از افادات)
حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی
مطبوعہ
سرفراز قومی پریس لکھنؤ

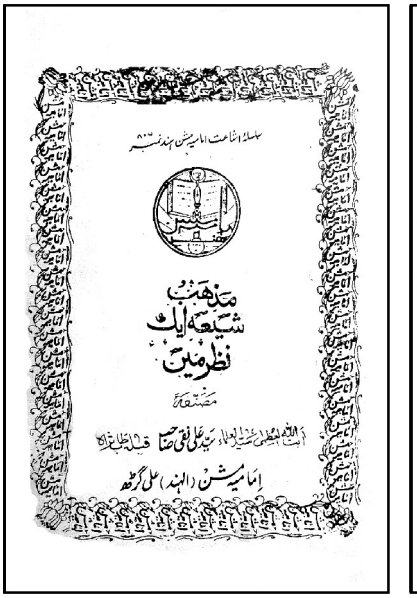
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن ہند نمبر
مذہب شیعہ ایک نظر میں
مصنفہ
امامیہ مشن (الہند) علی گڑھ

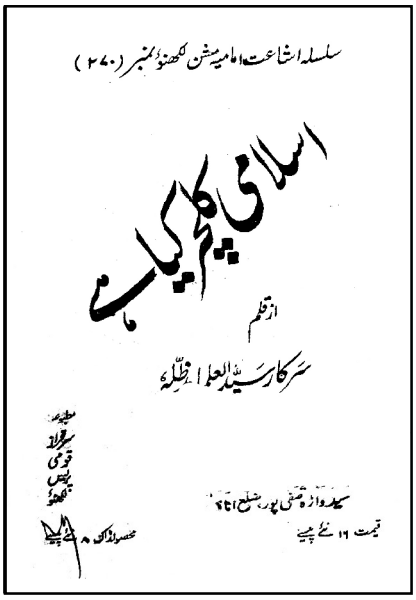
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر (۲۷۰)
اسلامی پردہ کیا ہے
از قلم
سرکار سید العلماء ظلہ
سید واڑہ محلی پور، شلع اناؤ
قیمت ۱۶ نئے پیسے

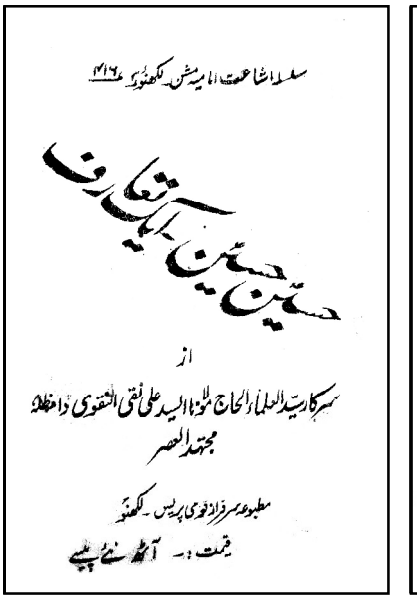
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۴۱۶
حسین حسین ایک تعارف
از
سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ
مجتہد العصر
مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ
قیمت :- آٹھ نئے پیسے

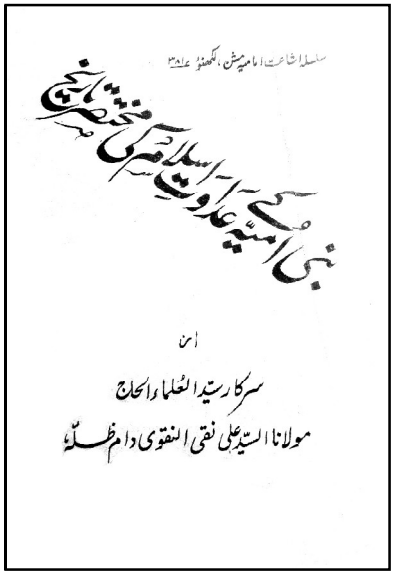
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ ۱۳۸۱ھ

نبی امیہ کے عداوت اسلام کی مختصر تاریخ

از

سرکار رئیس العلماء والحاج

مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

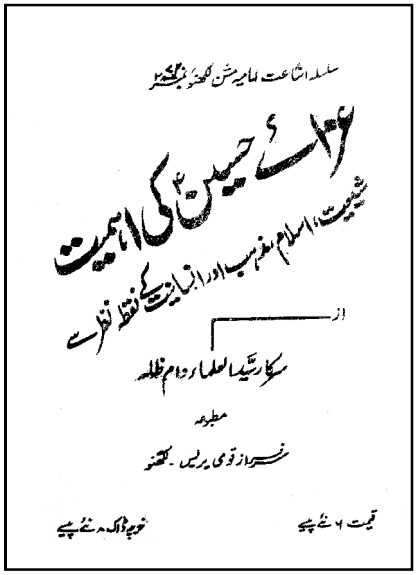
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲

امام حسینؑ کی اہمیت

شیعیت، اسلام مذہب اور انسانیت کے نقطۂ نظر سے

از

سرکار رئیس العلماء دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت ۶ نئے پیسے

خریدار ۵ نئے پیسے

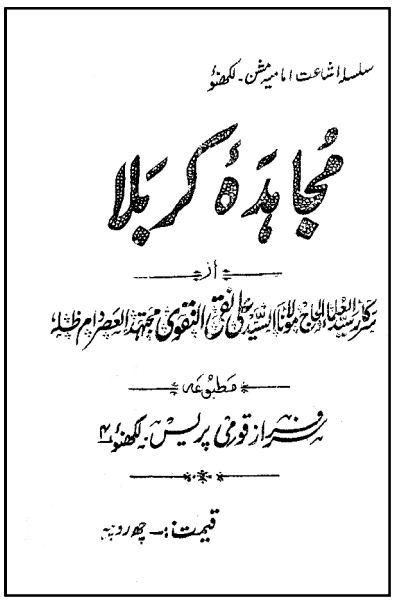
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ

مجاہدۂ کربلا

از

سرکار رئیس العلماء والحاج مولانا السید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ ۴

قیمت:- چھ روپیہ

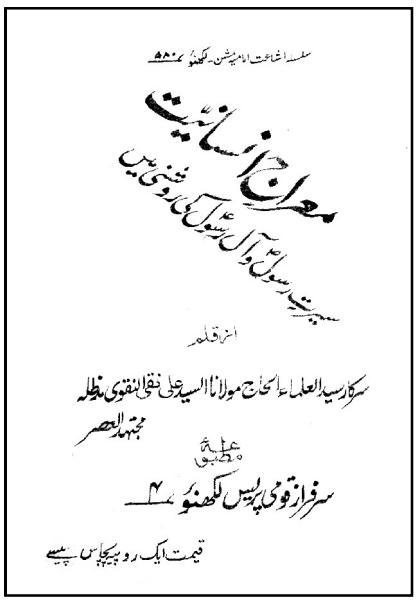
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۱۳۸۰ھ

معراج انسانیت

سیرت رسولؐ و آل رسولؐ کی روشنی میں

از قلم

سرکار رئیس العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مظلہ

مجتہد العصر

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۴

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

مقدمہ

تفسیر قرآن

مصنفہ

سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی النقوی دام ظلہ

امامیہ مشن لکھنؤ کا بادنواں تبلیغی رسالہ

لا تفسدوا فی الارض

از افادات

جناب سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ
مجتہد العصر مدظلہ العالی

مطبوعہ

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

نہج البلاغہ کا استناد

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ نشتر از قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۱۰۱

متعہ اور اسلام

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی اعزہم اللہ

مجتہد العصر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ نمبر ۲۰

رہنمایانِ اسلام

سرکار سید العلماء الحاج مولانا
السید علی نقی النقوی دام ظلہٗ

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
قیمت دو روپیہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ

قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

از قلم

سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہٗ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲۷

شہید پاک کے خاندان خصوصیات اور
فدکارانہ روایات

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہٗ

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
قیمت: ۸ر پیسے

ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

رسالة

﴿ اقالة العاثر ﴾

في

﴿ اقامة الشعائر ﴾

نظریات شریفة حول مواضیع رسالة التنزیه فی اعمال الشبیه السوریة للاسلامیة الثقة البارع السید علی نقی النقوی الالکهنوی دام فضله

طبعت علی نفقة بعض اهل الخیر من التجار زادهم الله ثروة

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

(طبع بالمطبعة ﴿ الحیدریة ﴾ فی النجف الأشرف)
(سنة ١٣٤٧ هجریة)

ایامیہ شن لکھنؤ کا اردو ترجمہ تاسینی رسالہ

شہید انسانیت

الحلقہ اوّل

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

بار دوم قیمت عدم محصول ڈاک مفت

اصل کتاب

شہید انسانیت

علی نقی النقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرنامہ حج

از

(سید العلماء مولانا سید) علی نقی النقوی (دامت برکاتہ العالیہ)

قیمت :- مطبوعہ (دو روپے)

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مقدمہ

تفسیر قرآن

مصنفہ

آیت اللہ العظمیٰ

فخر المحققین سید العلماء مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ

ناشر

"ادارہ علمیہ" پاکستان لاہور

قیمت -/35

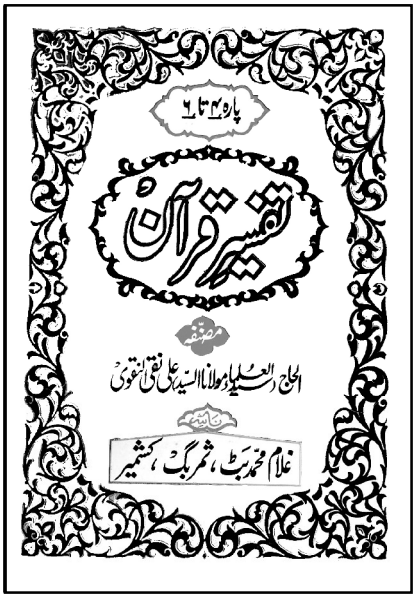
پارہ ۴ تا ۶
تفسیر قرآن
مصنفہ
الحاج السید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی
ناشر
غلام محمد بٹ، ثمر بگ، کشمیر

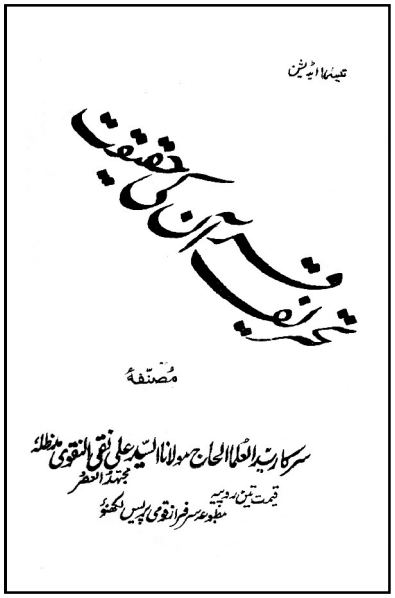
تحریف قرآن کی حقیقت
مصنفہ
سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مدظلہ
قیمت تین روپیہ
مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

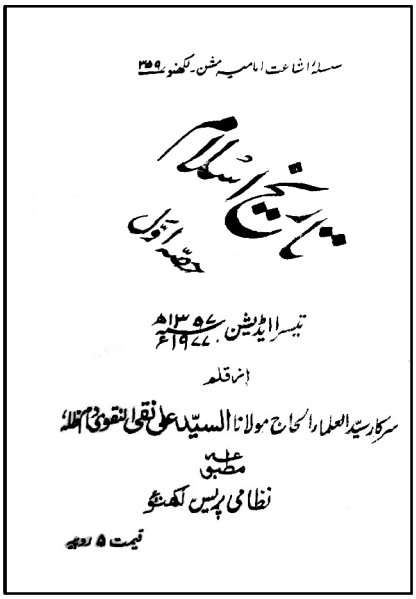
سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳۵۹
تاریخ اسلام
حصہ اول
تیسرا ایڈیشن
۱۳۹۷ھ
۱۹۷۷ء
از قلم
سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ
مطبع
مطبع نظامی پریس لکھنؤ
قیمت ۵ روپے

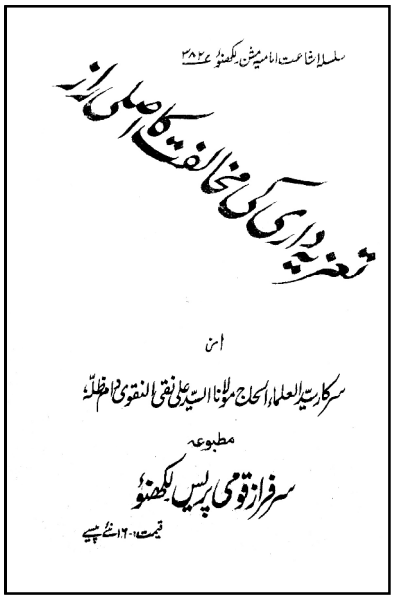
سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳۸۲
تعزیہ داری کی مخالفت کا اصلی راز
از
سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ
مطبوعہ
سرفراز قومی پریس لکھنؤ
قیمت ۱۶۰ نئے پیسے

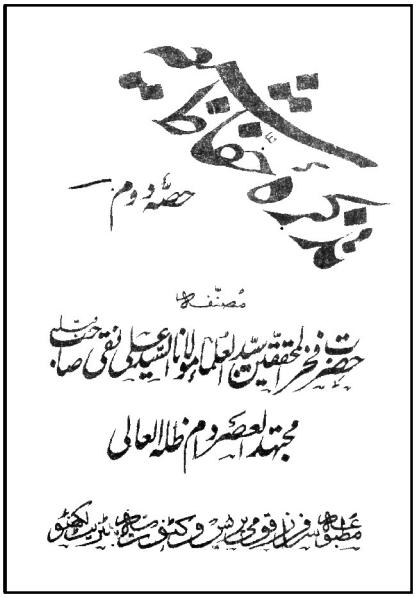

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۳۰

اُسوۂ حسینیؑ

تیسرا ایڈیشن

از افادات

سرکار سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

صدر دینیات شعبۂ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مطبوعہ عصر فراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۴۵۱

فرمان ولی عصرؑ بنام نائب زمانہ

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

زندہ سوالات

السید علی نقی النقوی

صدر شعبۂ شیعہ دینیات

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

خطبات سیّد العلماء

متعلق کارنامۂ حسینی و مجاہدۂ کربلاء

مرتبہ

ادارۂ پیام اسلام لکھنؤ

مرگ باعزت بہتر است
از زندگانی باذلت
(امام حسین علیہ السلام)

سرور شہیدان

حسین ابن علی
علیہ السلام

علی نقی النقوی

مرکز مصر عکس شیعہ در ادوار مختلف اسلامی

از قلم
خادم ملت اسلامیہ امامیہ
علی نقی النقوی
(رئیس جمعیت و مبلغ شیعہ
در مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن (الہند) ۱۰

قاتلانِ حسینؑ کا مذہب

(ساتواں ایڈیشن)

مصنفہ

آیۃ اللہ العظمیٰ العلامۃ سید علی نقی طاب ثراہ

امامیہ مشن علی گڑھ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ 408

حدیثِ حوض

مع سوال و جواب

تیسرا ایڈیشن

آیۃ اللہ العظمیٰ امین العلماء مولانا

سید علی نقی النقوی طاب ثراہ

امامیہ مشن ہند لکھنؤ — مولانا علی نقی مارکیٹ چوک لکھنؤ

2,000 — 4

امامیہ مشن کا چھبیسواں تبلیغی رسالہ

کتاب الرد تقی کا بہت پہلا جواب

تصویر

دوسرا ایڈیشن

ناشر امامیہ مشن چوک لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز نقوی پریس کنور ڈائریکٹر لکھنؤ

تعداد اشاعت ایک ہزار — قیمت 6.00

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۵۳۵

نفسِ مطمئنہ

(دوسرا ایڈیشن)

مصنفہ

آیت اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء

الحاج مولانا سید علی نقی النقوی طاب ثراہ

قیمت 2 روپے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن ۱۶۵

زیارت

مصنفہ

آیت اللہ العظمیٰ

الحاج السید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

قیمت ۲.۵۰ روپیہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۵۶

سرّ ابراہیم و اسمٰعیلؑ

یا

معنیٔ ذبحِ عظیم

از - افادات

آیت اللہ العظمیٰ الحاج مولانا

سید علی نقی النقوی

طاب ثراہ

قیمت ۲.۵۰

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۹۴

زندہ جاوید کا ماتم

پانچواں ایڈیشن

از

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلماء

الحاج مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ طاب ثراہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ——— ۱-۵۰

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۵۷

حضرت علیؑ کی شخصیت

علماء کے اعتقادی نظر میں

دوسرا ایڈیشن

از

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۴

قیمت - ۱ روپیہ

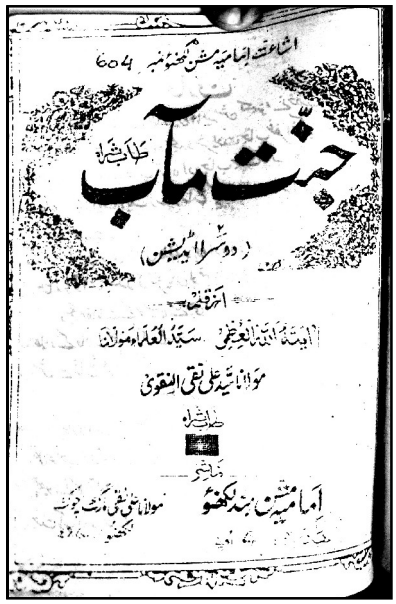

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۱۵

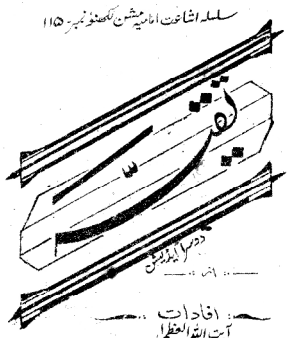

افادات
آیت اللہ العظمیٰ
حضرت سید العلماء جناب مولانا
سید علی نقی صاحب قبلہ طاب ثراہ لکھنؤ

قیمت عبرتیہ ۱۵ روپیہ — مطبوعہ سرفراز پریس لکھنؤ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲۷۳

مسلمانوں کی سیاسی حقوق اکثریت

واقعہ کربلا کا ایک خاص پہلو

دوسرا ایڈیشن

از

آیت اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی طاب ثراہ

مطبوعہ

نسیم از قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت ایک روپیہ

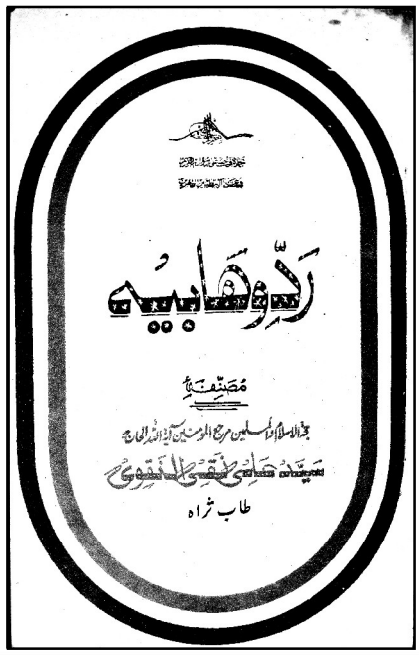

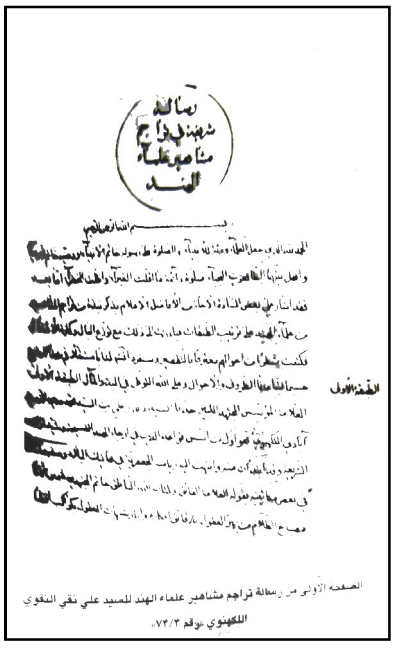

الصفحة الأولى من رسالة تراجم مشاهير علماء الهند للسيد علي نقي النقوي اللكهنوي برقم ٧٣/٣.

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ

نظام ازدواج
شادی خانہ آبادی
ہمارے رسوم و قیود

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء
علامہ السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

پیش کردہ
باقر رضا
انچارج لکھنؤ برانچ و جوائنٹ ٹریژرار امامیہ مشن ہند

ناشر
امامیہ مشن لکھنؤ
مولانا علی نقی روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

(۸۰ صفحات) یو۔پی۔ انڈیا (قیمت 20 روپے)

مجموعۂ تقاریر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن ۸۲۶

مجموعۂ تقاریر

آیت اللہ العظمیٰ سرکار علامہ السید
علی نقی النقوی
طاب ثراہ

حصۂ چہارم

ناشر:
سکریٹری امامیہ مشن
مولانا علی نقی روڈ۔ چوک لکھنؤ ۳
پوسٹ باکس ۲۸

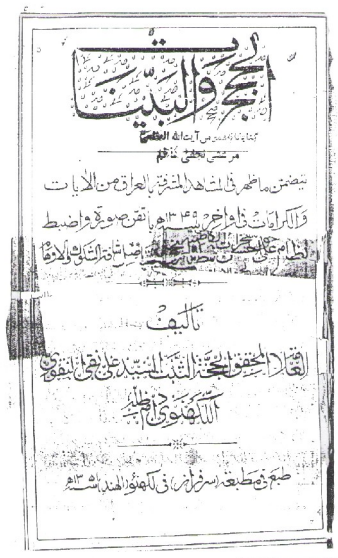

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۳۵

تدوینِ حدیث

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مدظلہ
محتہد العصر

خدا نے فرزند سے انجام ریزی
سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۴
قیمت اتنی پیسے

آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

بعنوان

شیخ الاجازہ

- اجازہ اول: آیت اللہ سید شہاب الدین المرعشی النجفیؒ
- اجازہ دوم: آیت اللہ سید محمد رضا الحسینی الجلالی دامت برکاتہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و الصلوٰة علی رسول الله و من تعبد من
حجج الله **اما بعد** فقد کان من منن الله
سبحانه علی التی یقصر اللسان عن اداء شکرها
ان وفقنی للانخراط فی سلک من روی احادیث
الطیبین الطاهرین سلام الله علیهم اجمعین
بطرق کثیرة متشعبة بید راجتماع امثالها فی
مثل هذه الاوانة و کان ممن روینا عنهم العیلم
العلم و البحر الخضم الجامع بین المعقول و المنقول
السید السند الجلیل میرزا محمد هادی الخراسانی
الحائری من اجلة علماء کربلاء المشرفة باجازة
کتبها لی بخطه الشریف فی تلک البقعة المقدسة
عند تشرفی بها للزیارة فی شهر رجب سنة ۱۳۴۹ھ
و اعطانی نسخة کتاب له سماه (الصحف المطهرة
فی اجازات العلماء الحیرة) و فیه اجازات

جملة من مشائخ الاعلام بخطوطهم الشريفة
فاختصرت منه كتيبا يحتوى على عشرين صحيفة
مقتصرا منه على ذكر طرقه وضبط ما صدر عنه
من مؤلفاته وهو مدرج بخطي ملحقا بالاجازة
التي هي بخط المخاطب ثم له في مجموع اجازاتي
التي اكثرها بخطوط اصحابها رضوان الله
عليهم وقد اهجن قبل اشهر من يومي هذا
ان طرقني طارق كتاب من لقاء الغري الاشرف
فلما فتحته فاذا هو من البارع الهمام السيد
محمد رضا الحسيني الجلالي الكشميري
وهو يقول: "اطلعت على استجازتكم
وروايتكم من سماحة جدنا المغفور له السيد
ميرزا محمد هادي الحسيني الخراساني الحائري"
ولم يفسر كلمة "الجد" بما يزيل ابهامه ولعله
جده لامه نظرا الى تفاوت البين بين النسبتين

(الخراسانی الحائری) و (الجلالی الکشمیری) وعلی
ای فقد قرنتمونی بان جعل الله لشیخی السید الفقید
تغمده الله برحمته خلفا یرثه فی علمه وعمله القاه الله
وجعله خیر خلف لذلك السلف، حیث قد استجازنی
فارئی من اللازم رد الفرع الی اصله او اداء الامانة
الی اهلها فاجبته ان یروی عنی ما صحت لی روایته
عن جنابه المغفور له واضیف الیه دراة ما سالنی
یروی عنی بجمیع طرق المذکورة فی کتاب "اقرب المجازات"
الذی قد اطلع علیه کما ذکره عند الاجازة المتشیخ السید
محمد صادق بحر العلوم دام ظله ووجوده الآن
تزیفی منحصرا فی تلك النسخة فان النسخة الثانیة
التی کانت عندی قد احترقت بالحریق الذی وقع
فی دار یوم العشرین من صفر الماضی فی الفتنة
بین الشیعة والمتسمین بابناء السنة فقضت علی
مکتبتی التی کانت تحتوی علی بقیة آثار السلف

وفيها مؤلفاتي في الخطية وآثار قلمي بالعربية التي لم تطبع
لكساد سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز
العلمية وعند الله احتسب هذه الاعلاق الثمينة و
الذخائر القيمة فانا لله وانا اليه راجعون وبودي لو يسمح
الترنيق للسيد المجاز ان يستنسخ من كتاب اقرب المجازات
نسخة لنفسه تكثيرا لوجوده حياطة على تلك الاسانيد
التي بذلت الجهود في تحصيلها وحفظها عن الضياع
والسلام عليه ورحمة الله ٥

كتبه اضعف عباد الله القوي
علي نقي النقوي
يوم الثلثا الرابع من شهر جمادى الثانية سنة ١٣٩٤
في بلدة (علي گڑھ) من بلاد الهند

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمد الله على توالي نعمائه واستفاضة آلائه ونسأله الهداية الى طرق شكره وثنائه والاستدلال على سبل الرضا بمنه وبلائه ونصلي على رسوله محمد اكرم ابنيائه وافضل اصفيائه وعلى الائمة من ذريته وابنائه المحائزين قصب السبق في اتباع اثره واقتفائه اما بعد فحيث كان التوسع في طرق الرواية عن الاساطين الاعلام من اولي الدراية والتوصل بالاسناد الى معابط الوحي من الائمة الامجاد متاجر عليه سيرة السلف واقتفى اثارهم فيه الخلف واعتنى به المنقبون من اولي الابصار واهتم به المحققون من حفظة الاخبار والاثار كتب الى من بقعة قم المقدسة العلامة العلم المفضال نادرة الفضل والكمال عمدة العلماء العظام زبدة الفقهاء الاعلام المستنير من غارب المجد اعلى ذروته والاخذ من الشرف بوثقى عروته جمال الاسرة ومفخر العترة المتتبع المحدث الخبير والمحقق المضطلع المتحرير مولانا الميرزا شهاب الدين ابو المعالي الشهير بآقا نجفي ابن قدوة الفحول فسابة آل الرسول حجة الاسلام السيد شمس الدين محمود بن السيد علي سيد الحكماء ابن السيد محمد المنجم ابن السيد ابراهيم الحسيني الحسني المرعشي الطبرستري النجفي ادام الله ايامه افاداته واسكنهم في فسيح القدس من رضوانه جنانه كتابا يسألني فيه الاجازة له في الرواية بطرقي المنتهية الى المشائخ والاساطين من اجداد الماجدين المنتمية بواسطتهم الى اعلام المحدثين حتى تنتهي الى معابط الوحي ومعادن

الذين من اصفيآء رب العالمين عليهم صلوات اشراحمعين ولقد كنت ممن يعلم
مقدار نفسه ويعرف يومه من امسه ولم اكن لانزل نفسي منزلة المجيز
وارتبها مرتبة المجتهدين مع اني قد سمعت منذ زمان وصف العلامة المستجيز
باحسن ما يكون من التعظيم واخلص المحبة له بقلب صميم فهو اولى بان يجيز من
ان يستجيز ولكن امتثال الامر الشريف حملني على هذه الخطة الخطيرة والغاية
الكبيرة فاقول ان طرق روايتي عن اجداد الاعلام بالاجازة كلها منتهية
الى جدنا سيد العلماء الاعلام اية الله في الانام صاحب مناهج التدقيق
والتصانيف الكثيرة الشهيرة العلامة السيد حسين والد المؤسس المصلح
العظيم السيد دلدار على قدس الله سرهما فان جدنا العلامة حجة الاسلام
السيد محمد ابراهيم ووالده ممتاز العلماء السيد محمد تقي وعمه سلطان العلماء
السيد محمد عليهم الرحمة والرضوان لكثرة ما بهم من الاحتياط والتثبت
في نقل الاخبار والآثار لم يجيزوا احدا من تلامذتهم في الرواية فلا يكاد
يوجد اليهم حسبما اعلم طريق اصلا واني اشرت اليها من الطرق عدة

الاول روايتي بالاجازة عن والدي العلامة واستاذي الفقيه
الفقيه المحجة المؤتمن السيد ابو الحسن حامل علم العلم الكبير والحبر
الشهير المرحوم المبرور قدوة العلماء الحاج السيد آقا حسن النقوي
اللكهنوي وكان من المعدودين في الطراز الاول من علماء الهند في العصر
القريب وتوفي سنة ١٣٤٨ عن خاله واستاذه علم الفضل والفقاهة عماد العلماء

السید مصطفیٰ من عمدۃ العلماء السید محمد ہادی بن السید مہدی مرجعنا
العلامۃ السید دلدار علی النقوی قدس اسرارہم المتوفی ۱۳۲۵ھ عن
المحقق الہمام والقدوۃ الانام علامۃ الفقہاء والمجتہدین السید احمد علی المحمد آبادی
المتوفی فی حدود ۱۲۹۵ھ عن اساتذہ وسنادہ العلامۃ المجتہد الکبیر مؤنس
الشرع بارجاء الہند الفسیحۃ مولنا السید دلدار علی بن السید محمد معین النقوی
النصیر آبادی اللکھنوی صاحب عماد الاسلام وغیرہ المتوفی ۱۲۳۵ھ عن سبائے
ذکرہ الثانی ما اجاز فی بہ المحدث المحبر والمصطلع التحریر مصنف کتاب الذریعۃ
الی تصانیف الشیعۃ فی ستۃ مجلدات الشیخ محمد محسن المدعو بآقا بزرگ
الطہرانی نزیل سامرآء المشرفۃ حامت افاضاتہ عن منار الاسلام امام المحدثین
التفسیر والکلام مولانا السید ناصر حسین رفیع العلامۃ صاحب العبقات السید حامد حسین
اللکھنوی طاب ثراہ عن العلامۃ الشہیر المکثر فی التصنیف الثالیف المفتی السید محمد عباس
المتسری اللکھنوی من آل المرحوم المستبشر رحمۃ اللہ الجزائری قدہ المتوفی ۱۳۰۶ھ
عن اساتذہ العلامۃ حجۃ حجرنا سید العلماء رحمہا اللہ عن ابیہ السید دلدار علی
الثالث ما اجاز فی بہ العلامۃ المحبر والادیب المتتبع التحریر الشیخ فدا حسین
الغرشی الہندی المتوفی ۱۲۱۵ھ عن العلامۃ السید ناصر حسین المقدم ذکرہ باسنادہ
الرابع ما اروی عن العلامۃ الادیب المفضال المسید کلب مہدی الخان
المتوفی ۱۳۴۹ھ عن ابیہ المرحوم المبرور السید کلب باقر النقوی الجائسی

۲۰۲

عن استاذه الامام الكبير تاج العلماء السيد علي محمد بن سلطان العلماء السيد
محمد تغه المتوفى سنة ١٢٣١ ه عن الوحيد المفضل السيد محمد عباس عن سيد العلماء.
الخامس ما اروي عن العلامة المحقق الفهامة الكبير السيد هبة الدين
الشهرستاني دام بقاؤه عن المرحوم العلامة السيد كاظم باقرة بالطرق
المتقدمة هذا ما تيسر لي الى الان من طرق الاجازة الى جدنا العلامة صاحب
عماد الاسلام وانا بعد مصمم لتكثير الطرق وتوسيع نطاق الرواية فسوف حسبما
تساعد الظروف والاحوال وهو يروي عن اساتذته الاربعة وهم صاحب
الرياض والمهديون الثلثة السيد الطباطبائي والشهرستاني والشهيد لا
المشهدي قدس الله اسرارهم جميعا عن الوحيد البهبهاني عن والده الاكمل
عن العلامة المجلسي بالاسانيد المعلنة وقد اجزت العلامة المستجير
سلمه الله ان يروي عني ما صحت لي روايته عن هؤلاء المشايخ والاساتذة
الاعلام بالطرق المذكورة وسائر طرقي التي لم يسبق ذكرها كما اجاز لي سلمه الله
في كتابه ذكر طرقه الى كل احد من الاعلام خاصة فانا اروي جميع كتب الاحاديث و
الاخبار وغيرها من العلوم الاسلامية عن ذكرته من الاجلة بالاجازة فانها
عامة شاملة ولقد اجزت روايتنا للسيد الجليل فيما روى عن مشايخي المذكورين
واسئله الدعاء في مظان الاجابة واخواني ان الجد شرط الصلوة على اوليائه
وقد كنت كتبت الاجازة لي بعض هذه الطرق في نسخة النجف المقدسة في آخرة عام الف ومائتين
سنة ١٣٤٢ ه ثم بدلتها بهذه الاجازة استيفاء للطرق الاسانيد وهم العشرين من جملة الاولى
سنة ١٣٥٠ ه في ناحية قم المشرفة وانا الاقل اضعف عباد الله الغني على الفقير الى الله الكاظم عفي

اجازات علماء الاعلام تشیع

بہ

آیت اللہ علامہ سید علی نقیؒ

اجازاۃ
الروایت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجازلنا التحديث بجوائز نعمه وبره وجعل الحمد مجازا الى حقيقة شكره والصلوة على رسوله الداعي الى امره والصادع بنهيه وامره وعترته الهداة المهديين السالكين على اثره موارد علمه وجداول بحره وبعد فان من نعم الله تعالى التي لا اكاد احصيها والآئه التي لا ابلغ الى وصف اوائلها فضلا عن اقاصيها ان وفقني بلطفه السابغ وبره الرافغ للحضور لدى اعلام الدين واساطين الشرع المبين والاستفادة من علوم آل طه ويس لفضل تعالم الاساتيذ الكاملين والاستجازة من المشائخ المرضيين والافاضل العلماء والمحدثين بطرقهم المعنعنة المتصلة بمهابط الوحي والتنزيل ومعادن الحكمة والتأويل من النبي والآل الاطهار سلام الله عليهم اناء الليل واطراف النهار فكتبوا بفضلهم الاجازات متضمنة للطرق والروايات وان لم اكن لها بجدير ولا كنت من الخطر على نقير ولا قطمير ولكن الله سبحانه مظهر للجميل وساتر للقبيح واذا اراد الله بعبد خيرا انطق الالسن بذكراه وعطف القلوب لهواه وليس ذلك على الله بعزيز وقد اردت ان اجمع بتلك الشذور الذهبية والعقود العسجدية اعني الاجازات المبعثرة في اوراق منتشرة كي لا تذهب ادراج الرياح وتبقى اثرا على مر الغدو والرواح ورأيت فيها تلك الاجازات بخطوط اصحابها الا ماكان مكتوبا على قطع الكبر من كتابي فاني استنسخته بخطي وماكان من الاجازات شفاهيا اذكره مشيرا الى طرقها بلا واسطة واما تفصيل الطرق والاسانيد فهو موكول الى كتابنا الكبير في الاجازة ورتبت هذه الاجازات على ترتيب سنده

آیت اللہ سید حسن بن ہادی صدرؒ (۱۲۷۲۔۱۳۵۴ھ۔ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذي اجازنا التحدیث بنعمتہ ، ودلنا علی صحاح براھین علمہ وقدرتہ ، وحملنا اثار عدلہ وحکمتہ ، وھدانا الی التمسک بقول الرواۃ عن رب السموات ، محمد وآلہ الحجۃ علی اھل الارض والسموات ثم الرحمۃ والرضوان علی حملۃ آثارھم ، ورواۃ حدیثھم اما بعد فقد کتب الیّ السید الشریف ذو الفضل المنیف السید علی نقی ابن العلامۃ السید ابوالحسن النقوي اللکنھوري سلمہ اللہ تعالی ان اکتب لہ اجازۃ روایۃ الاحادیث والاخبار الواردۃ عن الائمۃ المعصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین وھو ابن بجدتہا فاستمرت اللہ واجز تدان یروي عني عن مشایخي في الاجازۃ وھم علی ذکرتھم بطرقھم الی المعصومین في بغیۃ الوعاۃ في طبقات مشایخ الاجازات منھم الشیخ الجلیل المولی علی بن خلیل الرازي الغروي مولداً ومنشأ ومدفناً عن عدۃ من مشایخۃ الاعلام اولھم المولی الفقیہ شیخ عبد العلي الرشتي النجفي شارح الشرایع عن السید بحر العلوم الطباطبائي عن مشایخہ العظام اولھم المحقق الاقا محمد باقر البہبہاني عن والد محمد اکمل عن العلامۃ المجلسي بطرقہ المذکورۃ في اربعینہ

ومنھم السید المبجل المبرز محمد ھاشم الخونساري الاصفہاني صاحب اصول آل الرسول عن جماعۃ من الاعلام اولھم السید الامجد العلامۃ السید صدر الدین العاملي عم والدي عن ابیہ السید صالح عن ابیہ

السيد محمد عن الشيخ الحر صاحب الوسائل بطرقه المذكورة في اخر رسالته
ومنهم العلامة النوري صاحب مستدرك الوسائل بطرقه المذكورة
في خاتمة مستدرك الوسائل التي فيها روايته عن شيخنا المرتضى
الانصاري عن المولى احمد النراقي صاحب المستند عن السيد بحر
العلوم الطباطبائي عن الشيخ المحدث الشيخ يوسف البحراني صاحب
الحدائق بطرقه المذكورة في لؤلؤة البحرين (حيلولة) وبالطرق
المذكورة عن العلامة المجلسي عن جدنا السيد نور الدين عن اخويه
السيد محمد صاحب المدارك والشيخ حسن صاحب المعالم
عن الشيخ حسين بن عبد الصمد والد الشيخ البهائي عن الشهيد
الثاني الشيخ زين الدين بطرقه التي ذكرها في اجازته للشيخ حسين
بن عبد الصمد المذكور فليرو سلمه الله عني عن مشايخي بالطرق
التي اشرت اليها وهي جامعة لكل طرق علمائنا الامامية عند التأمل
في الاجازات الكبار والمشار اليها المنتهية الى المحدثين الثلاث
الاوائل ارباب الكتب الاربع وغيرها والى طرقهم الى المعصومين عليهم السلام
فهي اجازة عامة لكل ما يأتي بيانه من كتب الحديث والتفسير وسائر العلوم
فليروِ ما شاء لمن شاء بحق رواتي مع شرط الاحتياط وان لا ينساني
من الدعاء في دعواته زاد الله في توفيقاته حرره الاحقر حسن المشتهر
بالسيد حسن صدر الدين بن الهادي بن محمد علي بن صالح بن محمد بن ابراهيم بن زين
العابدين بن نور الدين بن علي بن الحسين الشهير بالمقدس ابي الحسن الموسوي العاملي

١١ في شهر شوال
سنة ١٣٠٨

آیت اللہ سید نجم الحسن بن اکبر حسین امروہی ہندی (۱۲۷۹-۱۳۶۰ھ-ق)

۷

الاجازۃ الثانیۃ

عن شیخنا الاستاذ العلامۃ المصلح الکبیر المجاھد فی سبیل الدین حجۃ الاسلام شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن الکنتوری دام ظلہ مؤسس مدرسۃ الواعظین بعینھا الی من لکھنؤ وانا بالنجف الاشرف مورخۃ بغرۃ ذی القعدۃ سنۃ ۱۳۴۶ وھو موجود عندی بخطہ وتوقیعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن حدیث یروی الخلیل ویشفی العلیل ویغوی الصعب الصئول وینجی من الاخذ الوبیل حمد من تکاثرت وتظافرت الآلاء وتواترت واستفاضت نعماؤہ علی آحاد خلقہ جیلا بعد جیل والصلوٰۃ علی من استفرغ وسعہ فی تبلیغ شرائع الاسلام وعلی آلہ الثقاۃ المعصومین المنصوبین من اللہ لھدایۃ الانام ما تعاقبت اللیالی والایام امّا بعد فلمّا کان الاسلاک فی سلسلۃ رواۃ الاحادیث والآثار والتعمل فی عداد نقلۃ الروایات والاخبار المرویۃ عن السادۃ الاطہار شرفا عظیما ومغنما جسیما استجازنی کما یحسن السلف الصالح وسجیۃ العلماء البارعین الولد الاعز المحتد المبجل والمھذب الاغر المحبّل العالم من الشرف والکمال الی السماک الاعزل ربیع الفضل وزھرہ وسماء النبل وبدرہ اصل الفخار وزینہ وضوء التوقد ولمعہ عمدۃ الفضلاء زبدۃ الادباء نخبۃ الاماثل ممتاز الافاضل الورع التقی السید الی ان جعلہ اللہ من ادلۃ الرشاد وابلغہ الی اعلی مدارج الاجتہاد ابن السید الھمام والبارع العلامۃ العالم المؤتمن ممتاز العلماء مولانا السید ابوالحسن من اھل بیت تعلغل صیتھم فی الاعوار والانجاد وشاع حدیث کمالھم فی الامصار والبلاد واشرقت ارض الھند بشوارق افادتھم وتلألأت ھاتیک الاربجاء بلوامع افاضاتھم واللہ سلمہ اللہ قد برع فی العلوم العقلیۃ والنقلیۃ والتقی ما اخذ من المسائل الاصولیۃ والفرعیۃ وقد قرأ علی ایضا برھۃ من الزمان قراءۃ فھم واتقان وقد اتصف من محاسن الفضائل ومکارم الخصائل وقوۃ الفریحۃ وجودۃ الطبیعۃ واستقامۃ السلیقۃ التألیف ولطف عنوان التصنیف بما قرّت بہ ناظری وسرّ بہ خاطری فحود بجدہ الخصائل المجملۃ من بین اقرانہ ممتاز وھو اھل لکل مجاز واستجاز منی مبنیۃ علی حسن ظنہ بنفسی والا فانی امرؤ حقیر کثیر التقصیر قصیر الباع کاسد المتاع قاصر الذراع ولو لم یکن فیما اجزت بہ شیخی وسیدی العالم الربانی والفقیہ الصمدانی مولانا السید اسمٰعیل بن صدر الدین طاب ثراہ فولہ فداہ اھدہ اللہ ان یروی عنی کل ذلک وان یجتزیٔ من ھاہ فی نظرہ الصائب وفکرہ الثاقب اھلا لذلک بالشرائط المعتبرۃ لما اجزت علی ذلک والان اجزتہ دام سلمہ اللہ تعالی ان یروی عنی جمیع ما تروینہ واجیز لی روایتہ ما ورد عن اھل بیت البتوۃ فی العلوم العقلیۃ والنقلیۃ وسائر الخطب والادعیۃ سیما الکتب الاربعۃ للمحدثین الستۃ وغیرھا من کتب الاخبار المرویۃ عن المعصومین الاطہار ومؤلفات علمائنا الاخیار رضوان اللہ علیھم دوام اللیل والنھار فقد صح لی روایۃ جمیع ذلک بطرق متعددۃ وأسانید الی الائمۃ علیھم السلام متصلۃ منھا عن شیخی البحر الفاضل الحاج میرزا احسن ابن المرحوم الحاج میرزا خلیل المطیب الطھرانی عن الشیخ الجلیل والفقیہ النبیل البحرانی الشیخ محمد حسن النجفی صاحب الجواھر عن والدہ الفقیہ الاکبر کاشف الغطاء الشیخ جعفر النجفی عن شیخہ واستاذہ بحر العلوم السید محمد مھدی الطباطبائی عن شیخہ واستاذہ باقر العلم ونحریرہ والد الشیخ الفضل

تحريره وتحبيره العالم الماهر آقا محمد باقر البهبهاني عن والده الاجل محمد اكمل ومنها عن العالم الجليل آقا السيد محمد كاظم الطباطبائي طاب ثراه عن شيخه واستاده الشيخ مهدي بن الشيخ علي عن عمه المؤتمن الشيخ حسن عن اخيه الشيخ موسى عن والده كاشف الغطاء عن بحر العلوم عن المولى البهبهاني ومنها عن آقا شيخ عباس آل كاشف الغطاء عن صح له الرواية عنهم ومنها عن سيد المتألهين وصدر المجتهدين آقا السيد اسمعيل بن السيد صدر الدين الموسوي عن مشائخه الباعين طاب ثراهم ومنها ما صح لي روايته سماعا وقراءة عن شيخي واستادي ومن به استنادي العالم الرباني مولانا المفتي السيد محمد عباس الموسوي الشوستري طاب رمسه وله حق الرواية اجازة عن شيخه واستاده سيد العلماء مولانا السيد حسين عن شيخه واستاده والده مولانا السيد دلدار علي عن مشايخه الاعلام علي الله مقامهم في دار السلام على وجه يتصل سلاسلها بالاسانيد المعتبرة الى ائمة الهدى عن رسول الله ص عن جبرئيل عن الرب الجليل ومن وصيتي لرسله الله الرشدي بلباس التقوى في تاتا العروة الوثقى وملازمة الاحتياط فانه سوى الصراط ونصرة الدين بالعلم واللسان فانها فريضة الاعيان والمرجو منه ان لا ينساني في مظان الاجابات صالح الدعوات من دعاء المغفرة للاموات

الخطيات : حرره الراجي عفو ربه ذي المن السيد نجم الحسن
عفي عنه غرة ذي القعدة الحرام ١٣٤٣ه

الاجازة الثالثة

من الاستاذ الكبير والعلامة الشهير ذي الباع الواسع والذكر الشايع صاحب المصنفات المشهورة والآثار العلمية نور الله مرقده السيد محسن بن السيد عبد الكريم بن السيد علي الامين الحسيني العاملي نعتها الى من دمشق الشام موانا بالتحف كالاثر

آیت اللہ سید محسن بن عبد الکریم حسینی امین عاملیؒ (۱۲۸۴-۱۳۷۱ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین
مصابیح الہدی وحجج اللہ علی اھل الدنیا وسلم تسلیما

وبعد فقد استجازنی الأخ فی اللہ العالم العلامۃ والبارع
الفہامۃ ذو الذہن الوقاد والطبع النقاد وارث علوم
اجدادہ الطاہرین والمدئب نفسہ فی مطالعۃ اخبارہم
واحیاء آثارہم والمحاماۃ عن حوزتہم والذب عن شریعتہم
سیدنا السید علی النقی ابن حجۃ الاسلام الفقیہ السید
ابی الحسن ابن حجۃ الاسلام السید ابراھیم ابن العلامۃ العلم
السید محمد التقی صاحب التفسیر ابن العالم العلم وبحر العلم
الخضم السید حسین ابن العلامۃ المجتہد الکبیر السید
دلدار علی النقوی اللکنہوری صاحب عماد الاسلام
والتآلیف الشہیرۃ من تلامذۃ آیۃ اللہ بحر العلوم
الطباطبائی النجفی قدس اللہ اسرارہم فأجزت
لہ أدام اللہ فضلہ وافضالہ واکثر فی الفرقۃ الناجیۃ
امثالہ ان یروی عنی جمیع مؤلفاتی ومصنفاتی
وما صحت لی روایتہ بالاجازۃ عن شیخنا واستاذنا
الفقیہ المحقق المدقق الورع الزاہد الشیخ محمد طہ
نجف النجفی قدس اللہ سرہ عن شیخہ الأفضل الورع الجلیل
ابی الحسن مکی الحاج ملا علی بن میرزا خلیل الطہرانی

البحري طاب ثراه عن العلامة الباهر الفهام قدوة علماء الاسلام
ابي محمد الشيخ محمد حسن صاحب جواهر الكلام والشيخ
الجليل الزكي الشيخ جواد بن الشيخ نجي ملا كتاب والسيد
السؤيد ذي السداد السيد محمد بن العلامة السيد جواد صاحب
مفتاح الكرامة والشيخ رضى ابن الشيخ زين العابدين جميعا
عن السيد العماد العلامة السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة
عن شيخه السيد الباهر صاحب الكرامات والبالغ في جمع
المكارم ابعد الغايات الامام العلامة السيد مهدي
المعروف ببحر العلوم الطباطبائي قدس الله اسراره واحرم
عن مشائخه العظام باسانيدهم المعروفة في كتب الرجال
وما صحت لي روايته بالاجازة عن السيد الجليل
الفقيه العلامة السيد محمد ابن السيد هاشم الرضوي
الموسوي المعروف بالمهدي طاب رمسه عن مشائخه
منهم الثقة الجليل العالم النبيل الملا علي ابن الميرزا خليل
الرازي عن شيخه الامام المحقق المدقق الشيخ مرتضى الانصاري
عن مشائخه ومنهم ملا احمد النراقي عن ابيه ملا مهدي
عن مشائخ متعددين . وسنده عن صاحب الجواهر
والشيخ جواد ملا كتاب والشيخ رضا زين العابدين
والسيد محمد ابن السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة عن
السيد جواد المذكور عن السيد مهدي بحر العلوم

عن مشائخه بطرق مختلفة معروفة في كتب الرجال
ومن مشائخ سيدنا السيد محمد الرضوي الهندي بلا واسطة
شيخ المتأخرين واستاذهم آية الله الشيخ مرتضى الأنصاري
قدس سره الشريف بطرقه المختلفة واعلاها ما عن التقي
الملا احمد النراقي عن السيد بحر العلوم الطباطبائي عن مشائخه
وما صحت لي روايته بالاجازة عن السيد الجليل الفقيه
السيد محمد ابن السيد محمد تقي الطباطبائي عن ابيه السيد السند النور
اللامع والضياء الساطع السيد علي الطباطبائي صاحب
البرهان القاطع عن شيخه صاحب الجواهر عن شيخه السيد جواد
صاحب مفتاح الكرامة عن شيخه [redacted] السيد مهدي
الطباطبائي بحر العلوم بسنده المتصل الى اهل بيت
النبوة صلوات الله وسلامه عليهم
واوصيه [redacted] منه ادام الله حفظه وتوفيقه وتأييده وتسديده
بتقوى الله تعالى والورع وارجو منه ان لا ينساني من صالح
الدعاء [redacted]
وحرر بمدينة دمشق المحروسة في السابع عشر من شهر محرم الحرام
سنة ١٣٤٧ سبع واربعين بعد ثلثمائة والف
وكتبه بيمينه الدائرة اقل العباد علما واكثرهم زللا العبد
الخاطئ محسن ابن المرحوم السيد عبد الكريم الأمين الحسيني
العاملي الشامي غفر الله له ولوالديه
والحمد لله وصلى الله على رسوله محمد وآله وسلم

آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبدالرحیم نائینیؒ (۱۲۷۷۔۱۳۵۵ھ۔ق)

الاجازة الرابعة

من امام المحققين ورئيس المدققين حجة الاسلام والمسلمين وآية الله في العالمين استادي الاعظم وشيخي المقدم الميرزا محمد حسين النائيني النجفي دام ظله كتبها الى موقعة بخطه الشريف في النجف الاشرف يوم غرة صفر سنة ١٣٤٧ه واجاز لي مرة ثانية في ٢٢ شهر رمضان سنة ١٣٤٩ه في طي اجازة اخرى ليس هذا موضع ذكرها يقول فيها واجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحابنا الامامية باسرها ومارووه عن غيرنا بطرقي المنتهية الى ارباب الجوامع العظام والكتب الاصول ومنتهى الى اهل بيت النبوة ومهبط الوحي ومعدن العصمة صلوات الله عليهم اجمعين وارجوه ان لا ينساني من صالح دعائه انشاء الله تعالى والسلام عليه ورحمة الله وبركاته ، الاحقر محمد حسين الغروي النائيني

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله الطاهرین وبعد
علی اعدائهم اجمعین وبعد فان جناب السید الفاضل الزکی والبارع العلم التقی
صفوة الخلف ضیاء العظام ونخبة المدرکین الفخام الورع التقی السید علی التقی آل الله
السید ولد المرحوم السید علی النقوی الکنتوری وفقه الله تعالی وایده وسدده فی علم الدین
والدنیا ممن التقی هذه الفکرة القویة والسلیقة المستقیمة وقد حضر علی اکابر حضرة العلام
وتحقیق وتعمق وتدقیق فقه الله تعالی ووفقه وعلیه سبحانه وتعالی اجمعه وقد استجازنی بعد ما
فاجزت له ان یروی عنی جمیع ما صح لی روایته من کتب التفسیر والاحادیث الفقه
والحدیث وغیر ذلک من تصانیف اصحابنا خصوصا الصحیفة الکاملة الهدیة والسجادیة و
نهج البلاغة والکتب الاربعة التی علیها المدار فی الاعصار والامصار الکافی والتهذیب
والتهذیب والاستبصار والجوامع الاربعة الاربعة الوافی والوافی والبحار وغیرها من
مصنفات اصحابنا وما رووه عن غیرنا بحق اجازتی من المشایخ العظام الاعلام
والجهتین الاشرفین الازهرین فقیهی عصرهما ووحیدی دهرهما الحاج الحر الحسن الحسین
الطهرانی النجفی والشیخ محمد طه نجف القریشی کما یرویه عنهما الکثیر المنتهیة کلها الی السید
حضرة الامام الرضا علیه السلام فی قم ضریحه والمحدث البحرانی قدس سره فانها ارقیه
الی اربابها الکتب والاصول وصلهم الی اهل بیت العصمة ومهبط الوحی و
صلوات الله علیهم اجمعین واوصیه بمجدرة التقوی ومجانبة الهوی وان یجعل الموت
نصب عینیه ویتعاهد ما تضمنه نهج البلاغة من خطب مولانا امیر المؤمنین صلوات الله

آیت اللہ الشیخ محمد محسن معروف بہ آقای بزرگ طہرانیؒ (۱۲۹۳۔۱۳۸۹ھ۔ق)

الاجازة الخامسة

من العلامة الفاضل المتتبع الجليل الشيخ محمد محسن المعروف
بآقا بزرك الطهراني نزيل سامراء المشرفة صاحب الذريعة
الى تصانيف الشيعة فى ستة اجزاء ونقباء البشر وسعداء
النفوس وغيرها من الكتب القيمة وكانت اجازته لى شفاها
فى النجف الاشرف يوم الجمعة العشرين من ربيع الثانى سنة ١٣٤٧ھ
ثم اتبعها بهذه الاجازة كتابة عند سيرى الى سامراء فى رجب
من السنة المذكورة واتمها ببعض طرف الاخر فاجازة اخرى
منه لبعض اصحابنا اذكرها ملحقة بهذه الاجازة

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من رفع السما بلا استناد وسطح الارض بالجبال الاوتاد
وارسل السفراء لاخبار العباد ومحذيتهم بما يجاز وقوعه نبرة يوم المعاد
فصلوات الله عليهم بما تحملوا من الشاق والبعاد في الابلاغ والانذار والارشاد
وصلى الله على سيدهم وخاتمهم المبعوث الى كافة اهل البراري والقفار والبلاد
وعلى ورثة علمه وحفظة شرعه واوصيائه الائمة المعصومين من الهداة الامجاد
ما دار فلك الاجازات على احاديث المجازات في يوم التناد وبعد
لما من الله علينا بالدين المبين وحبانا بتصديق خاتم النبيين واوصيائه الائمة
المرضيين وعرفنا لزوم الاخذ منهم والتمسك بهم والولوج من بابهم فكان احتياج البه
من مهام الدنيا والدين كما قال امير المومنين عليه السلام في وصيته لكميل بن زياد يا كميل
ما من حركة الا وانت تحتاج فيها الى معرفة يا كميل لا تاخذ الا عنا نكن منا يا كميل
ما من علم الا ونحن افتحه وما من سر الا والقائم عليه السلام يختمه ولكن اخرنا الدهر فلسنا
من المبشرين بجدهم وعافنا الزمان فلا نتمكن من الاخذ من مخبرهم فبلزمنا الاخذ
من الرواة الثقات عنهم طوبا الوسائط واسهل طرق تحمل الحديث عن الرواة هو
الرواية بالاجازة في حديث الروايات كما جرت عليها سنن السلف طبقة بعد طبقة
حتى صارت من سننهم الاكيدة لولي بالشرع الوجوب اجازة رواية الاحاديث باللفظ
والمكتوب وقد بقي في عصرنا هذا شرذمة قليلة من اجازات الاصحاب فضاق عنها نطاق
الكتاب فجعلناها في عدة مجلدات كبار فكيف يا سمفضا الكل او الجل الذي لا يكتنه
السنين ولا يفي به الاعمار وكان ممن اقتفى هذا الاثر الظاهر الواجح واقتدى تمام
الاقتداء بالسلف الصالح هو علم الاعلام وحامي حوزة الاسلام العالم الفاضل
العامل البارع المتفوق على سائر الاقران والاتراب صفوة ربعان الشباب وقد
كشف عن حقيقة المقال فبكشف النقاب عن محمد بن عبد الوهاب والعرف

الاصيل في بيت السيادة والشرف والعلم والاجتهاد من سالف الاعصار والدهور
بشهادة مناسب الجليل المشهور في زمرة الصفوة والمخلق بمكارم الصفات في فائق
علوم الادب في كتابه روح الادب في شرح لامية العرب والموسوم بسبعة المعلقات
وسنائه الماضي في مغابد الاباضي السيد السند الحبر المعتمد الزكي الرضي الوفي
المرضي الالمعي البلعي الوريع التقي النقي سيدنا العلي العلامة الزمن سيدنا
ابو الحسن بن شمس العلما السيد محمد ابراهيم بن عمار العلما السيد محمد تقي بن سيد العلما
السيد حسين بن العلامة فخر العلما السيد اولاد علي بن السيد محمد بن نصير الهادي النقوي
النكهروي امتع بكمال انفاسه واطال عمره وكمال ايام استفاضته واعوام اعلاه
فانه ادام بركاته مع اقتناء العلوم واستكمال المفهوم والمعلوم قد استجازني
لجميعها بعد اللتيا والتي فاستخرت الله عز وجل واجزت له ادام الله توفيقه ان يروي
عني جميع ما صحت لي روايته وساغ لي اجازته اجازة عامة لجميع الكتب المؤلفة
في الاسلام من المنقول والعلم بما كنت احاديثها المروية عن الائمة الكرام بحق رواتي عن
مشايخي العظام وهم وهو اول من استجازني واجزته واعلاهم سندا واوثقهم
طريقا شيخنا العلامة الاعلم فقيه الاسلم ثالث المجلسين الحاج ميرزا حسين بن العلامة
الاجل الميرزا محمد تقي النوري قدس سرهما النوراني المتوفى الاربعا الثالث يقين من
جمادي الاخرى سنة ١٣٢٠ فانه يروي عن عامة افقهاء والمجتهدين شيخ المشايخ في
المتاخرين علم العلم الشامخ العلامة الانصاري الشيخ المرتضى انور الله مرقده
المتوفى سنة ١٢٨١ وهو يروي عن العلامة الاوحد وصاحب المسند الحاج مولى احمد
الحاج مولى مهدي النراقي المتوفى سنة ١٢٤٥ وهو يروي عن ابيه العالم الرباني السيد محمد مهدي
السيد مرتضى السيد محمد الطباطبائي المتخلص بحر العلوم طاب ثراه المتوفى سنة ١٢١٢ فبين
شيخنا العلامة النوري وابيه بحر العلوم واسطتان وله طرق اخرى يروي بها
عن ابيه بحر العلوم ايضا بواسطتين كلها مسطورة في غاية المسئول المطبوع

في غاية العلامة والوثاقة والرفعة والاعتماد عند المخاصة والعامة

بالعين المهملة

ومنهم سيدنا ومولينا وشيخنا العلامة جمال السالكين وزين المتهجدين العالم
العامل الزاهد المجاهد سيدنا الاجل الشريف المرتضى بن السيد محمد بن السيد محمد
كرم الله الهندي الكشميري الفقير المحقق الحارثي المدفون طابثراه المتوفى لسلخ الرابع عشر
من شوال سنة ١٣٢٣ وهو يروي عن جمع من مشايخ شيخنا العلامة النوري مثل العلامة
السيد محمد القزويني والعلامة الميرزا محمد هاشم الاصفهاني المذكور بن ابهما في الخاتمة
ويروي ايضا عن جملة من المشايخ العظام الذين تجمعهم الرواية عن الشيخ العلامة صاحب
جواهر الكلام وهم الشيخ العلامة الفقيه الشيخ محمد حسين بن شاهم الكاظمي المتوفى
والشيخ العلامة الشيخ نوح بن الشيخ هادي النجفي المتوفى سنة ١٣٠٠ والشيخ العلامة الفقيه
الشيخ محمد حسن آل ياسين الكاظمي المتوفى ١٣٠٨ والسيد العلامة السيد جواد السيد
رضا بن اسد الله العلوم المتوفى ١٣٠٤ كلهم يروون عن صاحب الجواهر ولكن
قال سيدنا الكشميري طاب ثراه ان اجازة الشيخ محمد حسن آل ياسين الكاظمي كانت عند
ولد الجواد عالم السلم وهي محمد فيروى بدنا الكشميري ايضا عن السيد السيد
محمد باقر بن السيد اسمعيل الموسوي الساروي المتوفى ١٣١٠ عن العلامة الحاج سيد هادي نجل
العلامة الاسلم الاصفهاني عن صاحب الجواهر المتوفى ١٢٦٦ وعن والد والده المتوفى ١٢٥٠
ويروي ايضا سيدنا الكشميري عن شيخ العلامة الفقيه الحاج شيخ زين العابدين بن مسلم
الباقروشي الحائري المتوفى ١٣٠٩ عن شيخه العلامة السيد ابراهيم بن محمد باقر الموسوي
القزويني المتوفى ١٢٤٢ هـ والعلامة الميرزا محمد حسن بن عبد النبي العلماء والعلامة الاصفهاني
كلهم عن العلامة شريف العلماء محمد الشهير بشريف العلماء المازندراني باسناده المسطور
في الروضة البهية الاجازة الشيخية ومنهم شيخنا العلامة الورع المتقي السيد
الرباني العالم الحاج ميرزا محمد حسين بن الحاج ميرزا خليل الرازي الطهراني النجفي
المتوفى ١٣٢٦ عن اخيه العلامة الحاج مولى محمد شفيع عن شيخنا العلامة النوري
وعن العلامة الحاج سيد هادي الاصفهاني المذكور انفا وعن العلامة الورع الفقيه
الاخوند الملا زين العابدين الكليدكاني شارح الدرة البهية والمتوفى ١٢٨٩

۱۲۲۷

وهو يروي عن جماعة من تلامذة الشيخ الاكبر الشيخ جعفر كاشف الغطاء المتوفى
كلهم يروون عنه وهم الشيخ الاخ الشيخ علي نجل الشيخ الاكبر الشيخ محمد تقي صاحب الجواهر
الطهراني نجل المحقق المتوفى ۱۲۴۸ واخيه الشيخ محمد حسن صاحب الفصول عنه
والعلامة صاحب الجواهر ومنهم العلامة الجامع لفنون العلوم من المنقول
والمفهوم الاستاذ المتبحر الماهر فيها على العموم شيخنا البرازي الحاج
محمد جواد النجفي الشهرستاني الاصفهاني النجفي الشهير بالشيخ شريعة الاصفهاني المتوفى ۱۳۰۹
وهو كاتبه بخطه اجازته لهذا العبد يروي عن العلامة السيد مهدي القزويني
والميرزا محمد هاشم الاصفهاني والعلامة الشيخ محمد حسين شيخ هاشم الكاظمي المذكورين انفا
ويروي ايضا عن العلامة صاحب رياض الجنان الميرزا محمد باقر الميرزا بن العابد
الخوانساري الاصفهاني المتوفى ۱۳۱۳ وهو كاتبه بخطه اجازته لشيخنا المشار اليه
في ۱۲۹۵ يروي عن السيد بحر العلم الحاج سيد محمد باقر محمد تقي الموسوي المتوفى ۱۲۹۵
تلميذ السيد المجاهد صاحب المناهل ويروي ايضا عن صاحب الضوابط تلميذ شريف
العلماء ويروي ايضا عن الشيخ محمد تقي صاحب الشرائع وعن الشيخ محمد حسن
الشيخ علي نجل الشيخ الاكبر كاشف الغطاء المتوفى ۱۲۶۷ كلاهما عن الشيخ جعفر نجل الشيخ
الاكبر كاشف الغطاء عن والده الكاشف ويروي صاحب الرياض ايضا عن والده
الاجل الميرزا بن العابد بن ابي القاسم بن الحسن الخوانساري المتوفى ۱۲۴۶
قالة الاجازة اما الوالد فيروي عن والده ابي القاسم جعفر عن ابيه الاكبر حسين عن ابيه الاكبر حسن عن العلوم
والسيد صفي الدين ابي القاسم الموسوي الشهير بالسيد صفي المتوفى ۱۲۱۶ والميرزا بن العابد الامين محمد باقر
صاحب الرياض المتوفى ۱۲۳۱ ووالد السيد صفي الخوانساري يروي ايضا عن الاكبر العلوم
وصنوه شيخنا العلامة الفقيه الاتقى الشيخ محمد جعفر نجل الشيخ محمد رضا
الشهير بالحاج نجفقلي الزنوزي النجفي المتوفى ليلة الاحد الثالث عشر من شوال ۱۳۲۳
صاحب ايقاظ الغافلة الرجال وغيره من الكتب الفقهية والاصولية وهو يروي
عن العلامة الزاهد الكامل السالك الحاج مولى عبد الرحيم ميرزا خليل الطهراني النجفي
المتوفى ۱۲۹۶ وهو يروي عن صاحب الجواهر وعن الشيخ جواد نجل الشيخ تقي الكاتب

المذكور انفا

تتمیم مهم

ذکر دام علاه فی مکتوب له الی اخینا البارع المفضال السید
محمد صاحب آل بحر العلوم دام فضله من مشایخه عند ذکری فی
هذه الاجازة ثلثة اخرین او لهم الشیخ موسی بن الحاج محمد جعفر
الکرمانشاهی عن استاده العلامة الحاج میرزا محمد حسن الشهرستانی
وثانیهم الحاج السید احمد الشهیر بالکربلائی ابن السید ابراهیم الموسوی
الطهرانی الاصل الحائری المولد النجفی المدفن المتوفی ۲۷ شوال ۱۳۳۳
یروی عن الاحوذ المولی حسنقلی الهمدانی وآیة الله الحاج میرزا
حسن الطهرانی والشیخ الفقیه الشیخ علی بن المحسن الحنیفاوی النجفی
کلهم عن الحاج المولی علی بن المیرزا خلیل الرازی وثالثهم الشیخ
محمد صالح بن العلامة الشیخ احمد بن الشیخ صالح بن طعان بن ناصر بن علی
السترکی البحرانی القطیفی عن خاله واستاده الشیخ علی بن الشیخ حسن
علی بن سلیمان بن الشیخ احمد الماحوزی البلادی عن مشیخة اساتذه الشیخ
احمد بن صالح والد الشیخ محمد صالح المذکور عن الشیخ الانصاری والشیخ
راضی الحاج مولی علی الخلیلی والشیخ محمد حسن الکاظمی (قال) بعد ذلک
احرزته دام معالیه ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روایته بحق اجازة هؤلاء
المشایخ طاب ثراهم بطرقهم المشار الیها وعن سائر مشایخی الذاهب
ذکرتهم فی اجازة السید السند والبحر الاوحد مولنا الولی الاوفی وسیدنا
التقی النقی السید علی النقی النقوی الکهنوی دامت برکاته وجعلت هذه
الورقة تکملة لتلک الاجازة التی کتبتها نیابة لاستعجال وترکت فیها ذکر
جملة من الطرق لضیق المجال فلیرو عنی عن هؤلاء المشایخ لمن شاء وحیث
مر عما لما اشترط علی من الفتوی والاحتیاط عصمنا الله وایاه عن الخطاء
والزلل فی القول والعمل . حرره ببیده الجانیة الفانیة اسیر الذنوب الفانیة
المسیئ الجانی الضعیف محمد محسن الطهرانی الشرهب المدعو بآقا بزرگ
غفر الله له ولوالدیه خاتما مصلیا مسلما داعیا شهر ربیع الثانی ۱۳۴۹

آیت اللہ محمد بن رجب علی بن حسن عسکری طہرانیؒ

الاجازة السادسة

من علم الفضل والهداية و مثال الورع والعبادة شيخنا الميرزا محمد بن رجب علي بن الحسن الطهراني نزيل سامرّا المشرفة دام ظله و هو يروي الشيخ الاجل آية الله الميرزا محمد حسن الشيرازي قدس الله سره و كانت اجازته لي نشفا ها في مشهد العسكريين سلام الله عليهما تجاه الضريح المقدس في جانب الرأس الشريف وهو يومئذ على مصلاه بعد صلوة العشاء ليلة الاحد العاشر من رجب الحرام سنة ١٣٤٧ه وادصاني من بعد الاجازة بوصايا نافعة و مواعظ بالغة وهو على ما ذكر لي يروي عن آية الله الحاج ميرزا حسين بن ميرزا خليل الطهراني وسيد المحققين السيد ابو تراب الخوانساري طاب ثراه بالاجازة العامة وعن غيرهما من اجلة الاعاظم بالقرأة

وقد اتبعها لجميع جماعة من المستجيزين بالكتابة في سامرّاء يوم الاحد ٢ شهر ١٣٥٠ه

هذه هي النسخة الاصلية من اجازة شيخنا
الميرزا محمد الطهراني التي تقدم ذكرها نخطه و توقيعه وخاتمه

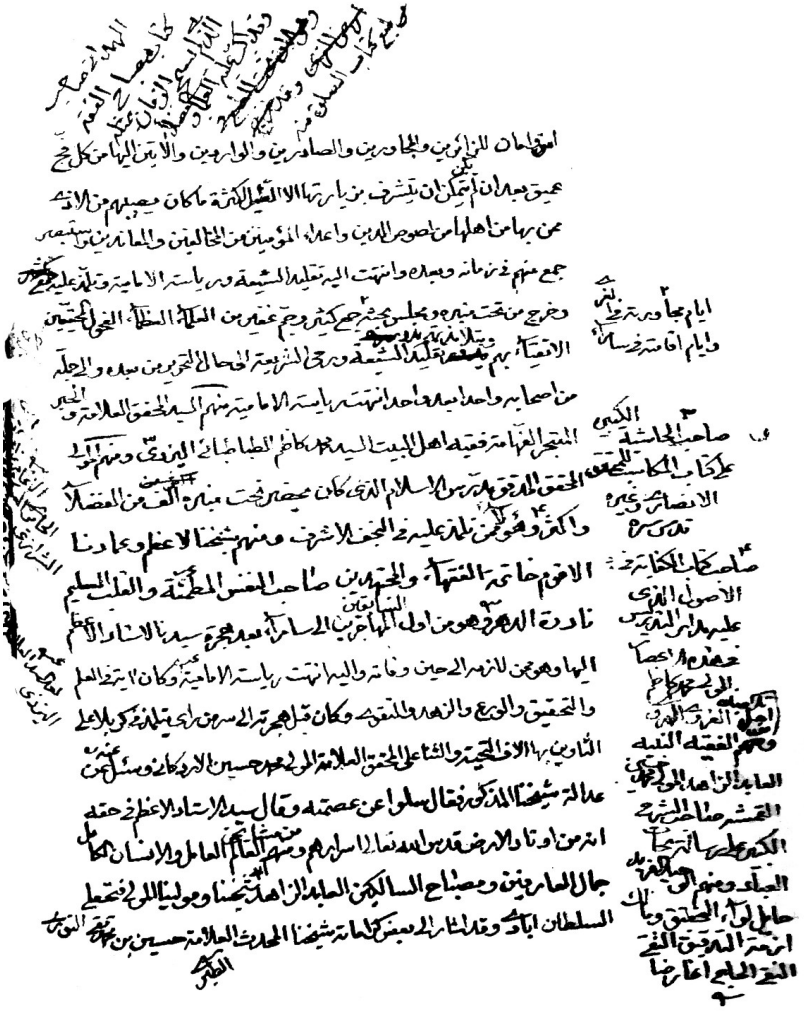

عن جماعة منهم الميرزا محمد الشيرواني والشيخ جعفر المقاصر وعن شيخ
الاسترابادي باسانيده عن الائمة عليهم السلام ومنهم المولى محمد باقر الهزار
الجويبي عن اساتيذه محمد بن محمد زمان والميرزا ابراهيم القاضي باصبهان
عن روايتهما عن الامير محمد حسين بن الامير محمد صالح وعن طاهر بن
محمد عن محمد قاسم بن محمد رضا الهزار جويبي الطبرسي جميعا عن مولينا
الاعظم وجدنا من طرق ام جدنا الاجل السيد ابي القاسم الاصفهاني الطباطبائي
مولينا محمد باقر المجلسي باسانيده المتصلة اليهم صلوات الله عليهم المذكورة
في اربعينه ومنهم المحدث العلامة الشيخ يوسف البحراني صاحب الحدائق بطرقه
في اللؤلؤة والثاني منها فقد اجاز لهم ان يرووا عنه جميع مصنفاته وجميع مصنفات
السلف من الخاص والعام في جميع العلوم من التفسير والحديث والدراية سيما البحث
عن مشيخته الالف التي هي زبدة رجال الحديث سيما الجامع الثلثة
للمحدثين الثلثة الاوائل التي عليها المدار الكافي والفقيه والتهذيب والاستبصار
والجامع الثلثة الاواخر الوافي والوسائل والبحار والفقه والاصول والدراية
والرجال وجميع سائر العلوم من المعقول والمنقول عن مشايخه الكرام الفحام
العظام وهم جماعة منهم السيد السند المحقق السيد حسين الكوهكمري وخاتمة المتقدمين
والمتاخرين الشيخ محمد حسين الكاظمي والعالم المحقق الرباني المولى لطف الله المازندراني
والبحر الزاخر والفقيه الماهر الشيخ محمد باقر بن زين الدين المحقق الشيخ محمد تقي الاصفهاني صاحب
الحاشية الكبيرة على المعالم عن الشيخ الاكبر الشيخ جعفر والسيد الاريب الاديب الفقيه النبيه
الماهر السيد مهدي باقر الخونساري صاحبه وصاحبات الجنات واخوه المجد المتجرد الامير محمد

هاشم

اسوۃ المحققین

هاشم عن وحید عصره وفریده دهره الشیخ مرتضی الانصاری عن العلامة الحبر مولینا
احمد ابن الفقیه العلامة المولی مهدی النراقی عن بحر العلوم عن الفرید البهبهانی عن والده عن
العلامة المجلسی باسانیده المذکورة بعضها فی المجلد الخامس والعشرین من بحار و
فی المجلد الخامس والعشرین من کتاب مستدرکنا المتصل باهل البیت علیهم السلام فی اصولهم
واخذ یعلمهم بما ادی صافی واخذ علی مشایخی قدس الله تعالی اسرارهم من المحافظة علی ما
هم علیه من تقوی الله ومراقبته فی السر والعلانیة والاخذ بالحائطة لدینهم واتقوا الله وان یتحلوا حب الدنیا الدنیة ویزهدوا فانه راس کل خطیئة وان یبعدوا
الا الریاسة الا اذا ادی الکلیف الواجب الی ذلک وقد ورد فی الاجتناب عنها
انه ما ذئبان ضاریان فی غنم بغاب بمهارشها باضر فی دین المسلم من حب الریاسة
وروی الکلینی انه قال علیه السلام ملعون ملعون من حدث نفسه بالریاسة
والیاس یذکرهما ویعظنا بهما بعض مشایخنا الکرام اعلی الله تعالی مقامه
فی دار المقام وهو العالم العلم العلامة والحبر المتبحر الفهامة جامع المعقول والمنقول
صاحب الکرامات الباهرات المولی حسین علی الهمدانی من اجلة الاساتذة المحققین
ومن اصحاب السید الامام العلامة العابد الزاهد الورع المرتاض المجاهد صاحب
المحقق الانصاری الاعاریه علی النستری قدس الله اسرارهم وبرکته تشرفت
بحضور مجلسه ومحضره الشریف سنة الاحدی بعد الالف والثلثمائة فی المشهد
المقدس الغروی وکان قدس سره فی الخیر من بحیر فی المعقد والاصول الارب
فی الاخلاق وبعض اصحابه والعرض ما رایت ولا طرق سمعی کلاما اکثر ولا اشد تاثیرا

من كلام مرغ القلوب القاسية التي هي اشد من الصخرة الصماء فمن جملة كلامه
في التقوى وما وعظنا به يوم السبت الخامس والعشرين من شهر ذي القعدة
سنة ثلثمائة بعد الالف بالفاظه الشريفة اي جماعت من واعظ نيستم وكار من
نيست كه وعظ بخواهيد ومن نخست بسيار است كه كسي طلب تقوا كند
صادق نباشد وعلامت صادق آن است كه از آنچه خدا نهي فرموده اجتناب نمايد
هرچند بسيار باشد وبشنويد وبفهميد ومن چيزي نميگويم الا آنچه خود
خودت ميداني ومرا اذيت نكرده واگر نخواهي باهمين طريقه كه داري عمل
بكني تحصيل تقوي نكني عالمست نزد اكثر من دو ثلث تاثير نخواهد كرد اول باب تحصيل
خوف بكني تا نتواني تحصيل تقوي بكني الخوف الخوف فقيل له علم عزم طريق الخوف
فقال الحال الله تعالى له طرق الطريق الاوحد بالنسبة الى الطرق التي انا متمكنون منها
ان تمشي الى المقابر وحدك في كل يوم لا يوم ولا يوم لا وتقعد عند الموتى ساعة او ساعتين
او اكثر وتسلم اين اموالكم اين بيوتكم فيجاوبونك عن واحدة بلسان الحال
ثم تقول لك لو كنت تدري ما اكثر ما نتمنى ان نرجع الى الدنيا ونتمكن من الذي
متمكن منه لاغتنمت وتزودت واستعددت لسفرك لو كنت تدري كيف تراهم
للعقارب والحيات كيف يتردد الديدان فيهم كيف تفتشرت عظامهم كيف اكل التراب لحومهم
ترجع الى نفسك وتقول لها يا نفس انت عن قريب تصيرين كاحدهم ومن جملتهم كان امير
المؤمنين عليه السلام كثيرا ما يذهب الى المقابر ويجلس عندهم حتى لامه وقال لهم لا تفعل بنفسك هذا
فيقول لهم هؤلاء قوم يعظونني واقتبس منهم واسلم فيجيبونه ولا يؤذونني واذا كان هذا
تاثير الموتى فكم مع تلك الجلالة والاهابة فويل لك ومن طرق تحصيل الخوف قراءة
القرآن

قلیل من کثیر منها الحیاء والخوف والخشوع والخضوع الی غیر ذالک ومن طرق تحصیل
الخوف الصلوٰۃ مع الحضور فاذا قمت بین یدی ربک فاعلم انک بین یدی
ملک عظیم فاجمع نفسک ولا تدع ان یتفرق حواسک وتفکر فی عظمۃ
جل جلالہ ثم امنن وقل اللہ اکبر فکبرہ بقلبک ثم بلسانک واعلم ان معک عدوک
ھو الشیطان یرید ان یضلک فتسیئ الادب فی محضر السلطان ولا یقعدہ
احد ان یجیئ حضرۃ الاھو جل جلالہ فاستعذ باللہ جل جلالہ وقل اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ثم تبرک باسم ربک جل جلالہ وقل بسم اللہ الرحمن الرحیم
وھکذا واعلم انک معامل مع السلطان وھذہ المعاملۃ ربحہا عظیم وخسرانہا
عظیم فکما انک اذا عاملت فلان البقال اذا رضی عنک اعطاک بحفنۃ من البصل
علی حسب شانہ فکذالک اذا عاملت مع السلطان اذا رضی عنک یولیک علی بلاد
مثلا وکذالک اذا اشتمت فلان البقال فی یوم واحد عشرین مرۃ تقدر ان ترضیہ
عنک بخلاف ما اذا نظرت الی السلطان بعین الحقارۃ یامر بقتلک وعنہا زیادۃ
امیر المومنین علیہ الاف التحیۃ والسلام فاذا وصلت الی باب حضرۃ الشریفۃ فاعلم
انک واقف علی باب السلطان تریدان تدخل علیہ وانت لا تدری ھل ھو راض
عنک فیعطف علیک ام ساخط علیک یامر بقتلک فینبغی ان لا تتکلم فی حضرۃ
الشریفۃ مع احد وعنہا ان تسھد اللیل بعبادۃ طویلۃ وتکثر فیہا الذکر مائۃ مرۃ
او مائتین او الفا او الفین علی مقدار طاقتک حتی تتعب نفسک وعواضع جبھتک
ثم تقوم وتتفکر فی الموت مقدار نصف ساعۃ واعلم ان ھذا اللباس الذی انت
بہ لیس بلباس المتقین والا لکان اکثر الناس متقین وان اردت ان تحصل لک التقویٰ

مع

مع هذه الاعمال الفاسدة فهو محال فلا بد لك ان تنظر فيما فضل لك من ليلك
نهارك وتبدل الاعمال الفاسدة المذمومة بالاعمال الصالحة المحمودة حتى
تحصل التقوى ومن كلامه في طريق المجاهدة وتحصيل التقوى ما يقرب هذا
المضمون قال اذا اردت ان تنتظم امورك وتحصل التقوى الصادق فقوم من
النوم قبل الفجر بساعة ولا تنم الى طلوع الشمس فان هذا الوقت ليس فيه بيع ولا
شراء ولا درس ولا بحث ولا مجالس تروح اليها فاذا قمت من فراشك تفكر في نفسك
انك عبد لربك واذا قام العبد من نومه ينبغي ان يشتغل بخدمة سيده ولا
وقت يحل بالدعوات المأثورة واذا اردت ان تتوضأ تفكر في ان الناس يوم
القيمة على ضربين اما وجوههم مبيضة منورة واما مسودة مظلمة ثم
تسأل ربك ان يجعلك من الذين ابيضت وجوههم لا من الذين اسودت وجوههم
فتغسل وجهك وتقول اللهم بيض وجهي يوم تسود فيه الوجوه ولا تسود
وجهي يوم تبيض فيه الوجوه ثم تتفكر في ان الناس يوم القيمة منهم من اوتي
كتابه بيمينه وهم الذين يجعلهم الله جل جلاله على يمينه في جملة المغفرة ويرزقهم
الخلود في الجنة ويحاسبهم الحساب اليسير فتغسل يدك اليمنى وتقول
الله تعالى ان يجعلك من الذين اوتوا كتابهم بيمينهم وتقول اللهم اعطني كتابي
بيميني والخلد بالجنان بيسارتي وحاسبني حسابا يسيرا وعند افتتاح صلاة الليل
تقف خاضعا وتنظر خاضعة خاشعة وتشتغل بالتعقيب وتلاوة
القرآن بلطائفها التي اذكرها لك ان شاء الله تعالى فاذا فرغت تفكر في نفسك
واعلم انك لا تبقى في هذا العالم الذي انت فيه وانما انت من عالم اخرجت

الى هذه الدنيا البحر الذي احرثك واعلم ان نفسك شريكتك في هذه التجارة التي
ربحها الجنة والرضوان وخسرانها يوجب الخلود في النيران ولكنها شريكة
خائنة وعبد لك ولكنها عبد سوء لا تفعل ما تامرها به الا قسرا وقهرا فتسلم اليها
بصرك وسمعك ولسانك وبطنك وفرجك ويديك ورجليك و
توصيها وتقول لها يا نفس اقسم عليك بالله جل جلاله الا تخسرين في تجارتك
فانك ان خسرت وضيعت رأس مالك هلكت واهلكتني واذا سلمت اليها
جوارحك واوصيتها فلا تغفل عنها فكيف تغفل عنها والحال انك اذا
اردت ان تسلم الا الى من يتجر لك لا تسلم الا الى من تامنه عليه ومع ذلك
لا تغفل عنه واذا توهمت ان يقع في الخسران باخذ بضعة فان كنت هكذا مع من
تستقرضا منه فكيف بك مع من لا تشك في خيانته وتعلم انه ينتظر ان
تغفل عنه في وقت فتسارع لا تنجو منها ابدا واذا اوصيت اليها واتممت
عليها ان لا توقعك في الهلكة فانظر في شغلك في ذلك الوقت فان اردت
ان تحضر مجلس درس مثلا فلتكن نيتك فيه الصبر لوجه الله تعالى وان انت
عنها واما تقدر عليها من طهر قلبه عن نجاسة حب الدنيا ولكن تجد الا محبة
الله جل جلاله وانت قلبك ملوث من الغفلات والشهوات فلا امل ان
يكون من قصدك الجاهدة واعزم على ان لا تؤذي في ذلك المجلس احدا
ولا تحمل احدا ولا تغتاب ولا تسخر باحد واذا رايت قوما يغتابون
فان قدرت على ان تقهرهم بلسانك فافعل فان هذا زمان يستهزئ
بمن اراد ان يامر بمعروف او ينهى عن منكر وان لم تقدر على شيء من ذلك
ولا

ولا ان تخرج من ذلك المجلس فانكر بقلبك ما هم فيه ولكن قصدك
الفهم لان تنظر فضلك على غيرك ومن كلامه قدس سره في طرق الجامعة
وتحصيل التقوى ما يقرب هذا المضمون اعلم ايها الله لن اساس في بعض الايام
التقوى الصادقة الحزن الشديد الدائم يكون في القلب فمن اراد حقيقة
التقوى فلا بد له من تحصيل ذلك الحزن فكما ان البناء لا يمكن تحققه بغير
اساس كذلك التقوى لا يمكن وجوده في القلب واستقراره فيه بدون
ذلك الحزن الشديد الدائم وعلامة ذلك ان لا تضحك حقيقة الضحك
ابدا ولا تضحك بوجهك وقلبك بل تبكي بقلبك وتضحك بوجهك و
يكون قلبك بحيث لا يصدر عنه الضحك ابدا وتكون عزيقا في بحار الحزن
كما ورد في الخبر المؤمن يشرق في وجهه وحزين في قلبه فيظهر من هذا الخبر
الشريف ان المؤمن ليس له في قلبه شيء اصلا والاخبار بهذا المعنى كثيرة
وان شئت الاطلاع عليها فراجع الخطب والمواعظ الواردة عن الائمة
صلوات الله تعالى عليهم اجمعين التي وصفت فيها المتقون واعلم انك
ان كنت حزينا في ساعة دون اخرى او يوم دون يوم اخر او غلب
او قتك وفي بعضها باللهو والضحك مشغولا وعن الحزن خاليا
عن الله جل جلاله غافلا ولمعاصيك ناسيا وبدينك مستهزئا علمت
من زمرة المتقين وليس لك من التقوى حظ وافر فلا بد من
ان يصير الحزن ملكة راسخة في نفسك وتحصيل هذا الحزن بان تتفكر
في سوء حالك وكثرة ذنوبك وانك غافل عن محبوبك وانك لو

عيوب نفسك لتغفلت عن عيوب غيرك وانك لا تشك ولا تثبت
لك فانك قد عصيت ربك واطعت عدوك وعدوك واجرت على
سيدك ومولاك وخالفت من اليه منقلبك ومثواك وايا يا تك
البشارة من عند ربنا بالغفران والنجاة من الخسران ولا تدري على اي
شيئا من اعمالك ام صدر منك ما ترجو به الخلاص من نيرانك واذا
تفكرت في هذه الامور تعلم ان اسباب الهلاك فيك موجوده الى اخر كلامه
رفع مقامه وكان يوصينا قطنة المعاشرة وتركها الا بقدر الحاجة وكان
وكان يقول ان المعاشرة للطلبة سم قاتل وقال اياك وهذه الجلسات
في الصحن الشريف الان تكون مشغولا بالتضرع الى امير المؤمنين عليه
افضل صلوات المصلين وكان يأمرنا بالبحث في علم الاخلاق ويقول
ان الطلبة كان ما يتعاطونه من الكلام اذا فقدوا في الصحن الشريف
واجتمع بعضهم مع بعض كلهم في تهذيب الاخلاق وتزكية النفوس وكان
يوم عندنا وكنا عشرين نفسا او اقل فقال ايها الجماعة ان لكل واحد منكم
اسرارا وخفايا لا يحب ان يطلع عليها غيره فما يجري عليكم اذا اطلع كل واحد
منكم على خفايا غيره منكم انتم فكيف بكم في يوم تبلى فيه السرائر وينكشف
عن الضمائر وارا بعض المؤمنين السفر الى بلاده فخاطبه في موعظة
وما حاصلها ايهم الله بعثة الفقر وغصة الموت وطول فصول المعاشرة
الناس وغيرهم وكان شيخنا المعظم الاخوي اخوه قدس سره اشتغال بعلم
الفضول اذا كان ينتهي الى الذل والكآبة موجبة الى الحاجة الى الناس وما
يؤدي

يترتب عليها من الذل والهوان عند الديان واوصيهم ادام الله تاييدهم
ببذل الجهد وغاية الاهتمام بتحصيل العلوم الشرعية الاهم فالاهم سيما الكلام
والمناظرات مع هذه الفرق الضالة المضلة من الكثرة المجددين
من الطبيعيين وغيرهم وببذل الجهد وغايته الوسع فيرفع بدعهم وشبههم على
عن ضعفاء المؤمنين بهؤلاء الملحدين فقد قال الله عليه وآله
لان يهدي الله واحدا خير لك من جبل تهامة ذهبا الحديث وسيما التفسير
والحديث وما لابد منه في الدراية والرجال ولا يغفلوا بالمضار فضلة
العلم فانها عن هذين العلمين الشريفين فقد كان السلف الصالح يتعبون
في تحصيلها حتى انى سمعت ان المحقق الانصاري مع ما كان عليه في ذهاب الاعمار
واتجار من السيد الامام العلامة حجة الاسلام السيد مهدي باقر الشفتي ثم الاصفهاني
فاستحسنه ثم يجاب على ما يريد في علم الرجال فلم يخرج من ان المحقق الانصاري
قد رد تصنيفا في علم الرجال ذكر فيه الرواة الذين اختار العمل
بروايتهم ولعله صنفه بعد ذلك وبعد ان اكمل علم الرجال اوصيتهم تلاوة
القرآن غدوا وعشيا الليل والنهار حتى يكون السيد صاد قا في قوله عند جوابه عن نكير القراءة
تجويد والمداومة على الجهد في التفسير ومدارسة كتب الاخبار سيما ما يتعلق منها بالكلام
سيما الكتب الاربعة التي عليها المدار في جميع الاعصار الكافي والفقيه والتهذيب
والاستبصار ونهج البلاغة وقد عد شيخنا السيد العلامة الامر سيد علي اما
عن والده سيدنا الاستاد الاعظم قدس سرهما انه اوصاه بحفظ القرآن و
نهج البلاغة والصحيفة الكاملة السجادية حيث عن ظهر القلب وقد رايت
بخط المحقق الانصاري قد استحسن نهج البلاغة واستخرج منه بالكلام ما يتسلى

وقد وقفت عند استدراكي على المجلد الخامس والعشرين من المجار المجلسية
على جملة من طرف اهداها السيد الجليل ناصر طريف العلم السيد المعاصر الزاهد
السيد باقر القاسم الحسيني الرشتي على ما ينيف على اربعمائة اجازة قد اوصوا
فيها المجاز بعلم مأثرة الاخبار والتمتع فيها حقان الجواز اخر صاحب
المجاهر انه في بعض اجازاته مما استدركه عند وصيته المجاز بالتمتع و
الاستقصاء اذا استنبطنا جملة من احكام الطهارة من الاخبار الواردة في
الديات وقد كان السلف الصالح يبذلون جهدهم في مدارسة كتب الاخبار
سيما الكتب الاربعة وقد ذكروا في تصنيفات المجلسي الثاني ان ما علقه
عليها من التعليقات والحواشي يبلغ الى مائة الف او اربعمائة الف بيت
وقد ذكر جدنا البقي المجلسي في الفوائد الرائعة عشر التي ذكرها في مقدمة
شرحه على الفقيه الفارسي المطبوع ان المدرك في استنباط الاحكام منحصر في
الاخبار ما الاجماع موجبة عندنا الا اشاله وموافقته لقول المعصوم واما الاستصحاب
والبراءة والاشتغال فمستفادة من الاخبار واما العقل انما يعتبر فيما
ثبت حجيته منها واما القرآن فالعمدة والمدار في تفسيره وتعيين المراد منه قول من
نزل فيهم وهم اهل البيت فان اهل البيت ادرى بما في البيت وقد كان السلف
الصالح ملازمين بمدارسة كتب الاخبار وقرائتها على الشيوخ يظهر ذلك لمن راجع
كتب الاجازات سيما الكتب الاربعة فلا غرو الحقتهن في المجلد الثامن من كتاب
حدائق شرحه على قواعد والده العلامة تغمدهما وايهم برحمته امام الله تعالى
ان لا يذيقهم في ايام حيوته وبعد وفاته ضاعفا بالعذاب وهنالك
وكان الفراغ منها في صحوة يوم الجمعة العاشر من شهر جمادي الثانية
من سنة الحسين بعد الثمانمائة والالف في دارنا في سامراء على مشرفها

غ الاجناد

٢ وفي البلاغة والصحيفة الكاملة فانهم كانوا ملازمين بمدارستها

آیت اللہ شیخ علی بن محمد رضا بن موسی بن شیخ جعفر کبیر کاشف
الغطاءؒ (۱۲۷۰۔۱۳۵۰ھ۔ق)

الاجازة السابعة

من الشيخ الاجل كبير الطائفة الجعفرية المتتبع المؤلف، المخبر الشيخ علي بن الشيخ محمد رضا بن حرتيت الفقاهة الشيخ موسى بن الشيخ الاكبر كاشف الغطاء صاحب الحصون المنيعة في طبقات الشيعة في ١١ مجلد واجازته هذه نجل العلامة الكبير علم الشيعة الشيخ محمد الحسين صاحب الدين والاسلام والمراجعات الزيجانية وغيرها مستجلة بتوقيع الشيخ المجيز وخاتمه الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الحمد مجازا الى حقيقة رضوانه واجازة الى سبل احسانه والصلوة
على سيد انبيائه ذخيرة من خلقه محمد وآله وبعد فان السيد الصفي والعالم الا
الوفي السيد علي نقي بن العلامة السيد ابو الحسن النقوي الكنتوري ادام الله حراسة
قد رغب الينا في ان نجيزه برواية الاحاديث التي صحت لنا روايتها بطرق الاجلا
عن اهل بيت العصمة ومعادن الوحي والحكمة صلوات الله عليهم فوجدته من اه
وفي محلها لذلك قد اجزته ان يروي عني عن مشايخي من العلماء الاعلام من
اعامي واجدادي كشيخنا العلامة الفقيه الشيخ مهدي عن ابيه المحقق الوحيد
ابن جعفر عن ابيه ينبوع العلم والفقاهة جدنا الشيخ جعفر كاشف الغط
رضوان الله عليه عن استاده الوحيد البهبهاني اعلى الله مقامه والشيخ مه
الفتوني رحمه الله بطرقهم المشهورة الى المحدثين الثلاثة اعلى الله درجاتهم
وعن شيخنا العلم العالم الرباني الشيخ جعفر الشوشتري قدس الله سره عن ا
الشيخ الفقيه صاحب انوار الفقاهة الشيخ حسن بن الشيخ جعفر كاشف الغ
عن اخيه خزيمة الخطر موسى بن جعفر عن ابيه كاشف الغطاء
عن مشايخه الأعاظم رضوان الله عليهم وعن استادي العالم الورع البارع الحا
الشيخ محمد باقر عن ابيه العلامة الشيخ محمد تقي صاحب هداية المسترش
قد اجزته ان يروي عني بروايتي وما صح لي اجازة عنهم الى ائمة الهدى وهما
الحق سلام الله واوصيه ان لا ينساني من صالح دعواته وان لا يحيدعن
الورع والاحتياط ومن الله سبحانه نستمد لنا وله المعونة والتوفيق والسلام عليه

حررفي ٩ شهر المحرم سنة ١٢٤٣ علي آل الشيخ جعفر
كاشف الغطاء

آیت اللہ محمد علی بن محمد قاسم اردبادیؒ (۱۳۱۲-۱۳۸۰ھ-ق)

الاجازة الثامنة

من العلامة المفضال بقية الفضل ونابغة الكمال الحجة في الله الميرزا محمد علي الاردبادي دام علاه وهو ايضا يروي عني فاكاجازة بيننا مد بجة وكانت اجازته لي تقاميا في شوال ۱۳۴۷ھ وهو يروي عن مشائخ كثيرين منهم استاذنا العلامة حجة الاسلام مولانا السيد محمد باقر اللكهنوي طاب ثراه بطرقه المذكورة في اجازته الرقيمة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد فہذا ما توخاہ
سیدنا الاخ الفضال العلامۃ النحریر سید العلماء الاعلام
وسند الفقہاء الکرام العلم المفرد والبحر المجرد محقق النشء
نابغۃ فہرو علامۃ مصر السید علی نقوی اللکھنوی الہندی
دامت برکاتہ من اعلاء طرقہ واسانید الی علمائنا الاعلام
وکبرائہم ومنہم الی مہابط الوحی ومعادن العلم ائمۃ الہدی صلوات
اللہ علیہم اجمعین والاجازۃ لم یروایۃ الاء حادیث الشریفۃ
والکتب المؤلفۃ الاسلامیۃ الدینیۃ من الاء ماحیۃ عنی بہا و
یعود ام فضل وانکار لہ اجازات کثیرۃ اللہ یبقیہا لہ ما توقف
علی الغایۃ القصوی من کل فضیلۃ وحرصہ بان لا ینفی ای
نادرہ وحسن ظنہ باخیہ فی الدین وعین الرضا منہ حدتہ تحری
ہذہ الغایۃ ولم یکن لی منذ حین من اجابتہ خلد فبادرت
الی سرد ہذا البیان عسی ان یکون طلبہ وان کان کذلک
فہو اولی من سیر جانب اخیہ ویسدد زلتہ ومن اللہ
استمد المعونۃ والیہ ابتہل ان یوفقنا جمیعا لما یحب ویرضی
والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

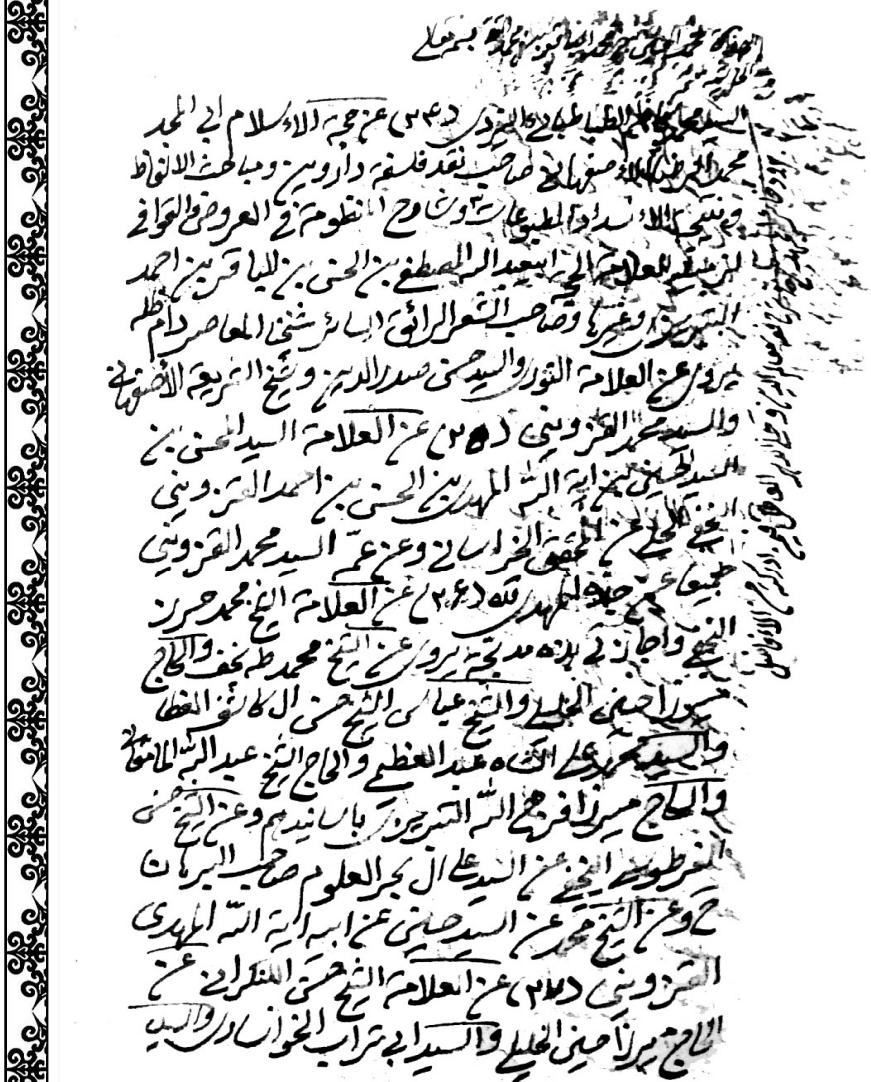

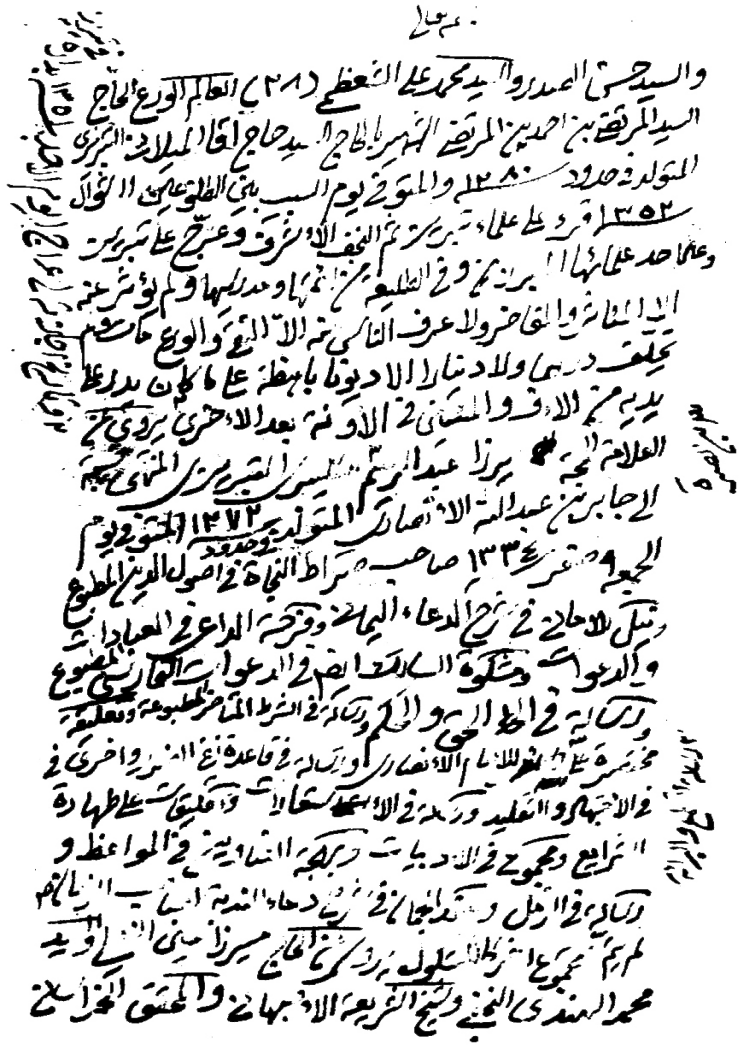

بسم تعالی

(۲۹) العلم النجیب الحاج میرزا علی اصغر الملک المتبرز علی اقرانہ فی العصر علا وسما
یروی عن الحاج میرزا حسین الخلیلی والسید حسن القدوہ والحاج الشیخ عبداللہ المازندرانی
(۳۰) السید احمد البہبہانی الحائری عن الفاضل الاردکانی والشیخ زین
العابدین المازندرانی الحائری والشیخ محمد حسن آل یاسین الکاظمی ومیرزا
ابی القاسم الشہیر بالطبیب الحائری ح وعن السید احمد عن ابیہ السید محمد باقر
عن السید علی نقی الطبیب الحائری (۳۱) من العلم البارع الادیب السید محمد
الشہیر بالنجفی الشوستری المتوفی فی النجف الاشرف صاحب التالیف الکثیرۃ والشعر
الوافر واجازاتی بہذا الطریق مدبجۃ یروی عن السید الطباطبائی والسید
محمد علی الشہیر بالشہرستانی والشیخ محمد طاہر نجف والسید المصطفی النجفی والحاج الشیخ عبداللہ
المازندرانی والشیخ محمد حسین والسید عبداللہ البہبہانی وشمس الاطباء
بطہران والشیخ عبدالہادی نجل الشیخ الہمدانی بطہران والسید
باقر الہندی والسید الرضا وجماعۃ اخرین لما عرفت سیدنا
(۳۲) العالم الباحث میرزا احسن بن العلامۃ الاوحد الحاج ملا علی العلامۃ
من علماء تبریز العدادۃ من تلمذ الشیخ المامقانی والفاضل الشرابیانی والوالد
لطف اللہ المازندرانی والعلامۃ الاردبادی ومیرزا محمد علی الشہیر وغیرہ
لہ مشکوۃ الاصول فی اصول الدین ۲ مشکوۃ الوصول الی علم الاصول ج ۳
صراط النجاۃ النجیۃ البیضاء والجواہر السنیۃ الجبلیۃ الحسنی جامع السعادۃ نزل المولی
بدیع الاسلام فی شرح الشرائع الکلامیۃ المخزونۃ وغیرہ وجوہرۃ الکنز الغریب
مصباح الابرار وحبل الایمان تعلیق علی کتب النحو والاصول اجازاتہ طویلۃ
یروی عن شیخہ الشرابیانی والسید ومیرزا قاسم النجفی الطباطبائی والحائری والشیخ

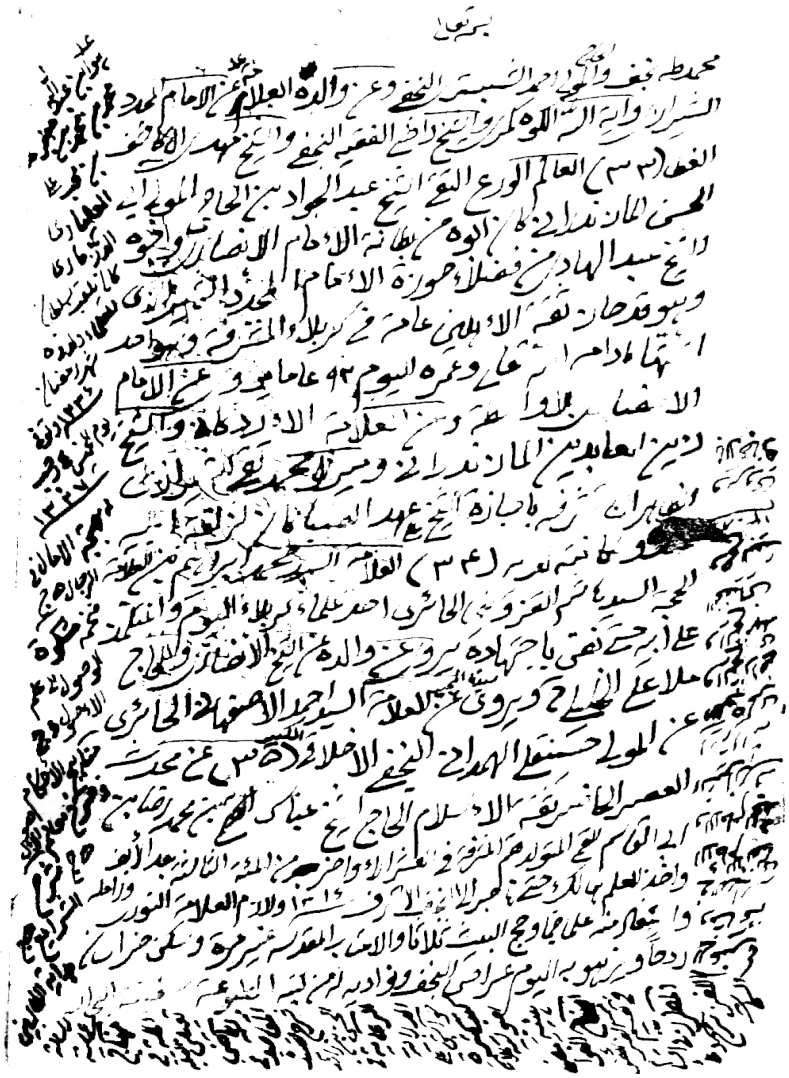

بسم اللہ

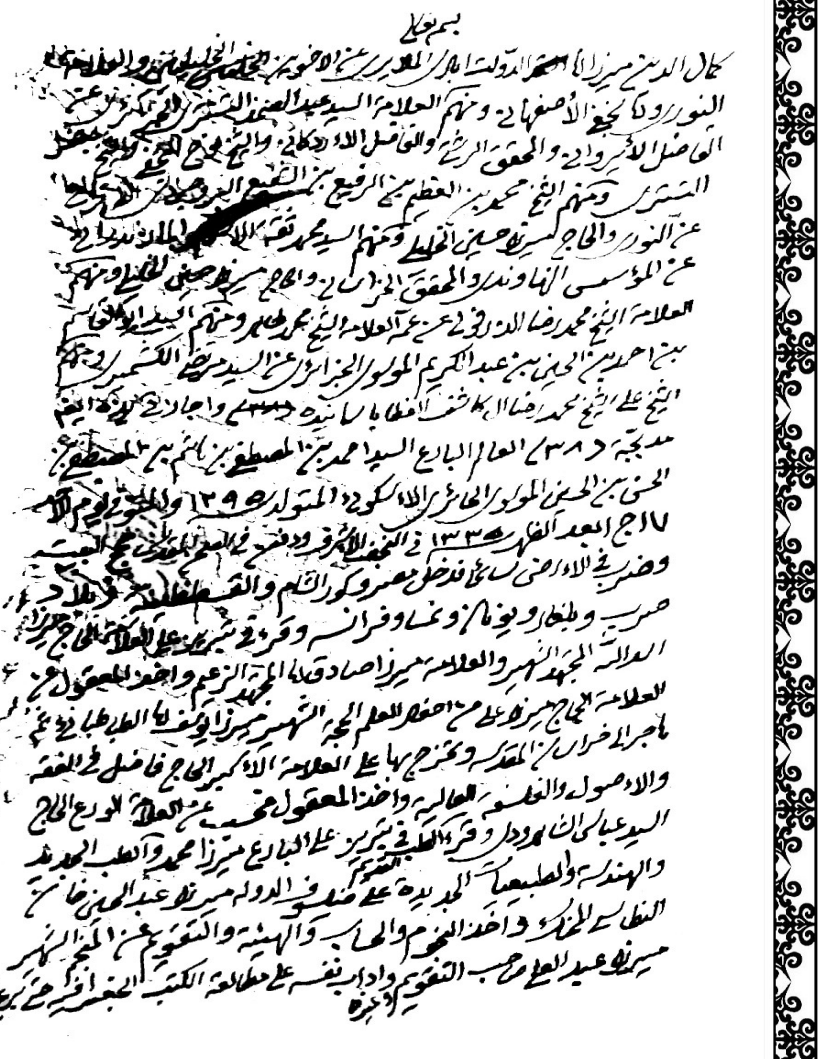

بسم الله

بسم تعالی

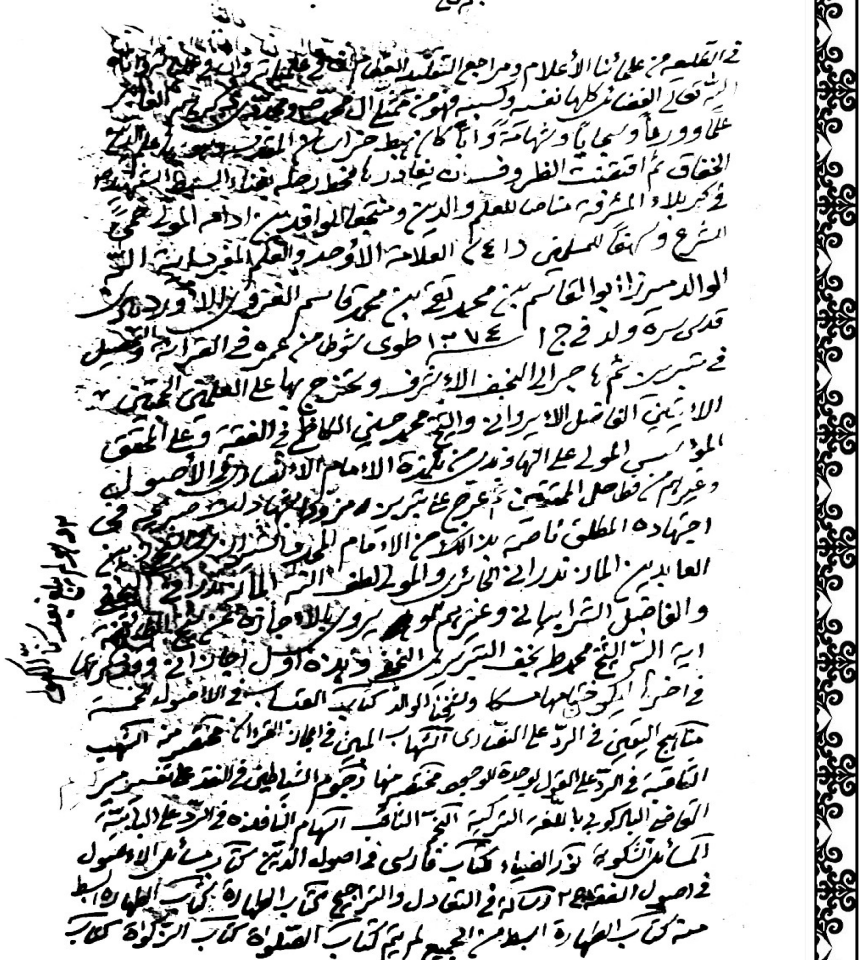

بسم تعالی

ذهب علی ذکر طریق واحد فنذکرہ بعد ان ما استدرکہ ہنا انہ قد
(کذا) وہو ما اروی عن العلامۃ میرزا علی الکبیر البنیر بن بدر النجف الاشرف
وحفیہ المتوفی یوم الجمعۃ ۲۰ ذی الحجۃ ۱۳۳۶ بشریعۃ الکوفۃ رضی اللہ
الواد السلام ولہ فی الفقہ واصولہ وما یتعلق بہما تالیف کثیرۃ ولعلہا
تبلغ المئۃ وکان اذا الف بسط فی القول [illegible] وما یحتاج الیہا فہا ہو حاصل فیہا وقد علق بالی طرق من اسماءہا شرح الدروس
[illegible] الحجج والآیات الحاج الراضی الہمدانی والسید المرتضی
الکشمیری والخراسانی والحاج الشیخ عبد اللہ المازندرانی باسانیدہم وعن
الشیخ محمد الباقر النہاوندی عن المولی حسنعلی الہمدانی عن الشیخ الانصاری
ح وعن میرزا علی الکبیر عن الشیخ عن التستری کاشف الغطاء عن السید حسین بحر العلوم عن
صاحب الجواہر ح وعن الشیخ کاشف الغطاء عن المحقق الرشتی ح وعن میرزا
علی الکبیر عن الشیخ ابراہیم الکلباسی عن الامام الانصاری والمحقق الرشتی ح
وعن میرزا علی الکبیر عن المحقق المولی علی النہاوندی عن الامام الانصاری
ح وعن النہاوندی عن العلامۃ میرزا ابی القاسم کلانتر الزرندی صاحب التقریرات
عن صاحب الجواہر والامام الانصاری ولنا اسانید غیر ہذہ اجتزلنا ذکرہا
فلک ان تروی جمیع ما صحت لی روایتہ بما جعاہ بذویہا المتصلۃ الی ائمۃ الدین
واعلام الہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین واجزت روایتہا لمن وجدت فیہ شرائط
الاجازۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الاقل محمد علی الغروی الزرندی

آیت اللہ سید ابوالحسن بن ابراہیم بن محمد تقی نقوی ہندیؒ (۱۲۹۸۔۱۳۵۵ھ۔ق)
(والد سید العلماء علی نقی نقنؒ)

الاجازۃ التاسعۃ

من والدنا العلامۃ واستاذنا الفہامۃ حجۃ الاسلام والمسلمین ممتاز العلماء وفخر المدرسین الفقیہ المؤتمن مولانا السید ابوالحسن دام ظلہ وھی طویلۃ مبسوطۃ فی رسالۃ مستقلۃ مجلدۃ ننقل منہا ما یلی

قال دام ظلہ بعد الخطبۃ والمقدمات الضافیۃ

کیف کان فممن اجتہد لنیل تلک المرتبۃ السامیۃ الجلیلۃ والدرجۃ العلیۃ العظیمۃ الفاضل الفاصل والعالم الکامل الذی ھو فی محاسن صفاتہ علی النقی فی نفسہ الذکی الالمعی الذوذعی مہجۃ قلبی وثمرۃ فؤادی نور عینی وفلذۃ کبدی السید علی نقی لازال محفوظا عن الآفات مصونا عن العاہات فالاحری ان اقول فی حقہ ما قال حکیم الفقہاء الربانیین وفقیہ الحکماء الالہیین ہادی الانام الی خیر السبل استاد الکل فی الکل الذی ھو فی الصفات علی جد جدی السید علی المعروف بدلدار علی طاب ثراہ فی اجازتہ لولدہ الاکبر قدوۃ المکملین اسوۃ المجتہدین دامغ رؤس الفرق الباطلۃ وضاربہم بالضربۃ الحیدریۃ العلم المفرد السید محمد رضا تبرکا وتیمنا ملتقطا منہا ما ینطبق علی ولدی السعید الاعز الرشید وھذا لفظہ اطال اللہ عمرہ فی ریعان الشباب فاق معظم الامثال والاقران و امتاز برقیہ مدارج الکمال عن اکثر ابناء الزمان رتع فی ریاض العلوم وکرع من عین الکمال وترقی الی معارج الفضائل والی حالہ الی احسن الحال اوشک ان یبیض المداد من اشراق ذکائہ ویتنور قلوب اھل بیتنا بنور رضائہ ولعمری لو قلنا ان زیتہ یکاد یضیئ ولو لم تمسسہ نار لم نکن مستبعدا او قلنا انہ مطمح ومحل نظر حجۃ اللہ المنصور بعون اللہ لکان قولا مسددا کما ھو مفاد

بعض الرؤيا الصادقة في المنام اقول وان كان رؤياه نصا في المطلوب
اذ كان قربه الى جنابه اشد وتزلفه لديه ازيد ولم يذكر رؤياه في المقام
فقال قد تفصيله يقتضي محلا آخر غير المقام لكن جدي سلطان العلماء
السيد محمد فصله في رسالة مفردة وقد افتخر به بما هذا لفظه فحقيق
لي بان اتمثل مرتجلا بما انشده جدي وسيدي سيد الشهداء عليه
الاف التحية والثناء مرتجزا انا ابن علي الطهر من آل هاشم كفاني
بهذا مفخرا حين افخر قال وتشريح حديث ذلك المنام وتوضيح
قضيته تلك الرؤيا على وجه التمام ما سمعته مرارا من ابي العلام انه
رحمه الله رأى في المنام يوما من الايام حين ما كنت طفلا رضيعا
صغيرا ان جما غفيرا وجمعا كثيرا من الشيعة والموالي مجتمعون على
تل عال رفيع فرحين مسرورين مستبشرين فقضى رحمه الله من
التعجب وسئل واحدا منهم ما هذا الاجتماع وكيف ولم قال
قائل منهم اما تدري ان الامام الهمام خليفة الرحمن وصاحب
العصر والزمان حجة الله المنتظر المهدي عليه سلام الله المنان
قد ظهر وخرج وهو جالس متجل على هذا التل الرفيع تجلى النور
على شاهق الطور وقد استضاء المكان بنور المكين فكان نورا
على نور واشتاق ابي الى زيارته عليه وعلى ابائه الكرام الاف
الصلوة والسلام وحداه شدة التوقان على ان شمر عن ساق
الجد والاجتهاد حاجا زيارته قاصدا للحضور بحضرته ولما كان يجتبني
حينا شديدا ولا يكاد يفارقني في اغلب الاحيان وكان دائما يضمني
الى صدره ويضعني في حجره اخذني في منامه وذهب بي الى زيارته
وعرج على معارج ذلك التل الرفيع بقدم صدق وايقان و
حضر بحضرته وتمثل بين يديه وسلم عليه فرد عليه السلام عليه السلام

ورأى الناس محدقون بالامام يسئلونه من كل جانب مسائل الحلال و
الحرام فسأله ابي اولا اني على اي كتاب من كتب الاصحاب اثق واعمل
به وعلى اية فتوى من فتاوى فقهاء نا الماضين اعتمد فقال الامام على
كتاب ابن بابويه اوقال على كتاب المقنع وبالجملة سمى واحدا من قدماء
العلماء لكنه لم يحضر ابي على التعيين فقال اني لما حضرت بحضرتك فلا حاجة
لي الى الرجوع الى كتاب وقول واحد من العلماء فسكت و قرر و تقرير الامام
كقوله حجة عند الاعلام ثم سأله ان يتوجه و يتكفل بحضانة وتربية الولد الذي
في مجرى احضرته لتحضنه وتربيه فانجح مسئول ابي واسعف مأموله
وتقبل ملتمسه بقبول حسن ودعا خادمة له فلما حضرت امرها ان تحضنني
وترضعني وتربيني وتدخلني في بيته فصرت من ذلك اليوم من اهل بيته
وفي كفالته وحضانته فيا لها من بشارة ما اعظمها واشارة ما اجلها و
اكرمها فلما ذهبت بي خادمة الامام الى بيته عليه السلام ترخص ابي
ورجع من عنده الى مسكنه وهبط من التل الرفيع فخطر ببال ابي اني كنت
احب هذا الولد حبا شديدا والان كيف اراه وهو في بيت الامام غائبا
عن بصري وكيف اصبر على فراق ولدي فرجع ابي قهقرى الى جنابه وارتقى
على معارج ذلك التل مرة ثانية وسأل الامام كيف واين ارى هذا
الطفل وكيف اصبر على فراقه فاشار بيمناه الشريفة الى ارض فسيحة وبقعة
وقال تراه هنا فاطمأن قلب ابي وعاد الى داره واستبشر هكذا ذكر
ولده العلامة واستاذ الاساتذة تاج العلماء السيد علي محمد طاب ثراه
في كتابه احسن القصص وها انا افصل الرؤيا التي رأيت في المنام
بعض الليالي ولعلها كانت ليلة الجمعة اني اطلعت بنهج خاص قد
ذهب عني ذكره على ظهور الامام فحمدت الله فرجه وسهل مخرجه فسرت
مسرعا الى المحل الذي علمت فيه بوجود الامام عليه السلام فانتهيت

الی وادفیہ قبۃ مضروبۃ فدخلت فیہا قائلا فی نفسی ماذا یعطینی ولی عصری فو
صلت
بحضرتہ ونظرت الی طلعتہ ولبس علی وجہہ نقاب لکن صورتہ المبارکۃ ترتسم
فی حافظتی المشئومۃ الی حین الیقظۃ وھو جالس علی کرسی بھیئۃ الغضب
والناس بین یدیہ قیاما مؤدبین فلم یکن الا کما تری رجلا وھو جالس مغضبا
علی احد ویکون منتظر الشخص اخر حتی یعطیہ شیئا فاذا اتاہ ذلک الشخص
اعطاہ بلا مھلۃ من دون التفات النظر الیہ فھکذا بمجرد حضوری بخدمۃ
الامام اعطانی علیہ السلام سیفا بھیا حسن المنظر فی غمد احضر بیدہ
المبارکۃ فاخذتہ فرحا وخرجت من الخیمۃ فتقلدت السیف ولما استیقظت
من المنام کان اول الفجر الصادق ووقت فریضۃ الملک العلام وقد
طلبت تاویلہ من حضرۃ العلامۃ المؤتمن بحر العلماء ھو لانا السید نجم الحسن
دام ظلہ بعد الاستخارۃ فقال ان السیف ابنک علی نقی قد اعطاکہ الامام
علیہ السلام وھکذا قال بعض الاحبۃ من الاقرباء فالرؤیا مع تعبیرھا
صار نصا فی المطلوب فان التعبیر یطبق علی الرؤس وینطبق بما یاول
المعبر کما ھو ظاھر الخبر ثم اتبرک ببقیۃ الفاظہ المبارکۃ فاضاف بمنہ
وکرمہ علی ما اعطی من العلم حسن العمل والتنزہ عن کثیر من الخطاء و
الزلل برا بوالدہ ولم یعصنی طرفۃ عین فجزاہ عنی خیر ما جازی الولد
عن والدہ وجعل غدہ خیرا من امسہ والیوم الذی یلیہ انتہی الالتقاط
اقول فانہ سلمہ اللہ وابقاہ والی اعلی مدارج الکمال رقاہ فی صغر سنہ ونضارۃ
غصنہ حال عدم تمیزہ لم یلاعب ملاعبۃ الصبیان وکان یجتنب عن صحبتھم کما
یسمع ذلک فی حق جدنا سید العلماء السید حسین وملاذ العلماء السید اول من
طاب ثراھما ولما کان ابن سبع سنین ارادت ابتداء تعلیمہ فجئت بہ فی مبارک
الایام تحت القبۃ العلویۃ علی مشرفھا الاف التحیۃ واذا بعلم التقی الحاج السید
محمد علی الشاہ عبد العظیمی النجفی طاب ثراہ جالسا علی مصلاہ لاداء فریضۃ الظھر بالجماعۃ

وكان مقدسا ورعا مشفقا وعلا جامعا للعلم والعمل فسألت جنابه ان يبدأ بتعليم هذا الولد فبدء بتعليمه وتبركت فيامر ولدى هذه البركة فاستفاض ولدى هذا من بركات افضالها بركة البقية العلوية ثم بركة وقت الظهر بالجماعة وقصد اداء الفريضة فان قصد العبادة عبادة ثم بركات انفاس تلك النفس المحترمة فبارك الله في تعليمه واشتغلت بتعليمه وتدريسه وهو يعرج درجة بعد درجة ففرغ من تعلم القرآن ومقدمتي ورسالتين بالفارسية في عرض شهور سنة ودخل في العلوم العربية كالصرف والنحو وهو داخل في الثانية وفي صغر سنه كاحت آثار الفضل من صفحات وجهه ونفحات لسانه فكان يحضر في مجالس التدريس بالروضة البهية وغيرها من الكتب الفقهية والاصولية ويستمع المطالب الدرسية ويجيد في فهمها وفقهها وانكشف لنا ذلك بانه قد اتفق في بعض الايام ان مربيته كانت تلاطفه فقالت لها امات زوجي فقال في جوابها ان ابي قد قرر في مجلس التدريس ان امرأة لو اتت زوجها رجل وهو ينكر لوجوب لها حقوق الزوج دونه فلا يجب عليه نفقتها وغيرها من حقوق الزوجة فانت تدعين الزوجية لي وانا منكر لها فلا طاعتي واجبة عليك ونفقتك ليست واجبة علي وهذا بحسب سنه في ذلك الوقت من النوادر ثم انه اشتغل عندي بالعلوم العقلية والنقلية والاصولية والفقهية وقرأ علي قراءة تدبر وتحقيق وبحث تعمق وتدقيق وكان يحل عقد المطالب العلمية بقوة مطالعته وجودة ذكائه ويقررها على نفسه الا ماشذ وندر من العبارات المستصعبة المشكلة واخذ العلوم الادبية من عمدة العلماء الكرام وزبدة الفقهاء العظام المفتي السيد محمد على خلف المرحوم المبرور الساكن في دار السرور الفرد الفهامة والعلم العلامة المفتي السيد محمد عباس الله مقامه في دار الكرامة حتى فرغ وفاز بما فاز وحاز ما حاز مما قرت به الاعين ومدحت به الالسن ثم دعتني المصالح الشتى مع استغنائه الى ادخاله في المدارس الرسمية لاهل الامتحانات المعينة المقررة فقرأ على بعض المحول نبذا من المعقول والمنقول واقدم على تلك الامتحانات وسبق الامثال حتى لقب بالعالم وفاضل الادب وممتاز الافاضل وصدر الافاضل ثم عطف عنان عزمه الى النجف الاشرف على مشرفها الاف التحف واقام هناك سنين عديدة ومدة مديدة مستفيضا من افاضات الفحول مستفيدا بما افادا نهم من الفقه والاصول بعد بركات جوار باب مدينة علم الرسول وصنف هناك رسالة عربية مستمدة بكشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب وهي مع وجازة الفاظها وسلاسة معانيها مشتملة على تحقيقات فائقة وتدقيقات رائقة تكشف عن سعة نظره وحدة ذهنه فضارت مرضية عند اساتذة

الكرام والعلماء الاعلام بل طالعها بعض احبتنا علماء اهل السنة فقال كلهم المنصفة دون العصبية ان هذه الرسالة جديرة النظر في الرسائل المصنفة في هذه المسئلة فتعجب من هذا الطفل الشيعي كيف وسع النقل في عقائد مذهب اهل السنة فصار ولدى هذا بحر الله ومنه حقيقا بان ينسب اليه بالبنان من كل جانب و مكان فاشكر الله تعالى على هذه النعمة الجليلة النفيسة فلولا ان هذا الولد ثمرة تجلى للمشاق الكثيرة في تحصيل معالم الدين فان الله لا يضيع اجر المحسنين ولعرى انه تذكرة السلف من اجداده الكرام من العلماء العظام بل لعله مورد استجابة دعاء جده السيد دلدار علي الملقب بغفران مآب تحت القبة المباركة الحسينية ببقعة العلم في نسله واخلافه الى حين ظهور الامام عجل الله فرجه وسهل مخرجه وقد رجيت التقاط بعض كلمات مؤنسة لاساس في المقام وان الكلام بلسان من استفرغ وسعه وبذل مجهوده في احياء السنة مع اخلاص النية ورفع الدين الحنيف وايد الشرع الشريف راجيا بركته في امر على نفي سئله الله وابقاه ورقاه الى اعلى ما اتمناه فاقول على لسانه انه كانت نفسي تنازعني منذ مدة رأيت ارتفاع الولد المتجد المومى اليه طول الله عمره الى مدارج الكمال وتخلقه بمكارم الاخلاق ومحامد الخصال ان اكتب له اجازة وافية نظرا الى ما اتضح ولاح واسفر كالصباح تاسيا بالعلماء الكرام واقتداء بشيوخنا الاعلام عليهم التحية والسلام لما وجدته اهلا لذلك وكانت العوائق تمنع من المراد وعوايد الايام تضرب دون بلوغ الغرض بالاسداد سيما ملاحظة المحق والداد من قبل الموصوفين بالتعسف والعناد فان جل بضاعتهم التجاوج وغاية همتهم سلوك طريق الاعوجاج ويزلون محامد الخصائل في اقبح المنازل هدانا الله واياهم طريق الرشاد وجنبنا واياهم عما يوجب الندامة يوم التناد انتهى ما اردنا التقاطه واما اقول مضافا الى ذلك فاني اشتد عذري في الامتناع عن المقصود الى هذه المدة فان الدهر لم يزل يرميني بسهام رمى فيه الدهر بالارزاء حتى فؤادي في غشاء من نبال فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال فاصابتني مصائب عظمى ودواهي كبرى من بدو الزمان واهله فتراكمت على الهموم وتهاجمت على الغموم وانزلتني ثم انزلتني حتى ارقت ماء وجهي وغصصت حقوق فخرت عما عرفت وعزمت اعدادا على ان لا يبقى لي ذكر ولا اثر ولكن سعيهم بهذا الولد قد خاب وخسر فانكاره والامام مع ما في من العلل والاسقام منعتني عما اردت من الامر الجليل والخطب الجميل ولكنني لما رأيت تحول جسمي وضعف بدني ولعله يكون آخر عمري ومنتهى عيشي فاخاف ان لا يبقى لي الفرصة وتضيق على العرصة فيقطع عني الزمان حباله ويصرم سنيه واحواله وكان اصرار الولد

ذلك كله صنفنا على اثباته فالتجأ بعض هذه الحالة الى اظهار ما اسررت وشرعت فيما اردت فاجزت لهذا الرجل
عن ما صح لى روايته واتضح لدى درايته من كتب الاحاديث والاخبار ومصنفات العلماء الاخيار سيما
الصحيفة السجادية وكتاب نهج البلاغة والكتب الاربعة كابى جعفر بن المحدثين الثلثة التى عليها المدار فى
الاعصار والامصار اعنى الكافى والفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع مع المثلث المتأخر للمحدثين الثلثة
المتأخرين التى صارت فى الوضوح والاشتهار كالشمس فى رابعة النهار وهى الوافى والوسائل والبحار وكتب
التفسير والكلام والاصول والفقه الاستدلالى وغيره وكتب الرجال والنحو والفقه والقراءة والكتب الحكمية من
المنطق ونحوه مما لم ادخل فى علوم الدين ويروى عنى جميع مقروة انى ومسموعة وقبل ما برز منى فى قالب
التصنيف والتأليف من الكتب الرسائل واجوبة المسائل وفى طرق متعددة اذكر بعضها مفصلا لكنى
قبل ذكرها اجبت تمهيد مقدمة وهى انى لما وردت من العراق ببلدة لكهنؤ خطر ببالى ان سلسلة
الرواية عن مجتهد الطريقة الاثنى عشرية فى البلاد الهندية جدى السيد الداعى قد انقطعت عن اخلافه
من اهل بيت الاجتهاد وتأسفت عليه غاية الاسف على ان الرواية لهذه المعدودة قصرت بعد
التحقيق واستعلام الحالات الرواية عنده هل يكن اليها طريق اولا فاتفق ذات يوم المذاكرة مع حضرة
نجيب العلماء الحنوه باسمه سابقا رجاء ان يكون له اجازة عن استاده علم العلماء سيد الفقهاء اورع الناس
المفتى السيد محمد عباس ره وهو يروى عن جدى سمى الامام الثالث سبط رسول الثقلين ابى عبدالله الحسين ع
مولانا السيد حسين طاب ثراه فقال لداعه ظله انا جنابه المفتى ره كان فى مرض الموت واشتد مرضه فخطر ببالى
ان استجيزه منه لكن ما تجرأت على ذلك خوفا من ان يستيأس من حياته فيصير سببا لاشتداد مرضه وازدياد
كربه لكن مولانا السيد نا صرحسين دامت معالمه اقدم على الاستجازة فى تلك الحالة فاجازله الرواية بما صحت
له الرواية واتضحت لديه الدراية باللسان اللفظى وهو كاف عندا هل الدراية فقوى عزمنا الرواية عن غفرانمآب
مخضرة فى جنابه فلما سمعت ذلك بادرت الى الاستجازة من مولانا السيد ناصرحسين دام بقاؤه فى مجلس الغرة
المنعقد عنده فى الثامن عشر من شهر صفر كاجل ما قصد بالذات وهو التيمن بالرواية عن جدى غفرانمآب بالتبع
نهج ومن اى طريق كان فنجد الله وفضله قد احازلى الرواية باللسان كما حصل له من حضرة المفتى ره ولعله كان
ذلك سنة ثلث وثلثين بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية على هاجرها الالاف التحية فمن طرقى هذا وهو عمدة
الطرق بحيث تنتهى ولو باسطتين الى اجلة علماء اهل بيتى فان بقى هو البيت الذى قال فيه بعض علماء العراق فى

اجازته لشاج العلماء المحققين ورأس الفقهاء المدققين السيد علي محمد طاب ثراه ماهذا لفظه هو من شجرة مدت بالعلم والفضل اغصانها وبسقت بالحلم والبذل افنانها ومن بيت كان مختم ارباب الفواضل والفضائل ومحط رحال الاماثل والافاضل ولولاه لم تخضر الدنيا في الهدعود ولم يقم للاسلام عمود انتهى فانا اروي عن الفاضل المعاصر مولانا السيد ناصر حسين بن علامة المتكلمين مولانا السيد حامد حسين الكنتوري النكهنوي عن العلامة والغرد الفهامة اوحد المتأخرين لمعقول لسيد مختوميا مر تة عن استاده وسنده وسناده ومن البدر كل استاده الذي صنف في تاريخه وترجمته رسالة مستقلة مسماة بارواق الذهب سيد العلماء حبتا السيد حسين عن والده العلام قدوة الفقهاء الفخام اسوة المتكلمين الاعلام المروج للطريقة المحقة الاثني عشرية في البلاد الهندية مولانا السيد دلدار علي اناض على تربته شآبيب الرحمة عن مشايخه الاربعة اية الله السيد بحر العلوم الطباطبائي النجفي وصاحب الرياض السيد الطباطبائي الجزائري والعلامة السيد محمد مهدي الموسوي الشهرستاني والشيخ الشهيد السيد محمد مهدي بن هداية الله الاصفهاني رحمهم الله جميعا عن الوحيد البهبهاني عن والده الفقيه الاكمل عن العلامة المجلسي طاب ثراه ومن طرق ما اروية عن مولى الانام فقيه الاحكام شيخي واستادي وسنادي الحاج الشيخ فتح الله الحزدي الاصفهاني المشتهر بشيخ الشريعة طاب ثراه والفقيه النبيه الشيخ عبد الله المازندراني وعلامة المحدثين مولانا السيد حسن صدر الدين الكاظمي دام ظله واستادي الفقيه النبيه الحاج الشيخ محمد حسين المازندراني طاب ثراه وعن حجة الاسلام مرجع الانام سندي وسنادي واستادي السيد ابو الحسن الموسوي الاصفهاني النجفي دام ظله قرائة وسماعا والفقيه الكامل استادي الشيخ علي الكنابادي كذلك بطرقهم المعهودة عن مشايخهم العظام ومنها ماهو اخر سندي وخاتمة اجازتي فهو الخاتم اي الخاتم فاجازني لو لدي الاعز محفوفة من جانبيها بدوحة الهداية والارشاد وقد عصفت في بديها وحشا مهاب روضة العلم المعروفة بمبيت الاجتهاد وهو ماارويه عن السيد السند والحبر المعتمد اعلم علماء مصره وافقه فقهاء عصره ذي المقامات العلية والملكات الالهية حاوي العلوم العقلية والنقلية علامة الزمان ومجتهد الاوان السيد سبط حسين ادام الله ظله على عباده المصطفين وهو دام ظله يروي عن الفقيه النبيه الشيخ زين العابدين المازندراني تارة بلا واسطة واخرى هو واسطة بجلالة الشيخ محمد حسين وعن استاذ الاساتذة محقق المذهب السيد ميرزا محمد حسن الشيرازي عن مشايخه العظام وعن الفقيه النبيه الميرزا محمد حسين الشهرستاني عن والده العلامة الحاج ميرزا محمد علي الشهرستاني عن شيخه الجليل السيد محمد الرضوي والشيخ محمد تقي كلاهما عن الشيخ الاكبر كاشف الغطاء عن السيد بحر العلوم عن جماله العلامة و

البحر القمقام عالی الکعب فی العلوم العقلیۃ طویل الباع فی العلوم النقلیۃ اسنادی واسنادہ السید محمد حسین
اعلی اللہ مقامہ عن والدہ ملک العلماء السید مہدی حسین سماعا وقراءۃ عن والدہ العلامۃ والتسمیع الفہامۃ
سلطان العلماء السید محمد اعلی اللہ مقامہ عن والدہ سید المحققین وسند المتکلمین جدنا السید دلدار علی
طیب اللہ رمسہ ورفع درجتہ عن مشائخہ العظام المذکورین سابقا وانا ایضا اروی عن اسنادی العلامۃ
السید محمد حسین المذکور قراءۃ وسماعا وکیف کان فالروایۃ عن اکابر اھل البیت وان حصلت لی کما ذکرت
لکنی مع ذلک کلہ متأسف علی ان لم یتیسر لی الروایۃ عن ابی وجدی طاب ثراھما وجعل الجنۃ مثواھما
ثم ساق دام ظلہ الکلام فی الوصیۃ وکتب فی آخرھا قد فرغت من تسویدھذا فی یوم الاثنین الرابع
والعشرین من شھر ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۷ من الھجرۃ النبویۃ علی ھاجرھا الاف التحیۃ حرررہ الاقل بیمناہ

الذاثرۃ ابو الحسن التقوی الدقی کتابۃ بہا فی الاخرۃ

کتب دام ظلہا [illegible] فی طی مکتوب عنہ انہ یروی ایضا عن العلم الھمام قدوۃ العلماء الاعلام
مولانا السید فاخر حسن قدس اللہ سرہ وھو یروی عن المحقق الفقیہ الشیخ حسن الماماقانی والشیخ زین
العابدین المازندرانی بطرقھما المعروفۃ وعن خالہ العلامۃ الفقیہ عماد العلماء السید مصطفی المعروف
بمیر اغا ابن عمدۃ العلماء السید محمد ھادی ابن السید مھدی عن جدنا المجتہد الکبیر السید دلدار علی
عن مشائخہ الاربعۃ المتقدم ذکرھم فی الاجازۃ باسانیدھم المتقنۃ فی الایۃ المعصومین سلام اللہ علیہم اجمعین

آیت اللہ محمد علی بن حسین ہبۃ الدین حسینی شہرستانیؒ (۱۳۰۱-۱۳۸۶ھ-ق)

الاجازة العاشرة

من حضرة الاستاذ الكبير والمحقق الشهير السيد الرئيس فيلسوف الاسلام العلامة السيد هبة الدين محمد علي الشهرستاني صاحب الهيئة والاسلام ومهضة الحسين وغيرها من المؤلفات الجليلة بعثها الى من عاصمة "بغداد" وانا بالنجف الاشرف مؤرخة سابع المحرم الحرام سنة ١٣٤٨ هجرية

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن رفعت آيات الارض والسماء باعلى الاسانيد مستفيضي الآثار وحدثت احاديث البر بها صحيح الطرق متواتر نعائرها وازكى الصلاة والسلام مرفوع الى حضرة من ارسله رحمة للعالمين محمد المرتضى المبامين

اما بعد فلما كانت الاجازة والاستجازة في رواية السير والاخبار من سنن علماء الدين الابرار تصحيحا لمرويا تهم وتوثيقا لاحاديثهم وتشرفا في اتصال حبلهم بسلسلة الائمة من اهل بيت النبوة في العصر الذي نحن فيه وعليه فقد استجازني حضرة العالم الفاضل والمحقق الكامل صفوة الاماثل من ليس لي في مباديء الفضائل مناضل شمس سماء الشرف وبدر فلك العلم وعماد ظلك الادبي الحسيب النسيب والجهبذ الاديب الفائز من قداح الفضل بالمعلى والرقيب سيد العلماء الاعلام وذبيحة مجد الاسلام السيد علي بن ابي الحسن بن ابراهيم الحسيني سليل علامة الهند المعظم مولانا السيد دلدار علي قدس الله روحه ونور ضريحه لكي يعز ذمام علاه رابطة النسب برابطة الادب مع الائمة من ابائه الكرام عليهم السلام فيروي عني ما صحت روايته واتضحت لدي دراياته من مرويات اشياخ العصابة ومؤلفاتهم المستطابة ولا سيما الكتب الاربعة التي عليها المدار في مختلف الاعصار اعني الكافي الفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع المتأخرة لاخبار

ائمتنا الخبر مضافا الی روایۃ ما صنفتہ فی صنوف العلوم الدینیہ
فاستخرت اللہ واجزت ان یروی عنی مؤلفاتی من مخطوط و مطبوع
و مرویاتی من مقروء و مسموع و مرسل و مرفوع و مسند و مقطوع
بجمیع طرقی و اسانیدی عن اشیاخی الکرام ولاسیما من هذه الطرق
الخمس
اولها عن حجۃ المجتہدین و رأس المؤلفین و صدر المحدثین سیدنا
الحسن الهادی من آل شرف الدین دام ظله عن مشایخه المشهورین
منهم العالم الثقہ السید میرزا محمد هاشم الچهارسوئی عن مشایخه
المشهورین منهم العالم الربانی السید صدر الدین العاملی الاصفهانی
عن مشایخ المشهورین منهم العلامۃ الطباطبائی السید محمد
مهدی بحر العلوم النجفی عن مشایخ المشهورین طاب ثراهم
و بسند السید میرزا محمد هاشم عن ابیه السید ذین العابدین
الخونساری عن ابیه السید جعفر عن ابیه الحسین عن شیخ العلامۃ
الربانی السید میرزا محمد مهدی الشهرستانی
وثانیها عن الزعیم الشهیر الامیر السید محمد المعروف بآیۃ اللہ الطباطبائی
المتوفی ۱۲۴۹ عن ابیه العالم الربانی السید محمد صادق الطهرانی
المتوفی ۱۲۱۳ عن ابیه السید مهدی الحسینی الهمدانی عن ابیه
الامیر السید علی الکبیر الحائری المتوفی ۱۲۰۷ عن مشایخه
المشهورین منهم خاله المؤسس الوحید مولانا اغا باقر البهبهانی

وثانيها عن العالم المحدث الاوحد السيد عبد الصمد التستري بلد
سيدنا المحدث الجزائري عن شيوخه السبعة اولهم الشيخ الحاج
ملا علي المقدس الغروي الطهراني وثانيهم الشيخ نوح بن قاسم
الجعفري البحقي وثالثهم الشيخ ملا محمد حسين الحائري المعروف
بالفاضل الاردكاني ورابعهم الشيخ محمد طاهر الدزفولي وخامسهم
الشيخ عبد الرحيم بن ملا محمد علي التستري وسادسهم العالم الكبير
الشيخ ميرزا حبيب الله الرشتي الجيلاني عن الاية العظمى الشيخ
مرتضى الانصاري وسابعهم العالم الكبير والواعظ الشهير الحاج
الشيخ جعفر التستري عن مشايخه كالفقيهين الشيخ علي والشيخ
حسن نجلي ابيهما الفقيه الاكبر الشيخ جعفر كاشف الغطاء
ورابعها عن الحكيم المحقق والفيلسوف المحدث الشيخ محمد باقر بن
محمد محسن بن سراج الدين الاصطهباناتي القتيل في شيراز ١٣٠٥
عن شيوخه الخمسة اولهم الحاج ملا علي بن ميرزا خليل الطهراني وثانيهم
السيد ميرزا محمد هاشم الجهارسوئي وثالثهم العالم الجليل السيد
مهدي القزويني الحلي ورابعهم الفقيه الكبير الشيخ محمد تقي المعروف
باغا نجفي الاصفهاني وخامسهم الفاضل الغروي ملا محمد تقي بن
حسينعلي الحائري و

وخامسها عن النابغة الثقة السيد محمد مهدي بن جعفر

الحسینی الحکیمی المتوفی فی الحائر ۱۲۲۱ھ عن العالم الجلیل السید
میرزا جعفر بن الفقیه الرئیس میرزا علینقی الطباطبائی عن شیخه
العلامه السید مهدی القزوینی الحلی عن عمه السید محمد باقر القزوینی
عن بحر العلوم السید محمد مهدی الطباطبائی عن مشایخه المشهورین
طاب ثراهم فلحضرة المجیز زید فضله وکثر مثله ان یروی
عن هولاء المشایخ الابرار من شیوخنا الاخیار باسانیدهم
وطرق رواياتهم المنتهیه الی ائمتنا الاطهار علی اختلاف
سلاسلها وکثرة طبقاتها المضبوطه فی جوامعنا المبسوطه
ملتزما فی ذلک طرق التحری والاحتیاط کی لایقع فی حبائل
الشبهات والمحرمات متجنبا الروایه عن الضعفاء والغلاة
متبعا سبل الصادقین الثقات متحرزا من رکوب سنن
الهوی متمسکا بحبل الورع والتقوی والسلام علیه وعلی
من اتبع الهدی

حرره ذلک خادم العلم والدین محمد علی الحسینی الشهیر بمهنه الدین
نزیل دار السلام فی سلخ محرم الحرام سنة الف ومائتین وثمان
واربعین هجریه ۱۲۴۸ھ

خاتم المحدثین شیخ عباس بن محمد رضا قمیؒ (۱۲۹۴-۱۳۵۹ھ-ق)

الاجازة الحادیة عشر

من التحائة الخبیر المحدث النحریر الحاج الشیخ عباس بن محمد رضا القمی صاحب مفاتیح الجنان و هدیة الزائر ونفس المهموم وغیرها من الکتب المشهورة وکانت اجازته لی شفاهاً فی مشهد امیر المؤمنین ع تجاه الضریح المقدس مستقبلاً للقبر الشریف العلوی وجهه الطاهر الحسینی لیلة الاثنین الخامس عشر من شهر صفر سنة ۱۳۴۸ھ عند رجوعه من حج بیت الله زائراً مشاهد الائمة وانتجعها بالکتابة عند کرته الثانیة الی العراق من بلاد ایران وهی هذه

مخطه الشریف

وعززها بالثبت بعثها الی من بلدة (قم) المشرفة تاریخها سادس جمادی الاخرة سنة ۱۳۵۰ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على نعمه العامة والصلوة على محمد وعترته الطاهرة

وبعد فقد اجزت للاخ في الله الجليل النبيل العالم العامل

الكامل المهذب الصفي والتقي النقي اللوذعي الاعلمي سيدنا

الاجل السيد علي نقي زال مؤيدا للتوفيقات الربانية

ولحظا بالعنايات السبحانية ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته

وجازت لي اجازته بحق رواياتي عن الشيخ الاجل خاتم المحققين

المحدثين العظام ثقة الاسلام الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي

بطرقه المذكورة في خاتمة مستدركه عليه وعني دام فضله وعلا

شأنه وارادني سالكا سبيل الاحتياط وهو السيد

والتمس مني ان اجريني على خاطره الشريف في الخلوات وعقب

الصلوات وسقاني اجازة الرواية وكتب له الاحقر عفا

الواثق عباس بن محمد رضا القمي عفي عنهما في ليلة الاربعاء في شهر ربيع

١٣٤٩

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی محمد وآله الصفوة، وبعد فقد حصل الاذن من جهة
سیدنا الحسب النسب العلم الحبر السند الفاضل السعید الراقی الذکی البصیر الوفی شمس السادة
والافاضل مدرس بساط الفقاهة والنباهة والکمال جامع بین مکارم الاخلاق وکمال
سیدنا الاجل السید علی المدرس الحسینی وفقه الله بما یرتضیه الله فی العلم والعمل
وبلغ غایة المقصد والمراد والامل اجازة صاحبها العبد الداثر الضعیف المذنب
رفع الله قدره وبارک له فی طاعته وان شملته سوء الاراء المغتفر فی جنب الاحراز
من محاسنه والالمعیة عن الفضل والتحصیل ودونک علی عجره وبجره ما عرضه علی
ایاه ان یروی عنی کل ما یجوز لی روایته عن مشایخی وهو غیر قلیل والیه استنادی
الشیخ الاجل الاعلم والحبر الارفع الاقوم صفوة المتقدمین والمتاخرین وقائم العصر
والعصر والمحدثین بعد الکلینی والصدوق ناشر آثار الائمة الطاهرین صلوات الله علیهم اجمعین
ذی الفیض القدسی مولانا الحاج میرزا حسین النوری الطبرسی عدت برکاته وعمت حسناته
الی ان یتصل سندها بالائمة المذکورة فی جامع مستدرک بفتح وعی والحمد وهبل لله شاء ذلک او ابی
سیدنا الاستاد وهو یستعد لاسفاره الی بحر علی فلک السریع آدام الله ایام افاداته
الصلوات فی حسوی وبلدات وکتب هذه الاحرف بیمناه الداثرة الحاجة [illegible]
العلی فی دار السلام المحمی عن صریر الاقلام سنة [illegible] واکثر [illegible]

آیت اللہ شیخ محمد باقر بن محمد حسن قائنی بیرجندیؒ (۱۲۷۶-۱۳۵۹ھ-ق)

الاجازة الثانية عشر

من العالم المحدث الفقيه الجليل الحاج الشيخ محمد باقر البرجندي دام ظله وهو من اكابر علماء ايران بعثها الى من بلاده وهي مخطوطة الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين

الحمد لله الذي رفع درجات العلماء وجعلهم على الحلال والحرام امناء وورثة الانبياء ومدادهم افضل من دماء الشهداء وورودهم ان زيارتهم تعادل اعتكاف سنة في المسجد الحرام رواه جمال السالكين ابن فهد في عدته الداعي وجعل اجر مستنبط العلم ومدونه في الكتب كاجر الدم صفي وقال رسول الله صلى الله عليه وآله الطاهرين من اكرم فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيمة وهو عليه راض ومن اهان فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيمة وهو عليه غضبان وجعل النظر الى وجه العالم عبادة والنظر الى باب العالم عبادة ومجالسة العلماء عبادة كما رواها العلامة الحلي في خاتمة القواعد في ضمن ولده فخر المحققين بل النظر الى وجه العالم لذوات يجازى بستين سنة وفي مخلفات البهائي قرعن النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوزن مداد العلماء ودماء الشهداء يوم القيمة فلا يفضل احدهما على الاخر ولغدوة في طلب العلم احب الى الله من مائة غزوة ولا يخرج احد في طلب العلم الا وملك موكل به يبشره بالجنة ومن مات وميراثه الحابر والاقلام دخل الجنة والصلوة والسلام على اكرم الانبياء نبي الرحمة وشفيع الامة وعلى آله الطيبين وهم العترة المحدثون المحدثون شركاء القرآن ومترجمو الفرقان الذين تجب طاعتهم على جميع الامة ولعنة الله وغضبه على اعدائهم والمحرفين عنهم الى يوم القيمة اما بعد فالسند السند والحبر المعتمد كعبة الادباء وحجة الظرفاء ذو الفضل المقبل مخزن ذخيرة الخليل ادام الله ظله الظليل وهو الجناب المستطاب ملاذ الانام ثقة

الاسلام الآقا السيد علينقي ابن الآقا السيد ابوالحسن ابن الآقا السيد
ابراهيم ابن الآقا السيد محمد تقي ابن الآقا السيد حسين ابن العلامة
الفهامة الآقا السيد دلدار علي النقوي المجتهد الشهير بين الآفاق
وكلا مصدر الجان من العلامة الطباطبائي النجفي بحر العلوم
الفقيه المؤيد المرتاض السيد علي صاحب الرياض وغيرهما من
الاعاظم الفحول جامعي المعقول والمنقول عليهم من العلم الرحمن
شئابيب الغفران والرضوان فحيث درى ان الاتصال بالرواية
والرواية حرز من الاضلال بالولاية قال الله تعالى يرفع الله
الذين آمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات استمد بها بتخا
السعيد الشهيد زين الدين في منية المريد في آداب المفيد
والمستفيد على ان العلماء افضل الناس وشواهد من الكتاب
النبوية والوصوية في تفسير الامام عليه السلام وغيره كثيرة و
روى رئيس المحدثين في اول معاني الاخبار وعند الاقل
منه نسخة صحيحة بخط جيد جدا عليها خط العلامة المجلسي ره في
وخاتمة الشريف محمد باقر العلوم عن الصادق عليه السلام عن ابيه قال يا بني اعرف
منازل الشيعة على قدر روايتهم ومعرفتهم فان المعرفة هي الدراية للرواية
وبالدراية للرواية يسمو المؤمن الى اقصى درجات الايمان وذكر في بعض الكتب عن الامام زين العابدين عليه السلام انه قال احبنا
لله وما كان لله فهو متصل بالله ومن احبنا لغير الله فان حبنا يضمحل
الى النبي صلى الله عليه وآله احب كل من ينتسب اليه في التولد او ما
فاستجاز من العبد القاصر المقصر فاجزته سلمه الله تعالى حيث

امیر المؤمنین و هو المخاطب بقوله یا حارث همدان من یحبنی یرانی عن
الشهید الثانی باسانیده کتب العامة و انی منه فان له طرقا الی صحاح
العامة و تفاسیرهم و اخبارهم قرائة و سماعا و اجازة مشروحة
فی الاجلاف و خصوصا اجازات الجامع ح و عن العلامة المجلسی
عن الشیخ الفقیه المتبحر محمد بن الحسن الحر صاحب وسائل الشیعة
باسانیده المودعة فی الوسائل ح و عن الشیخ الحر عن المجلسی
فان بیننا الطریق المرجع باصطلاح اهل الدرایة لبذله کل
منهما دبیاجته وجهه للاخر و اجازته بطرقه المرقومة فی الخامس
و العشرین من البحر و منهما یتصل جل الاحادیث الی اهل ح
العصمة علیهم السلام فلا نطیل و لی طرق اخر الی التفاسیر و
سائر اخبار العامة باسانیدی الی العلامة الحلی و الی صاحب
المناقب و الی ابن بطریق الحلی صاحب العمدة و الخصائص باسانیدی
الی اربابها المرقومة فی اولها فاجزته سلمه الله تعالی روایة جمیع
و جمیع مصنفاتی و ما جری علیه قلمی فی الفقه و الاصولین و درایة
الحدیث و غیر ذلک و هی بنیف علی ثلثین کتابا بیده الداثرة حامدا
مصلیا مسلما داعیا مستدعیا للدعاء فی الثانی عشر من جمادی
الثانیة عم ۱۳ و کتبه العبد المفتقر الی عفو ربه محمد باقر بن المولی محمد الشهید
ابن المولی محمد بن المولی الحاج عبد الله بن الحاج المولی علی محمد
الملقب باشرف الاشراف

آیت اللہ مرزا ابوالحسن بن عبدالحسین مشکینی اردبیلیؒ (۱۳۰۶۔۱۳۵۸ھ۔ق)

من اساتذتی العلامۃ والحبر الفہامۃ نادرۃ العصر بقیۃ الدھر
المحقق المدقق الشیخ الاجل المیرزا ابوالحسن المشکینی الاردبیلی
صاحب الحاشیۃ علی الکفایۃ دام ظلہ کتبہا لی فی غرۃ شہر رجب ۱۳۴۸
ولیس ھذا موضع ایرادھا لکنہا موجودۃ عندی مستجلۃ بالتوقیع
وخاتمہ الشریف یقول فیہا: واجزت لہ ان یروی عنی ما صحت
لی روایتہ عن مشایخی الاعلام بالسند المتصل الی الائمۃ المعصومین
علیہم السلام واوصیہ بتقوی اللہ والاحتیاط فی جمیع الامور فان من
سلکہ لیس بناکب عن الصراط وان لا ینساہ من صالح الدعوات عند
الخلوات وادبار الصلوات کما انی لا انساہ ان شاء اللہ تعالی وآخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید الانبیاء والمرسلین
وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم
الدین. وقد کان ذلک فی غرۃ شہر اللہ الاصم رجب ۱۳۴۸

الاحقر ابوالحسن المشکینی الاردبیلی

وھو یروی عن شیخنا المتقدم الحاج الشیخ محمد باقر البہبہانی دام ظلہ

آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازی از تلازہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ

(۱۲۹۲ـ۱۳۶۷ھ ـ ق)

من العلامة الفقيه المحقق المدقق الورع النبيه الشيخ محمد كاظم
الشيرازي دام ظله من معاريف علماء النجف الاشرف وتلامذة
آية الله المبرز المحقق الشيرازي قدس سره كتبها الى يوم ٢٦ رجب سنة ٤٨
يقول فيها: واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته وتضح
عندي درايته عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الائمة
المعصومين عليهم السلام واوصيه بتقوى الله واغتنام طاعته و
الاستعانة بتوفيقه وهدايته وابتغاء مرضاته في القول والعمل و
الالتزام بالاحتياط فانه النجاة من الزلل والتجنب عن الشبهات
فانها اطراف حمى المحرمات ومن رعى غنمه حول الحمى اوشك ان
يقع فيه وان لا ينساني عن صالح الدعاء عقيب الصلوات ومظان
الاجابات كما انا لا ننساه انشاء الله وله الحمد اولا واخرا والصلوة
على النبي وآله ظاهرا وباطنا: الاحقر محمد كاظم ٢٦ رجب ٤٨

وهو يروي عن علم التقى والورع والهدى السيد
مرتضى الكشميري طاب ثراه وشيخنا الاعظم السيد حسن المدرس

آیت اللہ مرزا علی آقای ابن آیت اللہ سید المجدد مرزا محمد حسن شیرازیؒ

(۱۲۸۷-۱۳۵۵ھ-ق)

الاجازة الخامسة عشر

من قدوة المحققين بقية الماضين حجة الاسلام آية الله في الانام سيدنا الاعظم الاجل الميرزا علي آقا ابن آية الله السيد المجدد الميرزا محمد حسن الشيرازيؒ دامت بركات وجوده اجازني بما شفاها في معهد علمه بالنجف الاشرف ليلة السبت ٢٦ ذي القعدة ١٣٤٨ھ وهو يروي عن العلامة الميرزا عطاء الله الخوانساريؒ ابيه الميرزا محمد باقر الخوانساري صاحب الروضاتؒ وعمه الحاج ميرزا محمد هاشم الچهارسوقي صاحب اصول الرسول بطرقها المعهودة والجامع بينها الرواية عن ابيهما الميرزا زين العابدين عن ابيه عن جده حتى ينتهي الى المجلسيؒ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى محمد وآله الأئمة الأمناء لاسيما القائم المنتظر امام العصر وخاتم الأوصياء وعلى حملة علومهم وناشري فضائلهم ورواة احاديثهم الى آخر العلماء وبعد فهذا ما رغب الي فيه العالم النقد والفاضل الأوحد علم الأعلام مروج الأحكام ثقة الأسلام السيد علي نقي النقوي اللكهنوي داوم فضله وعلاه من اجازتي له رواية احاديث نبينا الأعظم صلى الله عليه وآله واصحابه اوصيائه ائمة الهدى صلوات الله عليهم وكتب علمائنا الأعلام رضوان الله عليهم في الحديث والتفسير والفقه والأصول والتاريخ والأدب وغيرها من العلوم تحريا منه ان يكون كاحد من سلفه الصالح في الضبط والتثبت في النقل والأسناد وصيانة علم الحديث الذي هو اساس الدين واصل الشريعة كما قال ذلك علماء الدين وسنة الأسلام حتى بلغ السلف الخلف وتناقلته امناء الملة كابرا عن كابر في كل جيل ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين فشكر الله سعيهم واجزل مثوبتهم واذ كان سلمه الله تعالى لا يفتؤ مقتفيا اثر اولئك الأعلام محتذيا امثالهم يطوي اناء ليله واطراف نهاره في خدمة الدين الحنيف ونشر اعلام الهدى فكان من اللازم شد أزره والتنويه فضله على ما هو عليه من العلم الجم والحسب الوضاح والشرف الباذخ والفضل الكثار فاجزت له ان يروي الاحاديث الشريفة والكتب الأمامية عني عن العالم البارع الضليع السيد ميرزا عطاء الله الخونساري عن ابيه العلامة الثبت السيد ميرزا محمد باقر صنا روضات الجنات عن ابيه العلامة السيد زين العابدين عن حجة الأسلام الأصفهاني عن صاحب الرياض والقوانين والمحصول وكشف الغطاء جميعا عن الوحيد

الوحید البہبہانی وروی عنہا المصنف عن الشیخ سلیمان العاملی عنہا الحدائق باسانیدہ المذکورۃ
فی اللؤلؤۃ ح وعن السید زین العابدین عن والدہ السید القاسم جعفر الموسوی عن ابیہ العلامۃ
السید بہاء الدین القاسم جعفر الکبیر ح وعن السید زین العابدین عن العالم الجعفر باصہبان الامیر محمد الحسین
عن ابیہ الامیر عبد الباقی ح وعن السید زین العابدین عن السید محمد الروضاتی والشہید الثانی عن الشیخ الاکبر کاشف
الغطاء ح وعن السید زین العابدین عن والدہ المذکور عن آیۃ اللہ بحر العلوم الطباطبائی فادہ عن الوحید
البہبہانی ح وعنہا الروضاتی عن العلامۃ الاوحدی عنہا الجواہری عن العلامۃ السید الجواد عنہا مفتاح الکرامۃ
عن بحر العلوم فقط ح وعنہا الروضاتی عن الاصولی المقدس السید ابراہیم القزوینی عنہا الضوابط
عن السید المجاہد عن ابیہ سید الریاض وعنہا القوانین ح وعن السید زین العابدین عطاء اللہ عن عم العلامۃ الفقیہ
البارع السید محمد ہاشم الہمارستوی عن ابیہ وعنہا الجواہر باسانیدہما الآنفۃ وعن استاذہ المجتہد
الامیر السید المدرس الاصفہانی عن والد المجاز للسید زین العابدین باسنادہ المخرج وعن السید
میرزا محمد ہاشم عن الفقیہ الشیخ المہدی عن عمہ الشیخ حسن عن ابیہ الشیخ کاشف الغطاء وعن ابنہ
الشیخ موسی عن والدہ الشیخ الاکبر ایضاح وعن الشیخ المہدی عن ابیہ الشیخ علی عن جدہ ح وعن
السید میرزا محمد ہاشم عن شیخ الطائفۃ محمد الحق شیخنا المرتضی الانصاری عن العلامۃ المولی
احمد عن ابیہ المحقق المہدی النراقی وبحر العلوم وکاشف الغطاء ومیرزا مہدی الشہرستانی
جمیعا عن الوحید البہبہانی ح وعن الشیخ الانصاری عن المولی محمد عبد الفتاح عن جدہ عن الوحید
البہبہانی ح وعن الشیخ الانصاری عن السید صدر الدین العاملی عن ابیہ السید الصالح عن
والدہ السید محمد عنہا الوسائل عن العلامۃ المجلسی عن ابیہ التقی عن شیخ الاسلام بہاء الملۃ
والدین العاملی عن ابیہ عز الملۃ والدین شیخنا الشہید الثانی عن السید ابن جعفر
الکرکی عن الشیخ نور الدین علی بن عبد العال المیسی عن شمس الدین الشیخ محمد بن داود

المؤذن الحريزي عن الشيخ ضياء الدين علي عن والده شمس الدين الشيخ محمد المكي عن قطب
الدين الرازي البويهي عن جمال الملة والدين آية الله العلامة الحلي عن نصير الملة والدين
الطوسي عن والده محمد عن السيد فضل الله الراوندي عن عماد الدين الطبري الصمصامي الفقيه
الحسيني عن شيخ الطائفة أبي جعفر الطوسي عن الشيخ المفيد عن أبي القاسم جعفر بن قولويه عن ثقة الإسلام
الكليني عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن أبي عمير ومحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن أبي
عمير عن سيف بن عميرة عن أبي حمزة عن أبي جعفر قال عالم ينتفع بعلمه أفضل من سبعين
ألف عابد. فكن أيها السيد البارع من مصاديق هذا الحديث الشريف ولا يباح
دونك ومشاربك في الأخذ بناصر الدين والتفاني دونه صالح وشر أعلاه الدعاية
إليه عند الأكراث بما ينتابك فيها من صروف الآباء. ولحظ الحاسد وكن كما شاء
لك المولى سبحانه علما هاديا ومنارا للهدى يضيء سنا علمك ويضوء بمجيء
ظله فإن العلم والإسلام كرواحهما وقل ناصرهما وهذا النبي المقدس عليه السلام يدعوا
العلماء بأعلى هتافه ليستصرخهم فهلا من مصرخ بنبيه الأعظم ويجيب دعوته ألا
وكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ألا وإن الحق قد ذهب أكثره وأكفي أنائه فالله
الله في هذه الصبابة الباقية قبل أن يرتشفها سماسرة الأهواء وتتابع النهم
وكن أنت ومن قبلك من العلماء البارحدا على أعدائكم أعداء الدين وكونوا
ككتلة واحدة في مجاهدة زعانف البشر الأجنبي ومهملجي البدع المحدثة واصبروا
وصابروا ورابطوا الآن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم وكفى بالمتخاذلين
عن نصرة الدين وهم بأيديهم على شفير جهنم (وقفوهم إنهم مسئولون مالكم
لا تناصرون) هذه كلمتي إلى إخواني في الدين (والرائد لا يكذب أهله) وقد

وقد اعذر من انذر والسلام عليك ورحمة الله وبركاته. وقد اجزت لك أن
تروي كتب اصحابنا واحاديثهم بهذا الاسناد المتصل الى اساتيذ علمائنا
وشيعها المتكثرة المذكورة في الكتب والاجازات مضافة الى ائمة الهدى صلوات
الله عليهم مع التثبت في النقل والتورع فيه والتحفظ على المتون والاسانيد وملازمة
التقوى وذلك ان مخبر الروايات بها لم تشتبه ممن اوزن فيه الامانة في النقل والورع
عن التقول ومنتهم الحديث والثناء على المذيع واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين تحريرا في عاشر محرم الحرام سنة ١٣٥٤
الاحقر عبد الحسين الشرابي

ائمتنا الخ مضافا الى روايتي ما صنفته في صنوف العلوم الله
فاستخرت الله واجزت ان يروى عني مؤلفاتي من مخطوط ومطبوع
ومرويات من مقروء ومسموع ومرسل ومرفوع ومسند ومقطوع
بجميع طرقي واسانيدي عن اشياخي الكرام ولاسيما من هذه الطرق
الخ

اولها عن حجة المجتهدين ورأس المؤلفين وصدر المحدثين سيدنا
الحسن الهادي من آل شرف الدين دام ظله عن مشايخه المشهورين
منهم العالم الثقة السيد ميرزا محمد هاشم الچهارسوقي عن مشايخه
المشهورين منهم العالم الرباني السيد صدر الدين العاملي الاصفهاني
عن مشايخه المشهورين منهم العلامة الطباطبائي السيد محمد
مهدي بحر العلوم النجفي عن مشايخه المشهورين طاب ثراهم

و بسنده السيد ميرزا محمد هاشم عن ابيه السيد زين العابدين
الخونساري عن ابيه السيد جعفر عن ابيه الحسين عن شيخه العلامة
الرباني السيد ميرزا محمد مهدي الشهرستاني

وثانيها عن الزعيم الشهير الامير السيد محمد المعروف بآية الله الطباطبائي
المتوفى ١٣٢٩ عن ابيه العالم الرباني السيد صادق الطهراني
المتوفى ١٣٠٠ عن ابيه السيد مهدي الحسيني الهمداني عن ابيه
الامير السيد علي الكبير الحائري المتوفى ١٢٠٧ عن مشايخه
المشهورين منهم خاله المؤسس الوحيد مولانا اغا باقر البهبهاني

آیت اللہ شیخ فدا حسین بن فدا علی القرشی الیمانی الملقب بہ سراج الدین لکھنوی ہندیؒ (۱۲۷۸۔۱۳۵۳ھ۔ق)

الاجازۃ السادسۃ عشر

من الفاضل الادیب المتتبع الشیخ فداحسین القرشی الملقب بسراج الدین المحسن الھندی دام علاہ بعثہا الی من بلد (سیتا پور) الھند مورخۃ بثانی شھر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۵ھ وھی موجودۃ عندی بخطہ وھو کالآتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من خصائص ھذہ الامۃ وطریقا الی الاخذ بالحق فی سلک رواۃ الائمۃ وسببا الی الکشف بھم وشرف اخذ العلم عنھم وان تعددت وطالت الامۃ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد نبی الرحمۃ کاشف کل ظلمۃ ورافع کل غمۃ ودافع کل بھمۃ فانکشفت بھم دیاجی الغوایۃ فی کل لیلۃ مدلھمۃ وارتفعت بہ منار الھدایۃ علی وجہ کل جبل ونوع وامتد وعلی الہ الذین تعھدھم اللہ فی کتابہ بکونھم ائمۃ وسطا لیکونوا شھداء علی خلقہ محرزۃ النواصب الملاعین الظلمۃ الی لفظۃ الامۃ دمھم ودمدم علیھم ربھم طارکل نسمۃ وبعد فقد استجازنی مولی السید الفاضل البارع الذی ھو من حیاض العلم والکمال الخیر کارع ویوم المنزال کابطال الضلال ابطل دارع مولنا العلامۃ التقی النقی العلامۃ التقی سمی العاشر من حجج اللہ رب العزۃ علیہ سلام اللہ التام الکامل الوفی السید علی نقی النقوی حرسہ اللہ عن نشر کل عنوی وسقی وحباہ اللہ فضلا وکمالا وسقاہ من عین العلم بابرد سبیۃ العلم عذبا وزلالا ولست احد فی اھلا للاستجازۃ فکیف اکون اھلا للاجازۃ لکنی دعانی وحثنی علی اسعاف ھذا المقترح الجمیل من ھذا السید الجلیل ان الدخول فی سلسلۃ الاسناد شرف عظیم یحکم بہ العقل الذی ھو اعظم حجج رب العباد ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء من غیر حجۃ واستناد وان الاخبار التی اسانیدھا محذوفۃ ومقطوعۃ یشھد العقل علی انھا سقیمۃ المرجوعۃ وایضا من فوائد الاسناد ان الرجل سیصل بہ بنحو خاص وبخرط فی سلک الرواۃ الاخذین العلم عن حجج رب العباد سلام اللہ علیھم الی یوم التناد ومنھا انہ بکثرۃ الاسناد یرتقی الاخبار الی الشھرۃ والاستفاضۃ شیئا فشیئا بل الی حد التواتر من درجۃ اخبار الاحاد ومعلوم ان الخبر اذا کثرت طرقہ وعز زت طرائقہ ازداد قوۃ الی قوۃ واضمحل ضعفہ درجۃ الی درجۃ وان الشھرۃ امر غیر مقدور للبشر لا یتحصل الا بتوفر طرائق الخبر حسبما بینتہ واثبتہ بکمال البحث والتنقر فی کتابی الذی بدعی نقد الآثار باعمار الاخیار وھذا لا یتأتی الا بالاشتغال فی حفظ الاخبار وضبطھا فی الکتب والاسفار واعلی مراتب الحفظ ان تعبھا الافئدۃ والصدور ویلوھا درجۃ المکتوب والمسطور لکنہ انفع للانسان الآتیۃ فی مستقبل الدھور اعنی فی الازمان الآتیۃ والاعصار المستقبلۃ لکن الویل کل الویل من اناس صرفوا ھمھم

فی الفقه والاصول وترکوا الاشتغال فی حفظ کتب الاصول المکتوبة المستنسخة
عن اصحاب الائمة اولاد الرسول وعکفوا علی الانغماس والارتماس فی مسائل الحیض
والنفاس کان الدین عندهم لیس الا العمل والغور فی المهر المؤجل والمعجل و
تلک اشیاء لا تجدی نفعا فی تلک الاعصر التی هی اعصر الکفر والالحاد وازمنة
الجحود بربّ العباد لا یزال الناس یتخلعون عن التمسک بالاسلام ویتنفرون
عن دین خیر الانام لا ینفعهم الیوم الکتب کالرسائل وجواهر الکلام ولا
المکاسب ولا شروح شرایع الاسلام لا یأتی علینا یوم الا نطلع حد ید علی
الدین ولا یطلع علینا شمس الا بشبهة مستحدثة علی الکتاب المبین منشأها
علی المعارف الجدیدة اصول الحکمة المستحدثة بین الافرنجیین والاروباثیین
ویزید فی اسفا الی اسف ان الحکمة الجدیدة والمعارف المستحدثة والصناعات
الشائعة لیست تخالف الدین المتین قید شعرة بل تؤید امره وتعضد فرعه
اصله وتشهد بصدقه وتنادی بحقیته باعلی صراخ ملأت اذان سکان
السمٰوات واصطکت باصواتها اسماع ذرات الکائنات وقد اشرت الی
ذلک فی قصیدتی المعروفة التی تدعی لامیة الهند نظمتها فی مدح
امیر المؤمنین یسر الله لی اسباب نشرها واشاعتها فی بلاد الافرنجیین
انه خیر موفق ومعین وکذا فی کتابی الذی بدعی مذهب عقل صنفته فی
لغة الهندیین وقد بسط الکلام علی ذلک ولدی لستعید الرشید الاواه
الحکیم الفاضل الکامل بالحق والفیلسوف المطلق بلا اشتباه مستر
بادستاه بی اے بلغه الله الی ما یتمناه وابّده وابقاه فی کتابه الضخم المجسم
الذی صنفه فی لغة البرطانیین وکتابه هذا بدعی سائنس اینڈ اسلام
ترید یشتهر یسر الله اسباب نشره واشاعته امین وهؤلاء المتسمون
بالفقهاء والمجتهدین لیس عندهم خبر تلک الفتن الهوائل ولا یبلغهم
نبأ تلک المصائب والنوازل فی الدین ولو وصلت الیهم تلک الاخبار

ماكان عندهم علاج لدفعها وازالتها لمكان جهلهم بتلك العلوم والمعارف الجديدة
المستحدثة في تلك الازمان والاعصار التي هي الاعصار النورية والازمنة الحرية فانا لله
وانا اليه راجعون واني لاعجب في تلك المحالات والشئون لهذا الدهر الخؤون نشأ
من بينهم هذا الشاب الفاضل المشتغل بامثال تلك العلوم والفنون كيف فطن لهذه
الفتن واستبصر لتلك الشجون والمحن النازلة على الكتاب والسنن حتى طلب مني
اجازة الرواية وتصدى للاشتغال بكتب الحديث والدراية وحسبما ان وفقك
بعض علاج تلك الضلالة والغواية فاغتنمت منه هذا المقترح الجميل واسرعت
الى امتثال امر هذا السيد الجليل فاقول بعون الله اني نعم الموفق والوكيل ان
لي بحمد الله عدة مشائخ من ائمة اهل السنة والجماعة اجلهم واسلهم وابدهم
افضلهم الشيخ الامام المحجة القاضي حسين بن محسن الانصاري السبعي الخزرجي
الحديدي الشافعي اليمني نزيل بمحويال وقد ذكرت ترجمة الحافظ ومناقبه وفضائله
المستفيضة في شيخي الخالص الذي سميته باليم العجاج في اسانيد السراج
فللسيد المستجيز ادام الله فضله العزيز ان يروي عني بحق اجازتي المكتوبة
البسيطة المضمونة في كتاب الافتخار بمكاتيب الكبار عن الشيخ المذكور عن شيخه
الاجل الشريف الحافظ محمد بن ناصر الحسني الحازمي والقاضي العلامة احمد بن
الحافظ محمد بن علي الشوكاني الصنعاني اليمني كلاهما عن والد الثاني عن شيخه
العلامة السيد عبد القادر بن احمد الكوكباني الصنعاني عن شيخه السيد
العلامة نفيس الدين وخاتمة المحدثين سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل
الزبيدي اليماني ح وبروايته الشريف محمد بن ناصر الحازمي المذكور والقاضي احمد بن
الامام الشوكاني عالياً بدرجة ايضاً وشيخه الاجل ذي المنهج الاعدل حسين بن
عبد الباري الاهدل ثلاثتهم عن السيد العلامة وحيد الدين وعمدة المحدثين
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل الزبيدي اليماني
عن والده السيد العلامة سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل عن شيخه السيد

العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف الاهدل عن شيخيه الامامين الحافظين عبدالله بن
سالم البصري المكي واحمد بن محمد النخلي كليهما عن الامام الجليل ابراهيم بن حسن الكردي المدني
عن شيخه العلامة احمد بن محمد القشاشي بضم القاف المدني عن شيخه العلامة جمال الدين
محمد بن احمد الرملي الشافعي المصري عن شيخ الاسلام القاضي زكريا بن محمد الانصاري
عن الحافظ ابن حجر العسقلاني ح وبرواية الحافظين الامامين ايضا عن عبدالله بن
سالم البصري المكي واحمد بن محمد النخلي المكي كليهما عن الامام الحافظ محمد بن علاء الدين
البابلي بضم الباء الثانية المصري عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
الغيطي المصري عن شيخ الاسلام القاضي زكريا بن محمد الانصاري عن شيخه خاتمة
المحققين شيخ الاسلام أحمد بن علي العسقلاني ح وبرواية الشيخ محمد بن ناصر
الحازمي عن شيخه العلامة محمد بن عابد السندي المغربي عن شيخه العلامة صالح بن
محمد بن نوح الفلاني المغربي المدني بسنده المعروف في ثبته المسمى حصر الشارد في
اسانيد محمد عابد فقد اجزت السيد الفاضل علي التقي النقوي المذكور ان يروي
جميع الامهات الست وغيرها من كتب الحديث والتفسير وجميع مروياتي ومسموعاتي
ونكل ما يجوز لي روايته وتنفع درايته بالاسانيد المذكورة الى الحافظ ابن حجر العسقلاني
وغيره واحلته على اثبات الائمة الاعلام كثبت العلامة ابراهيم بن حسن الكردي المدني
المسمى بالامم لايقاظ الهمم وثبت العلامة محمد بن علاء الدين البابلي المسمى بمنتخب
الاسانيد في وصل المصنفات والاجزاء والمسانيد وثبت العلامة الحافظ عبدالله بن
سالم البصري المسمى بالامداد في معرفة علو الاسناد وثبت العلامة الحافظ محمد بن احمد
النخلي المكي المسمى بغنية الطالبين في وصل المصنفات والاسناد والمسانيد وثبت
السيد العلامة عبدالرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل الزبيدي اليماني
المسمى بالنفس اليماني في اجازة القضاة اولاد الشوكاني وثبت الامام الحافظ محمد بن
علي الشوكاني المسمى اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر وبقوله هذا الثبت اني اروي
كتاب نهج البلاغة برواية الشوكاني له باسناد مسلسل بآية الحديث الآتي فيه ضعفا

لعبس هذا موضع الكلام عليه وثبت الامام العلامة صالح بن محمد بن نوح العمري الفلاني
المسوفي المغربي ثم المدني الموسوم بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون و
الاثر وثبت الامير الامام الحافظ الشيخ محمد بن محمد بن محمد بن احمد عبد القاهر الامير المغربي
نزيل مصر المالكي وثبت الامام محمد بن علي بن منصور الشنواني المسمى بالدرر
السنية من الاسانيد الشنوانية وثبت الشيخ المحدث الكامل الشيخ عبد الرحمن بن
محمد بن عبد الرحمن الكزبري الدمشقي وغيرها من اثبات الائمة الكبراء من ائمة الحديث
والمسند بن اللذين بطول ذكرهم وفيما ذكرناه كفاية فاجزت السيد الفاضل المذكور
ان يروي عني بحق الاجازة العامة التامة عن شيخي حسين بن محسن السبعي المحدث
الزبيدي الشعدي الشافعي اقتضى لقضاة بيهو يال عن مشايخه الاعلام عن
مصنفي الكتب الاسفار في عدة متون الاسلام والاحاديث المأثورة عن سيد الانام
ولبعلم السيد الفاضل الهمام ان لي شيخا اجل اعظم وابتل وابذ وافضل من القاضي
حسين المذكور ولي منه اجازة مكتوبة محفوظة عندي وهو الشيخ الامام المحدث العارف
بالله مولانا الامام حسن الزمان التركماني وهو اليوم في دقة النظر وحفظ الحديث
والاثر وغزارة التصنيف والمصنفات في نقد الاحاديث والاخبار وعلوم الجرح
والتعديل مثل الائمة الكبار كالحافظ ابن حجر العسقلاني والحافظ جلال الدين
السيوطي فاجزت السيد المذكور ان يروي عني جميع مصنفات هذا الشيخ الاجل
والمحدث المبرز الاكمل وجميع مقروءاته ولي بحمد الله بواسطة هذين الشيخين الجليلين
خاصة اتصال بجميع الائمة الماضين من علماء اهل السنة المتقدمين منهم والمتأخرين
ولكن على السيد المذكور ان يحصل لنفسه الاثبات المذكورة التي تحصلتها على قصر
الباع وقلة الاطلاع حتى وقفت على اكثر منها واكثرها الان توجد مطبوعة في بلدة
حيدر اباد في دائرة المعارف انشاء الله تعالى واما علو الاسناد فشرفه غير ذهب
على كل ذي حجى وان البراعة متوقفة في البدع والذي والشرف في الغاية القصوى
وقد عملت في ذلك كتابا سميته بتقريب الاسناد الى حجج رب العباد

جمعت فيه من العوالى وعزيزاتك اللئالى حتى انى بحمد الله اروى عن سيد البشر فى هذه المائة الرابعة عشر ثلثمائة وسائط فى عدة اخبار كثلاثيات البخارى فى جامعه الصحيح وغيرها من الاحاديث جمعتها فى تقريب الاسناد وان لى ان اروى عن الشاه عبد العزيز الدهلوى صاحب التحفة المتوفى فى اخر القرن الحادى عشر بواسطتين فانى اروى عن شيخنا السيد احمد الشهير بعبد الحى الحسنى القطبى عن شيخه الامام فضل الرحمن البكرى الگنج مراد ابادى عن شيخ مشايخه الاجل عبد العزيز العمرى الدهلوى باسناده المعروف عن ابيه ولى الله الدهلوى عن شيخه العلامة ابى طاهر محمد بن ابراهيم الكردى المدنى عن ابيه الامام ابراهيم بن حسن الكردى المدنى المذكور الى اخر السند وكان لى ان اروى عنه بواسطة لانى ادركت زمان فضل الرحمن ولكن لم يكن لى اعتناء بالرواية والاشتغال بتلك الاشغال اذ ذاك حتى قبض ذلك الشيخ ولى طريق اخرى وذلك انى اروى عن الشيخ الحافظ ابى محمد عبد الله بن المولى الانصار على الانبهوى الچشتى الصابرى الانصارى من والد ابى ايوب الانصارى عن شيخه سراج احمد الخرجوى عن شيخه الشاه عبد العزيز العمرى المذكور وان لى ان اروى القرآن الكريم عن سيدنا امير المؤمنين صلوات الله عليه اليوم على قراءة حفص عن عاصم عن ابى عبد الرحمن السلمى عن امير المؤمنين على عليه السلام وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا من طريق التيسير لهذه القراءة ولا مزيد على جودته وحسنه وصحته من جمعة شيخى المحدث التركمانى وبينه وبينه عليه السلام ستة وعشرون رجلا كلهم من ائمة هذا العلم فيما كتبه الى الشيخ المذكور فى رسالة مفردة اسمها اسناد المحسن القراءات الى المولى ابى المحسن على اخيه وعليه وعلى بنيه التسليم المحسن للفاضل الاماجد الشيخ سراج الدين حسن عامله ذو المنن بما هو عنده حسن فانى اجزت السيد الفاضل المستجيز حرسه الله العزيز ان يروى عنى جميع مقروآتى ومسموعاتى ومؤلفاتى ومصنفاتى وجميع ما يجوز لى روايته ودرايته من طرق العامة واما من طرق الخاصة فانى اعزته ان يروى عنى جميع كتب المحدثين الثلثة الاقدمين رضوان الله عليهم اجمعين وجميع كتب المحدثين المتأخرين وجميع كتب العلماء الاماميين رضى الله عنهم اجمعين واعلى الله مراتبهم فى اعلى عليين وجميع مسموعاتهم ومقروآتهم ومعاجمهم ومجاميعهم ومسانيدهم بحق الاجازة العامة التى كتبها شيخى العلامة الاجل وسندى العلامة المبرز الافضل الشيخ الامام الحافظ الحجة مسند ديار العراق خاتم المحدثين المجلسى الثانى الحاج ميرزا حسين

النوري الطبرسي من ارض الغري على مشرفها سلام الله القدسي عن مشائخه الاجلة الاعلام اجلهم
انبلهم وابذهم وافضلهم الشيخ الاكبر مرتضى بن السعيد المرحوم المولى محمد امين التستري اسكنه
اعلى الله المتعال مقامه ورفع في الخلد اعلامه عن العالم المحقق الجليل المولى احمد النراقي صاحب المستند و
المناهج عن آية الله بحر العلوم والفضائل والمكارم الجلالة الطباطبائي السيد محمد مهدي قدس الله تعالى
تربته الزكية عن مشائخه العظام الذين منهم الشيخ الاجل الاكمل المحدث المحقق البحراني صاحب الحدائق بجوامع
التي جمعها في لؤلؤة البحرين الى اصحاب الكتب وارباب الاصول والمصنفين وما اهلها في اللؤلؤة بطلب غاية
المستدرك على الوسائل لشيخنا الثقة المحجة المذكور والامام المحاكم المزبور وقد جمعت فضائله ومناقبه ترجمته
المحافة في شيتي الخاص الخالص الذي يدعى اليتيمة التجاج في اسانيد السراج وقد كتبت جزءا منه مقرضا
على كتابه المصنف العظيم الشان المطبوع في تلك الاقطار والبلدان في ارض هذه سنان المسمى باللؤلؤ
والمرجان در شروط بله اول ودوم هنبر روضه خوانان فلراجع اليه ولي بواسطة هذا الشيخ عدة عوالي جمعتها
في كتابي تقريب الاسناد فاروي اليوم عن اصحاب الائمة ومصنفي الاصول بعشرين وسائط ولله الحمد و
جمعتها كلها في ذلك الكتاب ولي بحمد الله اجازة لسبانية من شيخ آخر وهو الشيخ الامام العالم المحجة الثقة
الثقة الثبت الميرزا محمد باقر الشفتي رياسة الشيعة وهو ملاذ الشريعة اسحق بن ابي المظفر مهدي الموسوي النيسابوري
وهو يروي عن شيخي واستاذي استاذ الاساتذة حجة الله البالغة في عصره السيد السري المفتي السيد محمد
عباس التستري عن شيخه واستاذه السيد حسين الملقب بسيد العلماء الذي يعرف بعلمين هكذا عن ابيه
السيد دلدار علي المعروف بغفران مآب طاب ثراهما وجعل الجنة مثواه عن شيخه واستاذه صاحب الكرامات البالغات
بحر العلوم الطباطبائي المذكور في اجازة شيخنا النوري الطبرسي ولله الحمد على ذلك فاجزت للسيد الفاضل
المستجيز حرسه الله العزيز ان يروي عني عن هؤلاء المشائخ الثقات الاثبات واوصيه ان لا ينساني في
الخلوات ومظان الاجابة بين يدي رب الارض والسموات تحت تلك القباب الشامخات والدعاء لي
بحسن الخاتمة لي في الدنيا والمغفرة في الآخرة وان يرزقني الله شفاعة الائمة ولا يحرمني منها انه ولي كل نعمة
وكفيه بيمناه الدائرة الخاسرة المجانبة للقانعة العبد المذنب اسير ذنبه المفرط في جنب ربه محمد ذاكر الشهير بسراج الدين
حسن بن عيسى التيمي العدوي الاموي الباجاني الدرشوخاني المعروف بالشيخ فداحسين الصديقي الغازي في العشاري في
صبيحة يوم الجمعة ثاني شهر ذي الحجة المبارك من شهور سنة ثمان واربعين بعد الالف وثلثمائة من هجرة سيد المرسلين عليه الصلوة والسلام

آیت اللہ حاج میرزا محمد الموسوی الخوانساری الاصفہانی ہو اخ المرزا محمد باقر الخوانساری
صاحب روضات الجنات رح

الاجازة التاسعة عشر

من السيد الفاضل المعمر الحاج ميرزا محمد الموسوى الخوانسارى الاصفهانى
وهو ابن اخ الميرزا محمد باقر الخوانسارى صاحب روضات الجنات والحاج
ميرزا محمد هاشم الچهارسوقى صاحب مبانى الاصول واصول الرسول .

بسم الله الرحمن الرحیم والنجاة بفضله العمیم

الحمد لله رب العالمین الذی من علینا بالانتظام فی سلسلة اهل الروایه
ونور قلوبنا بانوار المعرفة والدرایه والصلوة والسلام علی اشرف
رسله المبعوث الی الخلق للارشاد والهدایه والی الطیبین الطاهرین اشرف
اهل الولایه المنقذین من الضلالة والغوایه واللعنة الدائمة علی اعدائه
واعدائهم ومنکری فضائلهم ومنابذیهم فی الدین الی یوم القیامة امابعد
فان اهم العلوم بعد معرفة الحی القیوم وما یتبعها من العقائد الدینیه
هو العلم بالاحکام الشرعیه والفروع الفقهیه وهو لا یکمل الا بنقل
الاخبار عن الائمة الاطهار وتنقیحها والتمییز بین سقیمها وصحیحها
والبحث عن مؤیداتها ومرجحاتها والفحص عن رواتها وقد اتخذ فی هذا
العصر الذی قد کسدت سوق العلم وطلابه وقامت دولة الجهل واهله
ظهرا وجعل الارتیاب علیه شیئا فریا حتی صار اهله قلیلا وناموسه
ذلیلا ولما تشرفت بلقاء قرة عینی حضرة السید السند الفاضل المعتمد
والعالم المؤید الجامع بین حسب الفضل وکرم المحتد الباذل نفسه لاقتناء
العلوم والقاصر همته علی اکتساب المنطوق والمفهوم البارع فی تحریر
وانشاء المنظوم المنصف بالاخلاق الفاضلة والشیوخ المتمیزة بینا
جریدة الفضلاء الکرام ونتیجة اعاظم العلماء الاعلام فخر الفقهاء العظام
صاحب الفطنة الوقاده والفکرة النقاده علامة العلماء الاعلام
الهمام الورع التقی والمهذب الصفی سیدنا السید علی نقی

العلامة السيد ابي الحسن دامت بركاتهما آل العلامة الكبير السيد
دلدار علي النقوي النصير آبادي قدس الله سره ونور ضريحه القدوس سره
وقد وقفت على جملة من مؤلفاته الجليلة ومصنفاته الجميلة فرأيته
ان مؤلفها مع حداثة سنه قد فاق الاقران والفحول وحصل المعقول
والمنقول نسئل الله ان يرزقه العمر الطويل ويجعله خلفا من السلف
الطاهر من ابائه رؤساء المسلمين وامناء الشرع المبين وحيث قد تيسر
منا تأسيا بالسلف الكرام ودخولا في سلسلة مشايخنا العظام
قدست اسرارهم رواية الاخبار عن معادن العلم والاثار فقد اجزته رواية
الاخبار المدونة في الكتب المعتبرة والاصول المشتهرة كالخصال والامالي
والارشاد وكتب الدعوات والاحراز لاسيما الكتب السبعة التي عليها المدار
في جميع الامصار والاعصار وهي الكافي والفقيه والتهذيب والاستبصار
والوافي والوسائل والبحار بل كل ما دونته في كتابي الكبير جواهر الاخبار
في الحكم والمواعظ والاثار غني عن التنصيص الاخبين الحجتين الافضلين
احدهما الشيخ زين العابدين المازندراني الحائري ره المتوفى سنة ١٣٠٩ هـ
عن مشايخه المذكورين في الاجازة وثانيهما السيد السند والمولى المعتمد
آية الله استادي السيد ابو القاسم المتوفى سنة ١٣٠٩ هـ نجل العلامة السيد حسن
نجل العلامة الكبير السيد محمد المجاهد الطباطبائي الحائري صاحب المناهل والمفاتيح
وصيه بما اوصاني به مشايخي العظام من لزوم التقوى والتمسك بالاحتياط
في طريق النجاة وان لا ينساني عقيب الصلوة ومظان اجابة الدعوات

ویذکرون فی تلک الوقفات بفاتحۃ وتوجہات فی ایام حیواتی وبعد
الممات حررہ الراجی عفو ربہ الغنی محمد الموسوی الدھنی الکاظمی
فی بلد جدہ الوکیر موسی بن جعفرؑ وذالک
فی یوم الثلاثا خامس ذی الحجۃ الحرام
۱۳۴۸ھ

آیت اللہ شیخ علی بن ابراہیم القمی النجفیؒ (متوفی ۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة الثامنة عشر

من علم التقیٰ ومنار الرشد والهدیٰ الحاج الشیخ علی القمی النجفی دام ظله کتبها الی بخطه الشریف فی ۱۹ ذی الحجة ۱۳۴۸

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی محمد وآله الطیبین الطاهرین المعصومین المکرمین وبعد فان العالم العامل والحبر الکامل جناب السید علی نقی الهندی صاحب کتاب کشف النقاب عن مشاوع الالقاب عبدالوهاب استجازنی فی روایة کتاب المستدرک من تالیفات المحدث الثالث الحاج میرزا حسین النوری فاجزته فی ذلک ان یروی عنی کتاب المستدرک الذی تحملت روایته عن مولفه فرائت علی من اوله الی آخره مقابلة علی نسخة الاصل التی نقلت عنها النسخة البیاض الاحقر علی بن ابراهیم القمی فی النجف الاشرف علی مشرفه الف سلام وتحیة وارجو منه ان لا ینسانی من الدعاء

آیت اللہ کلب مہدی بن کلب باقر الجائسی الحائری ہندی (متوفی ۲ رجب ۱۳۴۹ھ۔ق)

الاجازة التاسعة عشر

من العلم العلیم فقید الفضل والادب مولانا السید کلب
مهدی الجائسی الحائری المتوفی لیلة ثانی رجب ۱۳۴۹ھ
وقد اجاز فی یلفظه یوم الرابع والعشرین من ذی الحجة ۱۳۴۸ھ
عند زیارته للنجف الاشرف فی الصحن الشریف العلوی وهو
یروی عن ابیه العلامة السید کلب باقر عن استاده ناج العلماء
السید علی محمد نقه عن المفتی السید محمد عباس عن استاده
سید العلماء السید حسین عن ابیه العلامة المؤسس السید دلدار علی
النقوی اللکهنوی قدس الله اسرارهم

آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر الزنجانی از تلامذہ آیت اللہ مجدد شیرازی (متولد ۱۹ رمضان ۱۲۸۲ھ۔ق بقلم کود متوفی ۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة العشرون

من العالم المتبحر الكامل الجامع لفنون المعقول والمنقول
الشيخ اسد الله الزنجاني دام بقاؤه من تلاميذ آية الله
المجدد الشيرازي قده وكانت اجازته لي هذه ما هو م
السبت ٢٥ ذي الحجة سنة ١٣٤٨ ثم اكدها بالكتابة
كما يلي مستجلا بخاتمه الشريف

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من اشرف النبیین وخاتمهم محمد بن عبد الله واشرفهم
صلی الله علیه وآله ومن شایعه وصبه اشرف الاوصیاء وافضلهم
اولاده الطاهرین الحجج المیامین صلوات الله علیهم اجمعین الی یوم الدین
علی اعدائهم علی دامت آل بویه ثابته للذات القدسیه الاحدیه جعلنا
من علماء شریعته المحمد والثناء علیه حیث جعل علماء امته ورثه الانبیاء
بل جعلهم افضل من دماء الشهداء بل افضل من انبیاء بنی
اسرائیل بل خلیفته علیه الاف التحیه حجة الله صاحب العصر والزمان
عجل الله فرجه وفرجنا بظهوره بحق المقربین یا غیاث المستغیثین
ویا ارحم الراحمین اما بعد فلقد کانت العادة المستمرة جاریة
بین علماء الدین من قدیم الزمان علی الاجازة والاستجازة علی انحائها
المذکورة فی محلها فی نقل الاخبار والکتب والمصنفات المنوطة علیها
الاستناط عادة مبارکة میمونة وکان السلف من الاساطین
یتحملون المشقة العظیمة فی تحصیلها وصار متروکة فی الازمنة
المتاخرة مع انه سمع عن الذی قوله حجة بل لا یجوز اتباعه فی حقی

الا القليل بين قليل من الاخيار و الاساطين و انا العبد الضعيف
الشيخ اسد الله الزنجاني الدزجي العسكري النجفي لما وفقني الله
لتحصيل العلوم و بلغت مبلغ الرجال و التفت الى هذه الطريقة
المباركة المرسومة عند فقهاء الاساطين استخرت من جملة من العلماء
الربانيين العاملين بعلمهم بل بعضهم كان صاحب الكرامات الباهرة
فاكرموني فاجازوني و لهم المولى حجة الاسلام صاحب الكرامات السيد
الجليل و المولى النبيل السيد علي الشهير بالقزويني في زمان هجرتي
الى دار السلطنة قزوين للتحصيل ان يجيزني الاصل الذي انتجب
الفوائد صاحب المصنفات الكثيرة الثاني السيد الجليل و المولى النبيل
صاحب الكرامات الباهرة الواضحة المسلمة حتى طبى الارض العالم العامل
السيد حسين المعروف بالحاجي سيد قريش على الله مقامه المعروف
ايضا انه كان صاحب الكرامات و المقامات و كان سيدي و مولاي الحاج سيد حسين
مرتبا لي و مراقبا بجميع احوالي ما دمت كنت ساكنا في تلك البلدة الثالث
شيخ الفقهاء في عصره المولى النبيل صاحب الكرامات حجة الاسلام
الحاج ملا علي نزيل اولاد المولى الحاج المبرز خليل الطهراني الرابع

السيد الجليل والمولى النبيل حجة الاسلام السيد محمد المهندي
الساكن في النجف الاشرف صاحب التصانيف الكثيرة نسبا صاحب الجعفرية
وتلميذ وتلميذ ايضا عند الامام المحقق الانصاري في الخامس
شيخي ومعتمدي العالم الرباني الذي لم يأذن باظهار اسمه الشريف الحافظ
للكتب الاربعة بجميع اسانيده صاحب المقامات والكرامات ولا اطول حدا
من العلماء بالغا الى مرتبة اجازني في زمان التجائي بعتبته المقدسة
العسكرية على مشرفيها الاف التحية حين استظلالي بظل عطوفته ابتغاء
الاكرمية بحسبة العقل والنقول وروح التحقيق المنصف بفاطبة الملكات
الحسنة سيما ملكة الخلق الذي يقصر الالسن عن مدحه الاب الرؤف
لاهل الدين خصوصا لاهل العلم المولى الحاج الميرزا محمد حسن الشيرازي
فتح وتلمذي واستفدت منه بعد ملاقاته في دار السلطنة القزوين
في زمان تشرفه لزيارة الائمة العالم باغلب السن العالم قدس السنا
السيد الجليل والمولى النبيل حجة الاسلام والمسلمين الحاج الميرزا
محمد هاشم الخونساري الاصفهاني صاحب التصنيفات الكثيرة قدس
الذي اليه ينتهي اجازات هذه الدورة من لدن شيخنا الاستاذ العلامة

السيد

الانصاری قدّس سرّه من اصحابه المخصوصین فی زمان تشرّفه لزیارة
العتبة المقدسة العسکریة وفی زمان الاستاذ الاکبر المجاز هو من شیخه
واستاذه الشیخ الامام المحقق الانصاری قدّس سرّه المجاز من شیخه واستاذه
فی برهة من الزمان صاحب المستند ومنه ینتهی الاجازات فی هذه
الدورة غالبا الی وحید الاعصار المولی بحر العلوم، ولقد استجزت
فاجازنی اعلی الله مقامهم وحشرهم الله تعالی مع الائمة الاطهار
صلوات الله علیهم اجمعین واللعنة الدائمة علی اعدائهم اجمعین وانا
فی هذه الدورة قرة العیون السید الحلیل والمولی المجتهد الفاضل
الکامل المروج للشریعة المطهرة اقتداء بابائه واجداده السید
بن الفقیه السید ابی السید محمد تقی صاحب التفسیر ابن العالم العلامة بحر
العلوم والخضم السید حسین بن العلامة المجتهد الکبیر السید الحاج
علی النقوی الکنهوری صاحب عماد الاسلام والتالیفات المشهورة
من تلامذة آیة الله بحر العلوم الطباطبائی النجفی قدس الله اسرارهم
فاستجاز عنی سلمه الله فاجزته ان یروی عنی جمیع ما یصح لی روایته
بحق اجازتی عن الاساطین الکرام من کتب الاخبار المعتمدة عند علمائنا

کا لکتب الاربعۃ و وسائل الشیعۃ وغیرھا کا لبحار وغیرہ بل
لدان یروی جمیع مصنفات الشیعۃ من الکتب الفقھیۃ والاصولیۃ
بل کتب اھل السنۃ والجماعۃ من کتب اخبارھم وغیرھا حتی العلوم
الادبیۃ اللھم وفقہ لما تحب وترضی واجعلہ علما للشیعۃ
والشریعۃ واحفظہ من جمیع الشرور والبلیات وادفع عنہ
جمیع المکارہ والآلام واستدعی من جنابہ ان یسلک طریق العلماء
العاملین الربانیین کی یکون زینا للشیعۃ لاسیما لھم وان لا ینساہ
فی الخلوات مع قاضی الحاجات فی ظلم اللیالی فی حیوتی ومماتی ولہ سلمہ اللہ
کتاب لطیف فی رد العقاید الوھابیۃ ورد لنا فی اعلاء الشعائر تعلقہ
باقامۃ عزاء سید شباب اھل الجنۃ کتبھا فی رد بعض الافاضل
وانا العبد الضعیف المکبر المستکین العاصی الراجی لرحمۃ رب العالمین
لاینفع مال ولا بنون الشیخ اسد اللہ الزنجانی الدرجی العسکری النجفی
الذی ربانہ سید العلماء وایۃ اللہ فی العالمین الامثل الاکبر بحسبہ العقلاء
والنقوی صاحب المقامات العالیۃ المنتھی الیہ ریاسۃ الشیعۃ الحاج المبرور الحاج
الحسین عظم اللہ امثالہ شیخنا الاستاذ المحقق الاقدس صاحب العلم علی اللہ تعالی

بسمه تعالی شانه العزیز

ورفع الله فی الخلد مقامه وحشره الله تعالی مع اجدادہ
الطاهرین

وقد استدعی فقیر قلیل سید بهاء، تاریخ ولادی حضرت تعالی من جمیع الجهات وبخط والدی المرحوم نوشت
کلام به که تاریخ تولد اولاد ایشان مرقوم فرموده بودند مرقوم میدارد و تاریخ تولد خودشان را
سئله به من جمیع الجهات در نصف شب نوزدهم شهر رمضان به سال سنه هزار و دویست
هشتاد و دو سنه ۱۲۸۲ هجری نبوی صلی الله علیه وآله تاریخ سنه هزار و سیصد و چهار شد
قلم احمد عواقب اموری خیراً وارجو من الله الاجر والثواب

یا رحیم الراحمین ببیه الشیخ بهاء بهاء الزمان

الله یرحمه الکریم المنعم

نقل رقمه

آیت اللہ الفقیہ الشیخ ابی الرضا الہادی بن عباس بن علی بن جعفر آل کاشف الغطاءؒ (۱۲۸۹۔۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة الحادیة والعشرون

من العلامة المجلل الفقیه النبیل الشیخ ابی الرضا الهادی آل الشیخ الاکبر کاشف الغطاء قدّه وهو دام ظله احد الاعلام من علماء النجف الاشرف یروی عن امیه الشیخ عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاء وعمّه الشیخ عباس بن الحسن بن جعفر ره والسید حسین بن السید مهدی القزوینی والشیخ عبدالهادی شلیله الهدانی البغدادی ره وشیخنا السید حسن صدر الدین دام ظله بطرقهم المحمودة وهاهی بخطه الشریف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع قدر العلماء وورثهم من علوم الانبياء وجعل لهم الروايه لتهذيب احكام الدين وتذليعه والاستبصار بانوار مصابيح علومهم كافيا للشيعه والصلوة والسلام على مدينة العلم وباب الحكم ومهبط الوحي ومعدن العصمه وعلى اله وعترته كنوز الرحمه ودساتير نجاة الامه اما بعد فيقول اقل خلق الله خطرا واحقرهم خبرا وخبرا انه قد اتفق العقل الصحيح والنقل الصريح والضروره والوجدان والشاهد والبرهان على ان ارجح الفوائد واربح المقاصد وافضل المارب واجل المطالب هو العلم الذي يرتقى به من حضيض النقص والضلال الى اوج الهدايه والكمال وان افضل العلوم واشرفها ما يدرك به وحدانيه وعرفت به احكام فان فيه سعاده الدارين وصلاح الثقلين وبه الفوز برضوانه والخلود بفسيح جنانه وماسوى ذلك زبرج باطل وخيال زائل وستم قائل وان اكبر الوسائل بعد كتاب الله المجيد لنيل العلوم الحقيقه والمعارف اليقينيه والكمالات النفسيه هي السنة المطهره والاحاديث المعتبره والروايات المسنده والاخبار المعتمده فلم يبذل علماء الشريعه في احياء اثارها واعلاء منارها وجمعها وتدوينها وتنقيح اسانيدها ومتونها وتميز غثها من سمينها النفس والنفيس والتليد والطريف وكم انفقوا كنوز الاموال واجالوا سوانح الافكار فشكر الله مساعيهم ورفع منازلهم ومن اقتفى اثارهم ونسج على منوالهم العالم الفقيه والعليم النبيه والجهبذ الوجيه الحاذق التقي والمورع الناقد الزكي الهذب البارع والنجيب النافع السيد الاجل الاكمل الصفي الوفي السيد علي نقي ادام الله ايامه ورفع اعلام مجده السيد الفقيه الجليل النبيل السيد ابي الحسن الكنتوري سبط العلامه البحر والحبر

سیدنا الجلیل صاحب عماد الاسلام وعمدة من المصنفات الشهیرة بین الانام
ادرس اله ترسته و رفع رتبته فانه ادام الله علاه و بلغه مناه ممن قضی دهره و افنی
عمره و تغرب عن اوطانه و اجانبه و صرف ریعان شبابه و شمر عن ساعد
الجد والاجتهاد و ترکه لزید الرقی فی تحصیل العلوم الدینیه و طلب المعارف
الیقینیه و اکتساب الکمالات الذاتیه و العرضیه حتی فاز منها بالوفر سهم و حاز
منها اکبر نصیب و قسم و قد سألنی ادام الله علوه و زاد فی مرائی الفضل سموه اجازة ما یجوز لی روایته
اقتداء بما علیه سیرة العلماء النقات و رواما للدخول فی زمرة رواة احادیث
الائمة الهدات فاجزت له ادام الله فضله و کثر فی العلماء مثله ان یروی عنی جمیع
ما صنفت والفت و جمیع ما صحت لی روایته عن المشایخ العظام والفقهاء
الاعلام من جمیع ما صنفوا والفوا و جمعوا و حرروا سیما کتب الاحادیث
والاخبار و خصوصا الکتب الاربعة التی علیها المدار فی جمیع الاعصار
والکتب الثلاثة الوافی والوسائل و بحار انوار و ادام الله تسدیده عنی
عن المشایخ بطرقه المتعددة الیهم ما شاء بغیر استثناء و لیحترز من
الدخول فی من یدعی اهلا لتحمل تلک الانباء فانی قد اجزته اجازة خاصة
و صیه و نفسی بتقوی الله والاخلاص له فی کل عمل و رجائی منه ان لا ینسانی
من صالح دعواته فی خلواته و جلواته کما انی لا انساه من ذلک ان شاء الله تعالی
قد کتبه العبد العاثر القاصر المدعو بالهادی بن العباس بن علی بن جعفر
شرف الله مآثره فی اخر ساعة من اخر یوم من اخر شهر من عام ثمانیة
و ربعین بعد الالف و ثلاثمائة حامدا مصلیا مستغفرا

سلخ ذی الحجة ۱۱۴۸

آیت اللہ شیخ مرتضی بن شیخ عباس بن شیخ حسن بن الشیخ کاشف
الغطاءؒ (۱۲۸۱۔۱۳۴۹ھ۔ق)

الاجازة الثانية والعشرون

من العلامة الفقيه المتكلم الورع الحجة الشيخ المرتضى ابن
الشيخ عباس صاحب منهل الغمام في شرح شرائع الاسلام ابن
الشيخ حسن صاحب انوار الفقاهة ابن الشيخ كاشف الغطاء
قدس الله اسرارهم حيجا كتبها لي بخطه يوم السادس والعشرين
من المحرم سنة ١٣٤٩ هـ وقد توفي في النجف يوم الخامس و
العشرين من شهر رمضان في السنة المذكورة فعظم في
الدين خطبه وجل موقعه تغمده الله برحمته

تبارك الله على ما كشفت لنا الغطاء بانوار فقاهة الشرعة الغراء وصلى على النبي العربي
وآله الانوار من الأول الأوان منار الشرف النبوي والمجد العلوي فرع الدوحة القرشية وغصن الأزاكة الهاشمية
سيدنا السيد علي النقي النقوي الكنتوري صوان حق المراع ان يلزم نفس حفرة دوانه في حضته وان ينيم لنا ما على لهاته
في الكناه معرفته فانه ومكنون علمه سابق النقيبه رفيع الغايه كريم المضمار سابق الحلبه تعقد خناصر العلم الأعلين الأوائل
بالفضل الاوليه ✕ سل عنه واخبره وانظر اليه تجده ✕ ملؤ المثاوا ثوواه والمقل ✕ وانما القول فيه عالم علم ✕ ضرب الزجاج لنوارس المثل
هذا وقد استجازني كما عليه السيرة الرضا بين العلماء الاعلام والمشايخ العظام وفي توقيع الناحية المقدسة ارجعوا
الى رواة حديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله وفي المقبولة الراد عليهم راد على الله وهو على حد الشرك بالله فأجزته
دام مؤيدا بروح القدس ان يسند ويروي عني ما تضمنته الصحاح الاربعة للمحمدين الثلاثة بل الكتب السبعة للمحمدين الستة
وغيرها من الوصول الاربعمائة فاني اروي ذلك باجازتي وحق روايتي عن اية الله الوالد عن ابن عمه المهدي عن الملكوتي الاقدس
الجد الاقرب صاحب انوار الفقاهة عن الاسطوانة الكبرى المجدد الاعلى كاشف الغطاء عن بحر العلوم الطباطبائي
وعن استاد الكل في الكل الوحيد الاغا البهبهاني عن والده محمد اكمل عن رئيس المحدثين المجلسي عن عدة
من مشايخه عن زين الملة الشهيد الثاني عن شيخه نور الدين علي بن عبد العالي الميسي عن شمس الدين محمد الجزيني
عن ضياء الدين عن ابيه محمد مكي الشهيد الاول عن فخر المحققين عن والده جمال الدين العلامة على الاطلاق الحلي
عن والده عن نجم الملة والدين المحقق الاول الحلي عن شمس الدين فخار بن معد عن شاذان القمي
عن ابي جعفر الطوسي عن الثلاثة المزبورين ح وعن الشيخ المفيد عن ابن قولويه عن الشيخ الكليني بطرقه
الى عبد الله بن ميمون القداح عن جعفر الصادق عليه افضل الصلوة وكذا ما استجزته من مشايخي
العظام واساتيذي الاعلام كافضل المحققين الاخند الشيخ ملا كاظم الخراساني والعالم الرباني
الشيخ محمد طاها نجف وابي المعز محمد المهدي الحسيني القزويني الحائري وافضل المحدثين الحاج النوري عن مشايخه
المتصلة اسانيدهم باهل العصمة عليهم الاطهار عن حضرة الرسالة عن الوحي الالهي والتمس منه
عاية كامل الحائطة فانها من الله واسئله الدعاء في مظان الاجابة وارجو التوفيق والهداية لسواء الطريق
في ٢٦ محرم ١٣٤٩ه

خادم الشريعة الغراء
المرتضى كاشف الغطاء

آیت اللہ شیخ عبداللہ بن محمد حسن مامقانیؒ (۱۲۹۰-۱۳۵۱ھ-ق)

الاجازة الثالثة والعشرون

من العلم الواضح والمنار الشامخ الفقيه المحبر المتضلع المخبر حجة الاسلام الشيخ عبدالله المامقاني دام ظله كتبها على ظهر كتابه (مخزن المعاني في ترجمة المحقق المامقاني) على هامش الصحيفة المقتضية لذكر الطرق والاسانيد وهي موجودة عندي مخطه مورخة بليلة الرابع من ربيع الثاني ١٣٤٩ وقد انشأ لي الاجازة شفاها يوم الخامس من الشهر المذكور بكل طرقه المذكورة في ختام ذلك الكتاب في هذه الصفحة

بسم الله خير الاسماء

الحمد لله رب العباد والصلوٰة والسلام على اشرف من نطق بالضاد وآله المعصومين الامجاد وبعد فقد استجازني في الرواية جناب السيد السند والمولى المعتمد فخر العلماء والمحققين قدوة الفضلاء المدققين ثقة الاسلام والمسلمين السيد علي نقي اللكهنوي ادام الباري بقاءه وكثر في اهل العلم امثاله وحيث كان مقصده اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم اجمعين وكان دام بقاءه اهلا لذلك وصالحا للتبرك والتشرف لما هنالك فيحق اجازني من حضرة الشيخ الاعظم الوالد انار الله برهانه فاجزت له ان يروي عني جميع ما صح لي روايته مما في المتن وغيره كمصنفاتي وغيرها مشترطا عليه ما اشترطه على مشايخي رضوان الله تعالى عليهم من الاحتياط في النقل وملتمسا منه الدعاء في مظان الاجابة كما اني لا انساه انشاء الله تعالى في حب الطائفة والله خليفتي عليه وهو حسبنا ونعم الوكيل. حرره بيده الداثرة العبد الفاني عبدالله المامقاني عفي عنه

ليلة ٤ ع ٢ سنة ١٣٤٩ هجرية

آیت اللہ ابی المجد شیخ محمد رضا الشہیر بآغا رضا النجفی الاصفہانی بن علامہ شیخ محمد حسینؒ (۱۲۸۷۔۱۳۶۲ھ۔ق)

الاجازۃ الرابعۃ والعشرون

من نادرۃ العصر مجموعۃ الفقہ والحکمۃ والادب علامۃ الفقہاء اعلام ابی المجد محمد الرضا الشہیر بالشیخ آغا رضا النجفی الاصفہانی صاحب نقد فلسفۃ داروین نجل العلامۃ الشیخ محمد حسین بن الشیخ محمد باقر بن المحقق الشیخ محمد تقی صاحب الحاشیۃ علی المعالم رحمہ بعثہا الی من اصفہان بتوقیعہ و خاتمہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على تواتر نعائه ومستفيض آلائه والصلوة على نبيه الرا
ومفهرسته الاولى الى القاسم محمد وآله الامجاد الذين رووا حديث الجد عنه مسلسلا
بالاباء والاجداد ورضوان الله غفرانه لاسلافنا الصالحين ومشايخنا الماضين
الذين حفظوا ما استودعوه من احاديث اهل العصمة وادّوا الى الخلف موار
الائمة وصانوا متون الروايات عن التحريف بالعرض والمقابلة واساسيد الا
عن الانقطاع بالقرائة والمناولة وبعد فان جناب العالم الفاضل السيد السر
والحبر المعتمد المهذب المتقن السيد على النقي المرتضى الكركوكي قد استجاز هذا
واحب الدخول في عداد الرواة عن الائمة المعصومين ورغب في اتصال اسا
باسلافنا الماضين ومشايخنا الصالحين رضوان الله تعالى عليهم فاجزت له اد
توفيقه جميع ما صحت لي طرقه وجاز لي روايته عن مشايخنا الثقاة الائمة
روايتي عنهم الاخبرني شيخي واستادي ومن عليه استنادي وعنه اسناد
وحيد زمانه وعلامة اوانه الشيخ فتح الله النمازي الاصبهاني المعروف
بشربيت والامين واحسين النوري والسيد حسن ابن السيد هادي وال
سيد محمد القزويني جميعا عن السيد مهدي القزويني ثم المحلاتي عن عم ال
باقر عن محمد بحر العلوم عن السيد حسين القزويني عن السعيد الشهيد
نصر الله الحائري عن المجلسي عن المولى محسن المعروف بالفيض عن استا
الالهي فخر الطائفة المحقة المولى صدرا عن استاده السيد محمد باقر المعرو
بداماد عن خاله عبد العالي ابن علي عن والده علي ابن عبد العالي الكركي
الشيخ العالم في الاسناد ملحق الاحفاد بالاجداد علي ابن الهلال الجزائر
عن الشيخ ابن فهد الحلي عن علي ابن الخازن عن الشهيد محمد ابن مكي

العلامة قطب الدين البويهي صاحب المحاكمات وشارح المطالع والشمسية
العلامة حسن ابن يوسف عن استاده استاد البشر افضل من سلف
الخواجه نصير الدين محمد ابن محمد بن حسن المحقق الطوسي عن السيد الجليل
سيد فضل الله الراوندي عن السيد عماد الدين ابي الصمصام ذي الفقار
الحسني عن الشيخ ابي جعفر الطوسي عن الشيخ ابي عبد الله المفيد عن
ابن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن علي ابن ابراهيم عن ابيه
الحسن بن ابي الحسين الفارسي عن عبد الرحمن بن زيد عن ابيه
ابي عبد الله ع قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لطلب
العلم فريضة الا ان الله يحب بغاة العلم

محمد الرضا ابو المجد المحمي
الفارسي وسع كماني
١٣٤٩

آیت اللہ سید مرزا علی نقی ہادی خراسانی حائریؒ (۱۲۹۷۔۱۳۶۸ھ۔ق)

الاجازة الخامسة والعشرون

من العبالم العلم والبحر الخضم الجامع بين المعقول والمنقول السيد السند الجليل الميرزا هادى الخراسانى الحائرى صاحب المصنفات الكثيرة وهو من اجلة علماء كربلاء المشرفة كتبها الى مخطه فى تلك البقعة المقدسة عند تشرفى بها بالزيارة ولا بد من تثنين طريقا من مشايخ الاجازة افردها بالذكر فى رسالة مستقلة اختصرنا منها جزءً نلحقه باخر الاجازة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما اجازنا ان نحدث بحدیث نبیہ وقدیم الائہ واجازنا عن سنن
الضلال وتقلید ائمۃ الاجتہاد والمسلک الوثیق عراہ واصدق انبائہ
والصلوٰۃ والسلام علی اعدل الرواۃ عن ربہ البریات محمد والہ اسانید دین اللہ واسانید اولیائہ
وبعد فان من اہم ما یتوفر بہ الاکرہ ولم یہتم بترکہ الاحرص
ہی الاجازۃ والاستجازۃ فی المسانید والاخبار عن الاسانید الاخیار والاصل الاوراد
لما فیہا من المنافع التی لا تحصی والمزایا التی لا تستقصی ولولاہی الاتصال بالسلسلۃ
الزاکیۃ الی الدوحۃ السامیۃ اہل بیت نبیہم صلی اللہ علیہم وسلم والادخال فی مشیخۃ رواۃ الاحادیث
الحجج علی سائر الانام والاستمداد بروحانیۃ افواہ رجال واقوام نفثت فی روعہم من قدس
فی کل مقال ومقام لکفی بہا طرا وسرہ وصفو فلہذا رغب حضرۃ السید
البادع الورع المعتمد فخر الخلف خیر السلف المنتمی الی اسبوشرف نتیجۃ العلماء
العظام ونخبۃ الفضلاء الفخام نادرۃ الدہر وعلامۃ العصر صاحب التصانیف
والتالیف الصفی السید علی بن البخل الاجل السید الافضل الاکمل

مرجع الانام وباب الاحكام نائب الامام عليه افضل السلام المولى ابو الحسن السيد النقوي
اللكنوي دامت بركاتهما واستجاز من هذا العبد الضعيف فاستخرت الله تعالى
واجزت لهذا ان يروي عني كل ما صح لي رواته وايصح لدي دراسته
من الاحاديث والآثار المروية عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم ما دام الليل والنهار
وكلما اودعت في الكتب المشهورة المعتبرة من مولفات علمائنا الاخيار سيما
الكتب الاربعة المجمع عليها في جميع الاعصار والامصار والثلثة المتأخرة اعني الوافي والوسائل
وبحار الانوار وغيرها من سائر المولفات والمصنفات في جميع فنون العلوم والحكم والاسرار
حتى ما لا يطرق السمع مجامع سائر طرق الى سلامرويها لا تخلو من العلو المرغوب
لم هو في طرق الاستبصار فلا مرام فضلا ان يروي كل ذلك عني بطرقي
الوفيرة واسانيدي الكثيرة عن مشايخي الشامخين واساتيذي الراسخين
الذين سمعتهم في العلمين رسالة الفقها في هذا الموضوع وغيرها وكذا
يروي عني جميع مقروءاتي ومسموعاتي ومسطوراتي وايجيز ويجز كل من هو
اهل لذلك عني كما اجيزه واجيز عن مشايخي قدس الله تعالى اسرارهم

كل ذلك لسرط المواصلة والمراقبة لطول السداد والانضباط وسلك الاسلاف
فان فيه النجاة من مزلة الصراط واوصيه على اوصى الشيوخ من اله املى وكلام
السلف فيكون لهم خير متبع وخلف ولا يستوحش من الانفراد والسكوت في الاوراد
ثم اوصاه بالاستاذ من ركعات دعوات عقيب صلواته واوقاته خلواته وجلواته
فليذكر في مع مشايخي ان طلب المغفرة واحب ان يذكره الذاكرون وليستغفر له المستغفرون فان الخيرات تشاركها
والاجور متناولة يد ابيد والله عز وجل ولي التوفيق وهو حسبنا
واليه المصير كتبه بيمناه الداثرة احقر العباد محمد هادي الحسيني الحائري
في السابع من شهر الله المبارك رجب المرجب عفى الله تعالى عنه
سنة ١٣٤٩

مختصر
كتاب المصحف المطهرة
في اجازات العلماء الخيرة لشيخنا
العلامة المحقق السيد الاجل
ميرزا هادي الحائري الحائري

بسم الله الرحمن الرحيم

لله رب العالمين والصلوة على سيد النبيين واله الطيبين الطاهرين اما بعد فهذه جزوة سميتها مصحفا مطهرة ورتبتها على مقدمة وبابين وهو حسبي ونعم الوكيل (المقدمة) فضل كتابة العلم وانه كان من زمان النبي صلى الله عليه واله ولا وجه لما ذكره بهاء الدين من قوله ان المراد الحفظ من ظهر القلب فانه هو المتعارف المعهود في الصدر السالف فان مدارهم كان النقش في الخواطر لا على الرسم في الدفاتر حتى منع بعضهم عن الاحتجاج بما لم يحفظه الراوي عن الصلب وقد قيل ان تدوين الحديث من المستحدثات في المائة الثانية من الهجرة الخ ولا يخفى انه كذلك كما انك قوله صلى الله عليه واله هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعدي ابدا فقال عمر حسبنا كتاب الله وروى ابو داود من حفاظ العامة عن محمد بن سيرين قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه واله ابطأ علي عن بيعة ابي بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتي فقال لا ولكن لا ارتدي برداي الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن فزعموا انه كتبه على تنزيله قال محمد بن سيرين لو اصيب هذا الكتاب كان فيه العلم ولا يخفى ان مصحف فاطمة سلام الله عليها معروف وفي نظري ان العامة رووا ان عبد الله بن عمر كان يكتب ما يسمع عن رسول الله صلى الله عليه واله في زمانه وكتاب سليم بن قيس الهلالي كان ايجد الشيعة والصحيفة السجادية حالها معلومة

والرواية فوضع علم النحو وكتابة امير المؤمنين عليه السلام فيه وامره اياه بالاسوة الدالة معروفة ولكن
خبرنا كتابة ابن عباس تفسير القرآن باملاء سيد المختار وروى خطب حواريه فاول كتابة بالاسناد
جعفر بن محمد عن ابائه عليهم السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله جعل لاخي علي فضائل لا احصي
كثرة فمن ذكر فضيلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن كتب فضيلة من
فضائله لم تزل الملئكة تستغفر له ما بقي لذلك الكتاب رسم ومن استمع الى فضيلة من فضائله غفر الله
الذنوب التي اكتسبها بالاستماع ومن نظر الى كتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التي اكتسبها بالنظر
الحديث وصحيح طريق الكافي عن احمد بن محمد ومحمد بن الحسين عن ابن محبوب عن عبد الله بن سنان قال
قلت لابي عبد الله عليه السلام يجيئني القوم فيسمعون مني حديثكم فاضجر ولا اقوى قال فاقرأ عليهم من
اوله حديثا ومن وسطه حديثا ومن آخره حديثا وعن احمد بن محمد باسناده عن احمد بن عمر الحلال قال
قلت لابي الحسن الرضا عليه السلام الرجل من اصحابنا يعطيني الكتاب وليس يقول اروه عني يجوز لي ان
اروية عنه قال اذا علمت ان الكتاب له فاروه عنه وعن علي بن محمد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن ابي ايوب
المدني عن ابن ابي عمير عن حسين الاحمسي عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتعلب تتكل على الكتابة
وعن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء عن عاصم بن حميد عن ابي بصير قال سمعت
ابا عبد الله عليه السلام يقول اكتبوا فانكم لا تحفظون حتى تكتبوا وعن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد بن عيسى
عن الحسين بن علي بن فضال عن ابن بكير عن عبيد بن زرارة قال قال ابو عبد الله عليه السلام احتفظوا بكتبكم
فانكم سوف تحتاجون اليها وعن عدة من اصحابنا عن احمد البرقي عن بعض اصحابنا عن ابي سعيد الخيبري
المفضل بن عمر قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام اكتب وبثّ علمك في اخوانك فان متّ فاورث كتبك
فانه يأتي على الناس زمان هرج لا يأنسون فيها الا بكتبهم وروى الصدوق باسناده عن حماد بن عمرو

مالك عن ابيه عن جعفر بن محمد عن ابائه عليهم السلام في وصية النبي صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام قال يا علي
احب الناس الى واعظمهم يقينا قوم يكونون في آخر الزمان لم يلحقوا النبي وحجب عنهم الحجة فامنوا بسوادٍ على بياض
وعن محمد بن علي عن علي بن محمد بن ابي القسم عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن العباس بن مرة عن جهم بن حميد عن
عبد الله بن عاصم عن سلم بن وردان عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله المؤمن اذا مات و
ترك ورقة واحدة عليها علم تكون تلك الورقة يوم القيمة سترا فيما بينه وبين النار واعطاه الله تعالى
بكل حرف مكتوب عليها مدينة اوسع من الدنيا سبع مرات وما من مؤمن يقعد ساعة عند العالم الا ناداه
عز وجل جلست الى حبيبي فوعزتي وجلالي لاسكنتك الجنة معه ولا ابالي والظاهر ان شيخنا البهائي
اخذ هذا الزعم من العامة حيث انهم يدعون بان الكتابة من المستحبات لم تكن فحذر النبي صلى الله عليه وآله
والازمن الصحابة ولكنه باطل بل كان حتى عند الجاهلية ولهذا قالوا ان هذا الا اساطير الاولين اكتتبها
فهي تملى عليه بكرة وعشيا وقال ابو حنيفة ان جعفر بن محمد صحفي وروى ان عمر بن الخطاب كان يكتب من
علوم اليهود وجاء بكتاب الى رسول الله صلى الله عليه وآله فتغضب عليه غضبا شديدا وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده قال قلت يا رسول الله اكتب كل ما اسمع منك قال نعم قلت في الرضا والغضب قال نعم فاني لا اقول في
ذلك كله الا حقا وعن ابي هريرة كان يقول لم يكن احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله اكثر حديثا
مني الا عبد الله بن عمرو فانه كتب ولم اكتب وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله قيدوا
العلم بالكتاب وعن ابن عمر قلت يا رسول الله أاقيد العلم قال قيد العلم قال فعلمت قلت وما تقييد العلم
قال الكتاب وروى ان النبي صلى الله عليه وآله كتب كتاب الصدقات والديات والفرائض والسنن
لعمرو بن حزم وغيره وعن ابي هريرة قال لما فتحت مكة قام رسول الله صلى الله عليه وآله فذكر الخطبة فقام رجل
من اليمن يقال له ابو شاة فقال يا رسول الله اكتبوا لي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اكتبوا لابي شاة يعني الخطبة

وعن معن قال اخرج الي عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود كتابا وحلف لي انه خط ابيه بيده و
هشام بن عروة عن ابيه انه احترقت كتبه يوم الحرة وكان يقول وددت لو ان عندي كتبي باهلي ومال
عن سعيد بن جبير انه كان يكون مع ابن عباس فيسمع منه الحديث فيكتبه في واسطة الرحل فاذا نزل
وعن الضحاك قال اذا سمعت شيئا فاكتبه ولو في حائط وعن الحسن انه لما كتبنا شغاهدها وعنه انه
اصلح التفسير فكتب وعن مالك بن انس في وصيته وكتابة العلم من عند اهله وعن عبد الله بن عمرو قال ابو عيسى في
الحيوة الاخصلتان الصادقة والوهط فاما الصادقة فصحيفة كتبتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن
ابي قلابة قال الكتاب احب الينا من النسيان وعن ابي الزناد قال كنا نكتب الحلال والحرام وكان ابن شهاب
يكتب كلما سمع فلما احتيج اليه علمت انه اعلم الناس وعن معوية بن قرة يقول من علم يكتب العلم فلا تعدوه علما
وعن اسحق بن منصور قال قلت لاحمد بن حنبل ما كره كتابة العلم قال كرهه قوم وحرص فيه اخرون قلت له
لو لم يكتب العلم اذهب قال نعم لو كانت العلم اي شيئ كنا نحن وعن اسحق بن راهويه ما قال احمد سوء الا قول
هذه البدعة والكراهة وتمهيد ذهاب العلم ومحو اثار النبوة من عمر بن الخطاب فانه الذي كان
ينهى الناس عن الكتابة وفرضه مضافا الى ما ذكر ستر امره عن الناس وعدم نشر ما فعله هو وصحابته من
المظالم والقبايح وانساه ما صدر عن رسول الله صلى الله عليه وآله في مطاعنهم وملاعنهم وما ظهر من فضائل
اهل بيته الطاهرين في سائر المقامات من الكرامات والمعجزات وغيرها مما صرح به الرسول او نزل به
جبرئيل فقد روى عن عبد الله بن عمر قال كنت اكتب كل شيئ اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وآله
اريد حفظه فنهتني قريش وقالوا اتكتب كل شيئ تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وآله يتكلم في الرضا والغضب فامسكت عن الكتاب فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وآله فاومى باصبعه الى فيه
اكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق ومثل ذلك رواه عن سلمان حيث نهى حذيفة عن رواية

كلما كان قد سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله وقال انك تورث رجلا احب رجل وربما نعض رجال
ان رسول الله صلى الله عليه وآله كان يغضب فيلعن من غضب عليه برضى فيقول فمن رضيت عنه الى ان قال
والله لتنتهين او لاكتبن الى عمر وليس يخفى ان عمر هو الذى كان يغضب عليه النبى صلى الله عليه وآله
كثيرا وعن ابن وهب قال سمعت مالكا يحدث ان عمر بن الخطاب اراد ان يكتب هذه الاحاديث او
كتبها ثم قال لا كتاب مع كتاب الله وعن عروة ان عمر بن الخطاب اراد ان يكتب السنن فاستفتى اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وآله فى ذلك فاشاروا عليه ان يكتبها فطفق عمر يستخير الله فيها شهرا ثم اصبح
يوما وقد عزم الله لى فقال انى كنت اريد ان اكتب السنن وانى ذكرت قوما كانوا قبلكم كتبوا كتبا فاكبوا عليها
وتركوا كتاب الله وانى والله لا اشوب كتاب الله بشئ ابدا وقد امر الله صلى الله عليه وآله بمحو
الكتابة وقال حسبنا كتاب الله انه مما غلب عليه الوجع وشايعه على ذلك قوم من الصحابة من ذلك اليوم وصار
العامة بعد فعن ابن سيرين قال انما ضلت بنو اسرائيل بكتب ورثوها عن آبائهم وعن ابن عباس انه
كان ينهى عن كتاب العلم وقال انما ضل من كان قبلكم بالكتب وعن ابن مسعود انما اهلك اهل الكتاب قبلكم
حتى نبذوا كتاب الله وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون وعن عبد الله بن سيار قال سمعت عليا
يخطب يقول اعزم على كل من عنده كتاب الا رجع فمحاه فانما هلك الناس حيث تتبعوا احاديث علمائهم
وتركوا كتاب ربهم وكما يخفى انه لو صح ذلك عن امير المؤمنين عليه السلام فانما هو لان العالم فى ذلك الزمان
شاع عنه الاباطيل من سيرة الشيخين وبدعهم وما وضعوه فى الدين واخترعوه من الرأى والاكاذيب
لهذا اقال عليه السلام انما هلك الناس حيث تتبعوا احاديث علمائهم وتركوا كتاب ربهم كما فعلوا فى
وضع حديث نحن معاشر الانبياء لا نورث على خلاف قوله تعالى وورث سليمان داود وقوله عز وجل عن
لسان زكريا فهب لى من لدنك وليا يرثنى ويرث من آل يعقوب وقوله تعالى فاستمتعتم بخلاقكم فاستمتع
بخلاقهم وقوله تعالى من يتمتع بالحج

الحج واقتى ترك الصلوٰة الجنب مع عدم الماء ولو شهرين خلافا لقوله تعالى فتيمموا صعيدا طيبا واجمع على
غسل الرجل في الوضوء خلافا لقوله عز وجل وامسحوا برؤسكم وارجلكم ودوام على ترك الاستعانة
والبسملة في الصلوٰة خلافا لقوله تعالى فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم
واوجب الصوم واتمام الصلوٰة في السفر خلافا لقوله تعالى فلا جناح عليكم ان تقصروا من الصلوٰة وقوله عز وجل
فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر الى غير ذلك مما لا يحصى كثيرا واغلب واكثر الفاظ
مثل الجواهر المروي بالوضع طعن فيه ابن عباس وعائشة وابن عمر وغيرهم وعن ابن جبير قال كنا
نختلف في اشياء فنكتبها في كتاب ثم ائيت بها ابن عمر اسئله عنها خفيا فلو علم بها كانت الفيصل
بيني وبينه وعن الزهري قال كنا نكره كتابة العلم حتى اكرهنا عليه هؤلاء الامراء وقد رأينا ان لا نمنع احدا
المسلمين وعن ابي المليح قال دعيني على الكتاب وقد قال الله علمها عندربي في كتاب ورووا مفاتيح
مفاسد كثيرة من اللحن والغلط والنسيان لعدم الكتابة مشيا كثيرا فراجع كتابا فوز العلم فانفتح ان كتابة
العلم كانت متداولة في الصدر الاول وليس الاخبار الواردة في فضل حفظ الحديث والعلم منسوخة عنها
بل انما من اقوى مراتب الحفظ وان هذا المنع من عمر واصحابه حيث رأوا ان امير المؤمنين علي كرم الله
واصحابها فوا يكتبون عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كثيرة وقد فات ذلك عنهم فاذا كتبوا لا بد لهم ان يكتبوا عن علي
واصحابه عليهم السلام فاضطروا الى المنع رأسا وعن ابن الصلاح وابن حجر العسقلاني وغيرهم بل صح مسلم
في اول صحيحه ان السلف اختلفوا في كتابة الحديث فكرهها طائفة منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود وابو موسى
الاشعري وجماعة اخرى من الصحابة والتابعين واباحها طائفة اخرى كامير المؤمنين علي بن ابي طالب وابنه
الحسن وانس وعبد الله بن عمرو بن العاص ثم اجمع اهل الحل والعقد على جوازه اقول نسبة المنع الى ابن مسعود
وابي سعيد وابن عباس واشالهم من الفضلاء اما من مفتريات العامة واما انه من التقية كما مر مرارا عند

وبسعيد وغيره في الرواية والقدح ايضا ان اول من كتب العلم وصنف اصنافا واصحابهم كابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وآله صاحب بيت المال لامير المؤمنين عليه السلام الذي له كتاب السنن والاحكام والقضايا رواه عن علي عليه السلام وشيعته هذا المخطوطة وعليه خط وكر اجازة من سميع له كتاب ذكوة النعم والسبع من نباتة وعبد الله من ابي رافع وعبد الله من الحر وغيرهم من رواة امير المؤمنين بل صرح في الثاقب كما من شهر اشوب ان اول من صنف امير المؤمنين ثم سلمان الفارسي ثم ابو ذر الغفاري رحمهم الله (الباب الاول) في طرق رواياتنا عن مشايخنا المحدثين الموصلة الى الائمة الطاهرين عليهم السلام اجمعين. لا يخفى اني اروي عن مشايخ كثيرين (الاول) اخبرني وحدثني واجازني العالم العامل الكامل الورع الامجد السيد محمد النجفي الهندي في داره في النجف الاشرف قال اجازني واخبرني وحدثني العلامة الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي في داره في سر من رأى بطريقه لمعة من الشيخ الصدوق محمد بن علي بن بابويه القمي عن محمد بن موسى المتوكل عن محمد بن جعفر الاسدي عن محمد بن الحسين عن موسى بن جعفر عن البرقي عن اسحق بن راهويه قال لما وافى ابو الحسن الرضا عليه السلام نيسابور واراد ان يخرج منها الى المامون اجتمع اليه اصحاب الحديث فقالوا له يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله حدثنا عن آبائك بحديث فتسفيد منك وكان قد قعد في العمارية فاطلع راسه وقال عليه السلام سمعت ابي موسى بن جعفر يقول سمعت ابي جعفر بن محمد يقول سمعت ابي محمد بن علي يقول سمعت ابي علي بن الحسين يقول سمعت ابي الحسين بن علي يقول سمعت ابي امير المؤمنين علي بن ابي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول سمعت جبرئيل يقول سمعت الله عز وجل يقول لا اله الا الله حصني فمن دخل حصني امن من عذابي فلما مرت الراحلة نادانا بشروطها وانا من شروطها. وعن العلامة النوري ايضا باسناده الى السيد نعمة الله الجزائري عن السيد هاشم بن الحسن الاعرجي عن الشيخ محمد الجوزي عن علي بن عبد الله بن حماد بن مرة بن مؤيد الهمداني المعروف بسمعون بن الباقة بياع الزطة عن محمد بن علي بن ابي بكر القمي

قال حدثنا القطان عن عبد الرحمن الحسني عن احمد الغزاري عن عبد الله الاهوازي عن علي بن عمرو عن ابن ابو
علي من بلال عن علي بن موسى الرضا عليه السلام عن موسى بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن ابيه
علي وعلي من ابيطالب عليهم السلام عن النبي صلى الله عليه وآله عن جبرئيل عن ميكائيل عن اسرافيل عن
قال الله عز وجل وكلمة علي بن ابيطالب حصني ومن دخل حصني امن من عذابي وذكر السيد الجزائري
بعد نقل الخبر عن العيون ان هذا السند ورد في الرواية انه ما قرئ على مريض الا شفي ولا على مصروع الا افاق
وقد جربناه مرارا وان كتب بشربة ماء شفي من الالم فجربه وانظر وقال انا اذكرهم بعضهم
روى هذا عن جبرئيل عن الباري قال الاستاد ابو القاسم القشيري ان هذا الحديث بهذا السند
بلغ بعض الامراء السامانية فكتبه بالذهب اوصى ان يدفن معه فلما مات رأى في المنام فقيل له ما فعل الله بك
قال غفر لي بما كتبت هذا الحديث بالذهب وطهرها واخرجها قال السيد الجليل انه ايضا اجازني جدي
الاسلام الحاج ميرزا حسين بن الحاج ميرزا خليل الطهراني في داره في النجف الاشرف واجازني نجله
الحر الشيخ محمد طه نجف في داره في النجف انه اروى عنه ما رواه عن مشايخه وكان تاريخ اجازة السيد المذكور
بالاسانيد الثلثة ١٩ ذي الحجة ١٣٢٩ (الثاني) اجازني السيد السند المعتمد الثقة
البارع الورع الزاهد المجاهد مقتدى العوام ومهتدى الخواص السيد محمد علي الشهير عبد العظيمي عن مشايخه
منهم الشيخ محمد حسين الكاظمي النجفي في الحضرة الشريفة العلوية على الرأس الاقدس ليلة الثلثاء
من شهر ذي الحجة ١٣٢٩ (الثالث) اجازني في الحضرة الحسينية السيد الجليل والفاضل
النبيل فخر الملة والدين الغيور السيد محمد ابراهيم القزويني دام علاه جميع مرويات ومقروءاته ومسموعاته
عن ابيه وشيخه واستاده السيد هاشم عن الشيخ الانصاري والحاج المولى علي بطرقهما المقررة
وكان ذلك في شهر ذي الحجة ١٣٢٩ (الرابع) اجازني في الحضرة الكاظمية مستقبل الضريح

المشايخ الكبار الشيخ علي بن الشيخ محمد رضا كاشف الغطاء بطريقه المتصلة في التاسع والعشرين من
سنة ۱۳۳۰ (الخامس) شيخنا الاجل ومولانا الاكمل قدوة اهل الفقه والسنة اعاظم العلماء
المولى المؤتمن الشيخ محمد حسن كتبه عن حجة الاسلام الشيخ الحاج ميرزا حسين بن الحاج ميرزا خليل الطهراني
بتت كتابة اجازته لاثنتين وثلاثين من شهر شوال سنة ۱۳۲۹ (السادس) اجاز لي الشيخ الاعظم رئيس الفرقة
الشريعة الاصبهانية بطريقه المعهودة في الثاني عشر من ربيع الاول سنة ۱۳۳۰ (السابع) اجاز لي
رواية الحرز الكبير الدعاء العظيم المشهور بالحرز اليماني والسيفي بالاهتمام اعتصام السيد السند
المرحوم السيد محمد القزويني قال اجزته ان يرويه عني باسانيدي عنهما عن ثقة الاسلام والمسلمين و
رئيس المحدثين المبرء من كل شين المؤيد بالتأييد الرباني الشيخ علي اكبر الطهراني عن شيخه ثقة الاسلام
والمسلمين ثالث الطبرسيين الحاج ميرزا حسين النوري اياه بطريقه المتصلة بشرط التوبة والاخلاص و
الطهارة وحضور القلب وان لا يتركها الا لموانع الشرعية عند الاضطرار والمرجو منه ادام الله توفيقه
لا ينساني في مظان الدعوات وتبديل الحالات ظاهرا وباطنا وعليك يا سيدك بتقوى الله فانها في جميع الاحوال
والازمان ومراقبتك في الاعلان والاسرار وعليك بقراءته في كل يوم وليلة حضوا عقيب الصلوات
فانها رشاده وثواب جميع اعمالك واورادك واذكارك الى سادة البريات عليهم السلام فاعرف قدرها
تنل بها خيرها قال الله تعالى ولا تؤتوا السفهاء اموالكم في شهر ربيع المولد سنة ۱۳۲۸ (السادس)
اجاز لي السيد المؤتمن المحدث الممحض السيد حسن صدر الدين الكاظمي بطريقه المذكور باجازة كتبها في شهر رجب سنة ۱۳۳۱
التاسع) اجاز لي بخطه الشريف استدعى مني اليه في جميع الامور استشاري وعليا عتمادا واول من
زف واحرز غايات الحديث والرواية من اولي الفضل والدراية واولهم واقدمهم واتقاهم واورعهم
واعظمهم واسناهم رئيس الملة والدين ومدرس شريعة سيد المرسلين حجة الاسلام والمسلمين محمد تقي

للامین شیخنا الزاهد التقی الشیخ محمد تقی الشیرازی عن مشایخه منهم حکیم الاسلام الخلیلی قدہ وہو متع
فی الرواب الاقدس فی اللیلۃ المبارکۃ لیلۃ الجمعۃ بعد دعاۃ التوسل وتوفی الناس وتاریخ سنۃ بضع وعشرین
ثلثمائۃ والف (العاشر) اخبرنی واجازنی الشیخ الجلیل البارع الامجد الحاج میرزا محمد عن ابیہ
الشیخ الاجل العالم الاوحد الحاج ملا محمد عن والدہ العلامۃ الحاج مولی احمد النراقی بجمیع مرویاتہ السند
وکان ذلک فی الناحیۃ المقدسۃ سنۃ احدی وثلثین وثلثمائۃ والف (الحادی عشر) اجازنی فی الروایۃ عنہ
فی خصوص الکتب الاربعۃ السید الاجل العالم الاکمل الافضل مولنا السید آقا القزوینی دام برکاتہ عن حجج
الاسلام الحاج میرزا حبیب اللہ الرشتی والفاضل الاریب والمولی لطف اللہ المازندرانی کلہم عن
خاتمۃ المحدثین شیخنا الانصاری بطرقہ المتصلۃ وعن جملۃ من الرؤساء المعاصرین ایاہ دام ظلہ
القدوس والزاہد المازندرانی وکانت اجازتہ فی الحضرۃ العلویۃ لیلۃ الاربعاء الخامس والعشرین من المحرم
سنۃ اثنین وثلثین وثلثمائۃ والف (الثانی عشر) اجازنی فی نقل الاحادیث المشہورۃ وروایۃ الکتب
المعروفۃ السید الامجد العالم الاید المسدد السید محمد الطباطبائی عن الشیخ محمد طہ نجف والحاج میرزا حسین النوری
وشیخ الشریعۃ الاصبہانی بطرقہم المبسوطۃ وکان ذلک فی الحضرۃ الحسینیۃ فی شہر محرم الحرام سنۃ ۱۳۳۲
(الثالث عشر) اجازنی فی الحضرۃ المبارکۃ الفاضلۃ السید المسہد والعالم المؤید الربانی السید محمد باقر
السبہانی عن جماعۃ من الحجج افضلہم الفاضل الاریکانی والفقیہ الحاج میرزا حسین الخلیلی والحاج میرزا
علی نقی الطباطبائی بطرقہم الموصولۃ الی اصحاب البیت (الرابع عشر) ممن اجازتہ واجازنی واروی
ویروی عنی العالم العامل والفاضل الکامل الشیخ مرزا فرج اللہ بطرقہ منہا عن السید رئیس عصابۃ
کاظم الیزدی وعن الشیخ الفقیہ الخلیلی الطہرانی وعن المولی زین العابدین التہرانی بطرقہم المتصلۃ
(الخامس عشر) اجازنی فی الحضرۃ الحسینیۃ السید الحسن الجلیل والفاضل النبیل السید علی النقوی

الشيخ زين العابدين المازندراني ره بطريقة المصنف (ت سنة عشر) اجازني في تلك الحجرة ليلة
من شهر صفر الشيخ الاجل والفقيه الاكمل الرئيس ج الملة رئيس في الطب المولى ميرزا محمد علي
بطريقة الموصوف عنه عن الحاج ملا علي الخليلي وغيره باسناده مستقصى ذكره ولم اضبطه هنا لاجازات
ثم تشرفت بهذا الشهر المذكور حين تشرفي بزيارة الاربعين ١٣٣٣ هـ (ت بع عشر)
لم يكمل الشيخ محسن الهرويا فاضل بزرگ الطهراني قال في محل اجازته وبعد فاني متمثل لامر الاستاذ الجليل والمولى النبيل
مع العلماء الاعلام وسند الفقهاء الفخام المؤيد من عند الله الهادي جناب السيد الميرزا هادي نضر الله تعالى
بال بهجج الاهادي امن الشيخ العالم الفقيه النبيه الرباني السيد علي ابن محمد النجفاني ادام الله افضاله على الاعالي والادنى
لرتبة حلت في مش بحي العظام ممن تحقق له الرواية عنهم بالاجازة اولم يتفق حفظهم عن الضياع والنسيان
سئلت امن مبادرا وذلك مع ما استجزت منه فاجزت له في الرواية عنه عن جميع ش بحي المذكورين في هذه الجريدة
وسوما بالصحف المسطرة ثم لحسن ظنه بهذا الفقير وطلبا لمزيد الخير والتكثير استجازني ما حرية ان يروي عني
جميع ما صحت لي روايته عن ش بحي العظام ممن هم اهل من استجازته فاجزت شيخي العلامة الحاج
ميرزا حسين بن الشيخ العلامة الامام الصفي الغني الميرزا محمد تقي بن العلامة المؤيد الميرزا اعلى محمد الشهرستاني الطباطبائي
المولود في حدود ١٢٥٤ والمتوفى ليلة الاربعاء ثالث عشرين من جمادي الاخرة سنة ١٣٢٠ ودفن على وصيته
في الرواق باب التعليمين في ايوان الحجرة الثالثة الغربية عن يمين الداخل الى الحرم المرتضوي من الباب الجاري
صحيح بخ وقد ترجم نفسه ترجمة مستوفاة وذكر جملة من مصنفاته وبالحري ان اذكر ما لم يذكره هنالك
تحية الزائر وهو اخر ما يبدو من قلمه الشريف وقبل تمام خاتمته صعدت الى بارئ الشريعة فليتمم خاتمته على حسب ما يراه
الفاضل الجليل الحاج شيخ عباس القمي وقد طبع ما راق له ابداء ومنها لؤلؤة مرجان وبشرى بلية اولاد وهم رد ضفاة
منها شاه طوب فارسي جليل فيه ما يناسب لايام السرور والاعياد وسماه في شهر الربيع وفيه قصيدة الشيخ حاج ميرزا

الجامعة السماوية وغرر ذلك من اللطائف وكان لا يخرج النسخة الى غيره نقية ومنها نفوذ بخط
الشيخ العارفين الشيخ عبد الحسين الطراز كان في خزانة كتبه بمحلة الشريف ومنها مجموعة في الفوائد المتفرقة والاد
الى ردة ومنها فهرست لكتب خزانته مرتبا على الحروف الهجائية مصدرا بجملة من الاسباب الباعثة الى التوجه الى
اتخاذ الكتب وحفظها ومنها رسالة في مواليد الائمة عليهم السلام فارسية محققة على ما رجح في نظره الد
عملها للحاج محمد خان القراب نزيل كرمانشاه والمستوفى عنها ومنها المولودية وهي ديوان اشعاره التي ا
مدايح الائمة ومواليدهم وقد طبع بايران في مجلد صغير ومنها مستدرك مزار البحار لم يتم ومنها ترجمة المحجة الى
دار السلام لم يتم ومنها الحواشي على منتهى المقال للشيخ ملا علي الكني وتوضيح المقال الموجود للحاج
علي الكني رأيت من مدة نهاكراسة بخط الشريف والبقية بقيت غير مدونة فاهدوا الى غرر ذلك من
الحواشي التي هي جواب مسئلة السيد محسن الكمال البوري الهندي المندرجة في الرسائل الاحمدية المطبوع وغير ذلك
اجازاته الكثيرة المتوسطة والصغيرة كاجازته للحاج شيخ محمد باقر البهبهاني واجازته للحاج شيخ ا
الحاج شيخ محمد تراب الاصفهاني وغيرها ومنهم سمي شيخي ان ابقى الله تعالى اليه بركات الشيعة محمد عليه السلام مولانا الحا
ميرزا محمد حسين ميرزا خليل بن ابراهيم بن محمد علي الرازي النجفي المولود سنة ١٢٣٣ والمتوفى
الى الله زائرا للبيت في سنة اثنتين بين الطلوعين من يوم الجمعة عاشر شوال سنة ١٣٢٦ ولم يزل التصنيف سجية
اصطفاه لنجابة الجد المرحوم بذريته اولاد وحواشيه على رسائل الوحيد البهبهاني وشرح الوجيز للجد
والمعروف منها ثلثة من اصل بخط الاصحاب الاول العلامة الفقيه الورع العدل الثقة الحاج ملا محمد المولى زين العابدين
المولود سنة ١٢٢٦ والمتوفى سنة الحادية عشرة بعد المائتين والالف بايران سنة ١٢٩٦ وله تصانيف كشرح الدرة وغيره والرواية
عن جماعة منهم الشيخ محمد تقي الطهراني صاحب حاشية المتوفى سنة ١٢٤٨ والشيخ جعفر الفضولي المتوفى سنة ١٢٥٤ والشيخ علي
كاشف الغطاء المتوفى سنة ١٢٥٤ الثاني العلامة الحاج سيد اسد الله المتوفى زائرا في الطريق بشوشتر

الشيخ الانصاري ره . وخامسهم سيدنا العلامة الفقيه المحدث المتتبع الحاج سيد محمد علي ابن الحاج سيد محمد الحسيني
صهر الخطيبي المتوفى شهر رمضان سنة الماضية على الاربع والثلثين بعد الالف ثلثمائة زاحا من زيارة
بيت الحرمين الشريفين في قرية طوي بيج وصلاة الجنب ودفن بايوان الشريف قرب عتبة باب حجرة العلامة المجلسي
وكان ناهزا الى الستين اورث العلامة الانصاري تلمذه في الفقه والحديث والرجال على العلامة الحاج ميرزا علي الخليلي
وكان صهرا على اخته بنت الحاج ميرزا خليل وكان كثير الاسف على انه فاتت منه الاستجازة عن العلامة الذكي شيخنا
اتصاله به وكانت روايته بالاجازة عن العلامة الشيخ محمد حسين الطائي وقد اجازني عند زيارته وقد تلمذ على آية
الله الشيرازي ثم في النجف وفي سامراء سنين وعاد الى النجف اشتغل بالتدريس والتصنيف وطبع بعضها والكثير غير
مطبوع منها منتخب الكتب وله ايضا غرة المحجات المطبوع والاحتياط في ديانات الموصوفين عليهم التحية والثناء
سادسهم الشيخ الفقيه العلامة الشيخ محمد طه بن الشيخ مهدي بن الشيخ محمد رضا بن الشيخ محمد بن الحاج محمد باقر النجفي
المتوفى في الثالث عشر الدولي من ليلة الاحد الثالث عشر من شهر شوال سنة ١٣٢٣ ودفن مع اباءه الطاهرين في مقبرة
عند صهين خارج من الصحن الشريف الحيدري من باب القبلة والدرس بيت جليل من العلماء الاتقياء وقد كتب ساعة مستقلة
في شرح الوافي للنجفي ومنها شرح مسبي النجف والشيخ جواد . انتهت اليه مرجعية التقليد للاعراب بعد وفاة
الشيخ محمد حسين الطائي وكان تلمذ على الشيخ العلامة الفقيه الشيخ محسن الخضر النجفي وعلى ما ان كان شيخنا
المذكور في مجلس الذي يلقي الشيخ عن الخمر الذي اتى به هلاكل ان طاهرة طاهرين وما اكل منه حتى ذهب الملي طاهرة
جميعا انه وله الرواية عن شيخه العلامة الفقيه الورع الزاهد الحاج ميرزا علي نجل الحاج ميرزا خليل وقد ذكر طرقه
في آخر كتابه اجازات في تراجم الرواة المرتب على ترتيب الحاوي ثلثة اقسام انتهى ما في الذريعة
وكنت بالطائف وكان مجيئي فيها في ليالي شهر رمضان سنة ذات بعد وعلى عليه هذه الكتب وبيع من ما قد
اصف بعض تلك الكتب وله تصانيف لطيفة في الفقه والكلام المولد السنة والدار بجنبه مائية

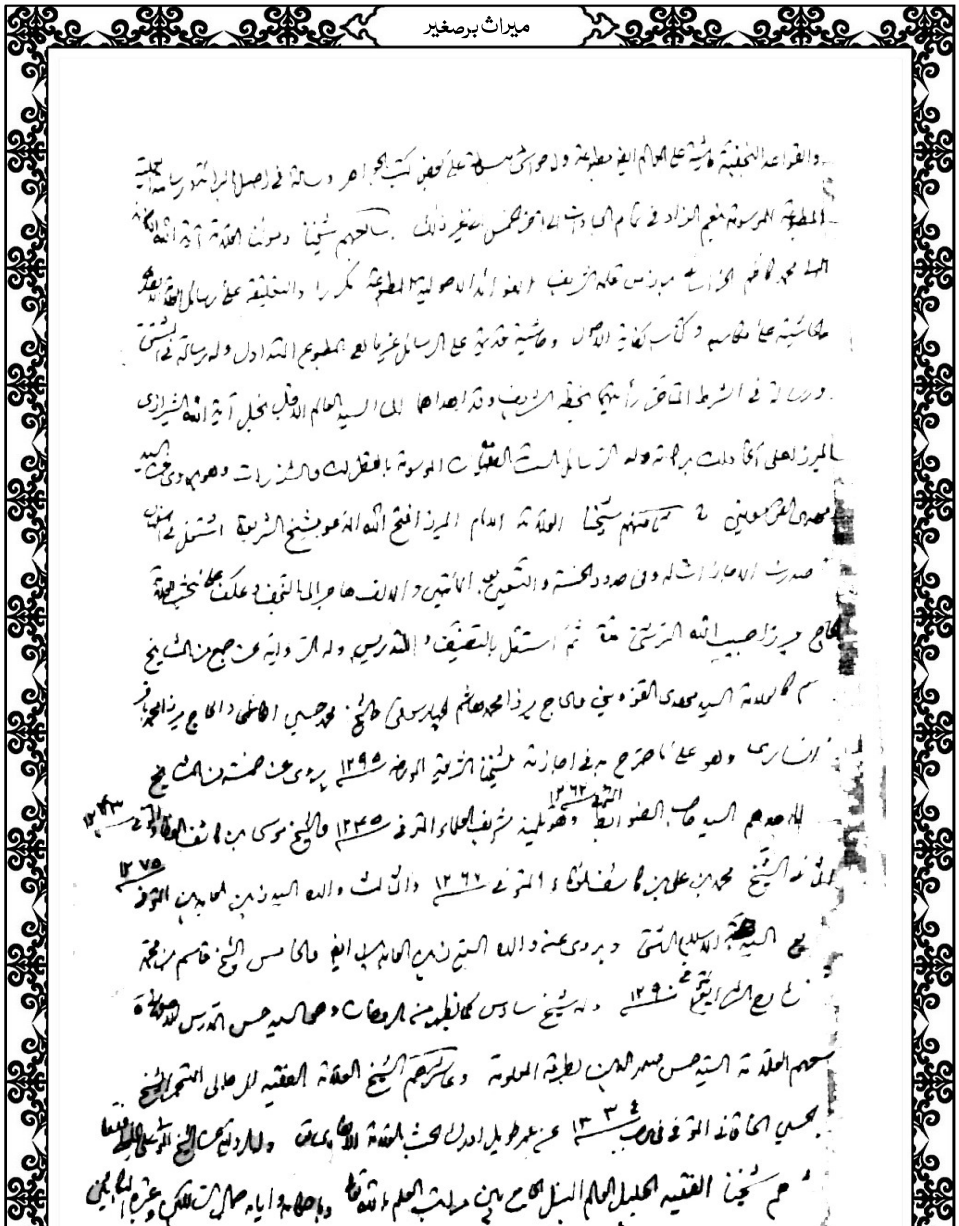

ومن المجتهدين مولانا الشيخ التقي الحاج سيد احمد بن السيد ابراهيم الطباطبائي اصلا الحائري مولدا النجفي مسكنا ومدفنا
المتوفى عصر يوم الجمعة في السادسة او حزيرة من صلوة العصر من الليلة الثانية في الحادي عشر من شهر شوال سنة ١٣٠٢
تلقى عن آية الله الميرزا الشيرازي في سامراء سنين وفي النجف على الحاج ميرزا حبيب الله الرشتي وكتب الحاج ميرزا
محمد حسين الحبلي وله الرواية عن شيخنا الحاج ميرزا محمد حسين والشيخ علي الكاظمي وعن مشيخته ومراتبه ومقدار وطول
طريقته وسكر كم الشيخ العلامة زين الحوزة من حيث الرواية قال لكن الذي اداه الينا السيد حسين علي الهندي
النجفي الحائري عالم النجف المتوفى بها سنة ١٣١١ قال السيد في الحسن صدر الدين في تكملة الامل في وصف شيخنا الشيخ انه
حاز الرئاسة الكبرى ونخبة الفقهاء الزاهدين وعمدة العلماء والمتكلمين وزبدة المحققين الاصوليين كان من العلماء
بالله وباحكام الله جبال علم كرسي الاستقامة تشرق عليه انوار الملكوت الى ان قال كان على منهاج السيد جمال الدين
طاوس في القول بالعمل بما في عدم الافتاء وعدم التصدي لشيء من امور الرياسة الشرعية حتى اصدق فيه ما برز زاهم كان يدرس بالفقه والاصول ممن كان يه الذي كتبه هو عن تقريرات بحث استاده العلامة الانصاري
يصلي جماعة في داره بجموع خاصة من المؤمنين الذين هداهم وايوجهم من ظلمات الجهل الى انوار المعرفة وطهرهم
بالرياضات الشرعية والمجاهدات العلمية من كل دنية حتى صاروا من عباد الله الصالحين الذين لا خوف عليهم
هذا ما رايته عن الشيخ العلامة الاسد على الحلي . ثم يعشرهم الشيخ العلامة الورع التقي الاوحد الكامل
الميرزا محمد علي الشيخي النجفي المتوفى سنة ١٣٣٣ عن اثنتين وثمانين سنة ثم يعشرهم الشيخ الفقيه الشيخ عبد الله بن
احمد بن صالح بن جلعاب الستري البحراني المتوفى باوائل سنة ١٣٣٣ والمولود سنة ١٢٨٤ هـ الراوي عن ابن خاله الشيخ علي بن
الحسن البلادي صاحب انوار البدرين من علماء الاحساء فالقطيف والبحرين عن والده الشيخ صالح عن الشيخ احمد بن
الذي اخذ من علامة الانصاري ومعاصريه وتوفي سنة ١٣١٥ ربع عشرهم الشيخ العالم العامل الفقيه الشيخ
الشيخ موسى بن جعفر بن محمد باقر بن محمد كريم الكرباسي الحائري تلقى عن العلامة حبيب بن محمد علي الشريف

هذا اغاية ما اردت تبيضه من تراجم شيخي العظام والدي محمد محسن بن الحاج علي بن المرحوم محمد رضا بن الحاج محسن الطهراني في
جمعة الحجة الثامن من شهور سنة ١٣٣٥ ه (الثامن عشر) شيخ فقهاء العصر وكهل علماء الدهر الشيخ فضل
الله الكاظمي المازندراني عن جماعة من الاعلام منهم الشيخ مرتضى النجفي و السيد حسين آل بحر العلوم
والشيخ زين العابدين المازندراني والحاج ملا يوسف الاسترابادي عن شيخهم المذكور سنة ١٣٣٠
(التاسع عشر) العلامة الفقيه الشيخ عبد الله المازندراني نزيل العتبة وتاريخ اجازته خامس شهر ربيع الاول سنة ١٣٣٧
(العشرون) اجاز لي في الحضرة العلوية الشيخ الجليل الشيخ اسمعيل المحلاتي عن جماعة الاعلام الميرزا حسين الخليلي
وعن الشيخ الميرزا محمد البروجردي عن شيخه السيد محمد شفيع بطريقه المذكور في فروضة الجنة
(الحادي والعشرون) اجاز لي في العراق الشيخ علي الحائري عن شيخه الحاج الشيخ عبد الله المازندراني .
(الثاني والعشرون) السيد الجليل السيد هاشم البهبهاني عن جماعة الاعلام الخليلي وصحبة السيد هاشم الحداد
كلاهما عن المرحوم الخليلي وعنه . (الثالث والعشرون) الشيخ غلام حسين المرندي عن الشيخ
حسين الخليلي (الرابع والعشرون) عن الحاج ميرزا علي الشوشتري عن والده الحجة الحاج ميرزا محمد حسين
الشوشتري بطريقه في ليلة الجمعة غرة شوال الكرمة الحسينية وارخوص فضل مرتب قال ان اسمع منه شفاها ما سمعه من شيخه
فانه رحمه الله كان يروي سماعا احاديث كثيرة متصلة باسانيدها سماعا الى المعصوم عليه السلام مناصحات سلسلة
الذهب طرقا اليه بالكثرة والقرائن والمزايا الكثيرة وهو توفي في اوائل شوال سنة ١٣١٥ . (الخامس والعشرون)
اجاز لي السيد مصطفى النجفي عن شيخه الحجة المازندراني و السيد مرتضى الكشميري والحاج ميرزا حسين النوري
(السادس والعشرون) السيد مصطفى الكاشاني في الحضرة الطيبة الجائزة في سنة ١٣٣٥ قال اغتنمت
لسبط ذكره مستدلا ما احفظه (السابع والعشرون) عن اجاز لي في الحضرة المباركة السيد الجليل السيد
سمعيل الاصبهاني الرشتي عن المرحوم السيد ابراهيم في رواية الكتب الاربعة عن مشايخه (الثامن والعشرون)

ممن اجازني الشيخ الامجد امام الجمعة في نهاوند وهو من احفاد الاستاد الاكبر البهبهاني في جميع ما صحت له
روايته عن مشايخه العظام (التاسع والعشرون) اجازني في الصحن الشريف الحسيني السيد محمد ابن
الثقة المتقن السيد حسن القزويني نجل السيد صالح نجل السيد مهدي القزويني عن عمه السيد محمد عن ابيه قده
وعن شيخه الفاضل الايرواني بطرقه المتصلة (الثلاثون) من المجيزين اجازني السيد
المتقن السيد ابو الحسن الاصفهاني [illegible] (الحادي والثلاثون) ممن اجازني السيد المجدد السيد يحيى
المحمود [illegible] عن شيخه آخوند ملا زين العابدين الگلپايگاني ساكن بلدة يزد عن مشايخه الاعاظم .
(الباب الثالث) في ضبط ما صدر عني من المؤلفات . انتقاد الاعتقاد في علم الكلام يشتمل على
خطب جميلة في ادلة وجود الواجب . اسنة السنة النبوية في قطع السنة السنية في اثبات
الفروع الفقهية الامامية لفقهاء اهل السنة برز منها اربع مجلدات . رسالة اخرى مختصرة في هذا
الباب . نطق الحق رسالة فارسية في الامامة . حواشي على الحاشية على رسالة في التوحيد لبعض الاعاظم .
درر الفوائد حاشية على غرر الفرائد المنظومة للسبزواري في الحكمة . حواشي الشوارق للاهيجي في الحكمة . نخبة
اللوامع ونخبة اللوامع اختصرت فيها كتاب لوامع الانوار البهية وسواطع الاسرار الاثرية لشمس الدين ابن [illegible]
الحنبلي يذكر فيه الاصول الكلامية على مذاق الحنابلة وذكرت فيها ما حضرني في الوقت ردا عليهم . نور العلم المنقول
كتاب العلم تأليف ابن عبد البر ذكرت فيه جملة من مساوي علمائهم . البوارق الفارقة على [illegible]
[illegible] على الصواعق المحرقة لابن حجر . [illegible] فارسية في جميع آيات القرآن على ارباب [illegible] ..
[illegible] من الصحاح فارسية في الامامة . الشجرة الطيبة في فضائل امير المؤمنين واولاده الطاهرين [illegible]
[illegible] مختصر المحاسن والمساوي للامام البيهقي . رسالة مشتملة على اعداد كثيرة مستخرجة من
كتب الائمة [illegible] صحيح البخاري والخصائص الكبرى للسيوطي وسنن ابن ماجه وسنن النسائي [illegible]

مثل اس تنبیہ وغرر الخصائص الوحی والرسالۃ لابی نعیم وحدہ احمد بن حنبل وغیرذلک ۔ رسالۃ
فی شرح بعض خطب نہج البلاغۃ ۔ اجزاء مستخرجۃ من کتاب بحر المعارف ۔ رسالۃ مستخرجۃ من کتاب تفسیر محی الدین
العربی وتفسیر البیضاوی ومسند ابی داؤد وتیسیر القاری وفتح الباری شرح صحیح البخاری ۔ حواشی تفسیر القمی
اذکر فیہا طرق الحافۃ تامیدالہ ۔ دعوۃ دار السلام فارسیۃ فی مناجاۃ الائمۃ وماظہر من خوارق العادات
فی قبورھم وغیرھا ۔ مرقاۃ الثقاۃ فی تمییز المشترکات فی علم الرجال ۔ اذاعۃ الارتیاب فی قرۃ
فی باحۃ اھل الکتاب ۔ لمعۃ الطور فی اضفاء صالحیۃ الحضور ۔ رسالۃ فی تحدید الکر ۔ صفوۃ الوحی فی
شرح صحیفۃ الاسماء ۔ ھشت بہشت وھو دیوان اشعار فی المدح والمصیبۃ بالفارسیۃ والعربیۃ ۔
رسالۃ فی طبقات الرجال الثقاۃ ۔ رسالۃ المجالس مشتملۃ علی تفسیر بعض الآیات والمصائب جوابات مسائلہم
فی النحو ۔ حاشیۃ فی النحو علی شرح الرضی ۔ مسابقۃ فارسیۃ فی المصائب علی نمط الوصال ۔ داغ وداد
باداء فارسیۃ ۔ وصیۃ فی ذکر اسناد الحرز الیمانی ونسخۃ وما علیہ اعتمادی ۔ رسالۃ فی الترتیب ۔
ازالۃ المشقات عن رسالۃ المشقات حاشیۃ علیہا ۔ رسالۃ فی اللباس المشکوک ۔ کتاب الوصایا ۔
مدروس اساتذنا الطوسی ۔ مباحث اصولیۃ تقریر درسہ الخ ۔ مباحث متعلقۃ بمکاسب الشیخ
مرات تحقیقات استاذنا النقی الشیرازی ھدایۃ الاصول فقہیۃ ۱۳۲۵ ۔ حواشی شرح اللمعۃ
اشی القوانین ۔ حواشی الرسائل ۔ رسالۃ فی التعادل والترجیح ۔ حاشیۃ تحفۃ الکرامۃ
ۃ فی استصحاب الکلی تقریر مبحث استاذنا العلامۃ الشیرازی ۔ رسالۃ فی اللباس المشکوک تقریرا لبحثہ
شی طاعۃ الشیخ ۔ کتاب الاجارۃ ۔ ثواب القرآن فارسیۃ ۔ رسالۃ فی الاقل والاکثر تقریر بحث
ی الشیرازی ۔ رسالۃ فی العلم الاجمالی تقریر درسہ ۔ رسالۃ فی لزوم التحرز فی الشبہۃ الحکمیۃ
فی التوسط فی الارض المغصوبۃ تقریر درسہ ۔ کتاب فی احکام الجماعۃ فی الصلوٰۃ تقریر بحثہ

كتاب في احكام الخيارات . كتاب في علم الاصول كتبه حين بحثي فيه خارجا . كتبة الى نجفة داخلة
في الدعوات . حواشي شرح اللمعة . حواشي الكلامي . شرح الالفية . حاشية وجيزة الوحيد .
الفصول في الاصول . حواشي المدارك . رسالة في السنن والاداب فارسية . احسن الكمال
مسند احمد بن حنبل الفقه وفاوى المذاهب في سكن بغداد وفي تفصيله رسالة داغ وداد . مخالفة
للكتاب والسنة على سيد مولانا محمد وعترته الطاهرين مشتمل على دورة الفقه وذكر فتاوى المذاهب
ستر الشاهدين في شهادة الاخوين فارسية . كتاب الاربعين اثبات الامام وانا ابن اربعين
رسالة في بعض فروع العلم الاجمالي كتبها في هذه الزيارة الغديرية في سوريا شهر الثاني . رسالة في الكلام مما
يتعلق بالتبيان والزبد . رسالة ازالة الوصمة عن وجوه براهين الوصمة . شرح طهارة شيخنا العلامة
تقريرا لفاضل السيد محمد صادق الطباطبائي قده . جمع الفضائل في الجمع خمسة الاسماء الانوار
وفضائلهم رسالة في حكم المرتدعن وفطرة وهذا آخر الكلام والحمد لله اولا وآخرا
اختصرته وكتبته عن نسخة بخط المصنف العلامة دام علاه وفيها اجازات عديدة
من مشايخه الاعلام بخطوطهم الشريفة وانا الاقل اضعف عباد الله الفقير
على نقي الفقوي غفر الله واباه كتبه بيمناه في نجفه
الحائر المقدسة يوم الثلثا الثالث من شهر
رجب الحرام سنة ١٣٤٩ هجرية

آیت اللہ سید محمد ابراہیم القزوینی بن آیت اللہ سید ہاشم قزوینی حائریؒ

الاجازۃ السادسۃ والعشرون

من العالم العلم الحبر الثقۃ الورع السید محمد ابراہیم القزوینی دام علاہ من علماء کربلاء المشرفۃ صدرت لی عنہ شفاھا یوم الرابع من شھر رجب لسنۃ ۱۳۴۹ھ فی الصحن الشریف تجاہ مشھد سیدنا ابی الفضل العباس سلام اللہ علیہ وھو یروی عن ابیہ العلامۃ الفقیہ السید ھاشم القزوینیؒ من احلۃ تلامیذ الشیخ الانصاریؒ عن الحاج المولی علی الرازیؒ بطرق المقررۃ

آیت اللہ سید محمد بن محسن بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بن ناصر بن علامہ سید ہاشم توبلی البحرانی بوشہری حائریؒ (۱۲۶۲۔۱۳۵۵ھ۔ق)

الاجازۃ السابعۃ والعشرون

من المولی العالم الجلیل انموذج الورع والتقوی الزاھدۃ السید محمد بن المحسن بن عبداللہ بن محمد بن ابراھیم بن ھاشم بن ناصر بن العلامۃ السید ھاشم التوبلی البحرانی ثم وھو ایضا من مشائخ علماء الحائر المقدس سمح لی بھا فی الیوم المذکور وھو الرابع من رجب وھی بخط ولدہ العالم الفاضل السید محمد طاھر ادام اللہ علاہ

موقعۃ بخاتمہ الشریف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع مدارج العلماء وجعل مداد هم كدماء الشهداء وفضلهم بوراثة الانبياء والصلوة
على محمد سيد الانقياء وآله البررة النجباء السادات الاتقياء اصحاب العباء وبعد فقد جرى بين
علمائنا الصالحين وسلفنا السابقين رضوان الله عليهم اجمعين باتصال اسانيد الاخبار بالائمة الاطهار عليهم
السلام بالعشي والابكار تيمناً وتبركاً بتلك الشجرة الطيبة واستظلالاً باظلة البيوت المقدسة وتشرفاً بالانتظام
في نظم رواة الاخبار الذي هو غاية طلبة المقربين الابرار ومن استجازني طلباً لهذه المرتبة العليا والمنقبة
الكبرى والكهف المعتمد العالم الفاضل الكامل المدقق شمس فلك السيادة وبدر افق السعادة حاوي مراتب التقى
والايمان والعارج بمعارج العدل والاحسان النقي النقي والمهذب الصفي الموفق بتوفيق الملك العلي ولينا العزيز
السيد مصطفى نعماه الله بالعيش الرغيد وايده بالفكر السديد نجل العلامة الفقيد السيد ابي الحسن الحسيني اللكهنوي
ولما رايته اهلاً لذلك لموصوله الى غاية ما هنالك اجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته وتحققت
عندي صحته من كتب الاصحاب الاربعة والثلاثة وغيرها من كتب اصحابنا الاخيار وكتب العربية والاصولين
والفقه والتفسير وما يجري في هذا المضمار فله ان يروي عني جميع ذلك عن مشايخي العظام من العلماء الاعلام
منهم السيد العلامة الفهامة الفقيه صاحب التحقيقات الجليلة والتدقيقات الجميلة والذي درس عن السيد العلامة
والحبر الفهامة العالم الرباني والعامل الصمداني السيد محمد علي الشهرستاني عن السيد الجليل النبيل السيد محمد الرضوي
وعن الشيخ الفاضل والعالم العامل قدوة ارباب التحقيق وامام اصحاب التدقيق النقي التقي والصفي الوفي مولانا الشيخ
محمد تقي صاحب الحاشية على المعالم وهما معاً عن الشيخ النحرير ومن لم ير نظير البحر المتلاطم والسحاب الماطر كشيخنا
الشيخ جعفر النجفي عن شيخيه الجليلين العالمين الفاضلين فطيرة الهدى وشمسي فلك التقى على السيد
وارث مواريث النبي وعروج الشريعة الغراء مولانا الصفي الوفي السيد مهدي الطباطبائي النجفي عن المولى
الجليل النبيل الهادي الى سواء السبيل المحقق التحقيقات الرشيقة في تاييد الدين الحنيف والمدقق الدقيقات الانيقة
في تشييد الشرع الشريف مروج المذهب الاثني عشري في راس المائة الثانية عشر المولى المفتخر فخر الافاضل والاماثل العالم الزاهد
البرهان عن والده الافضل الاكمل المولى مهدي النراقي عن المولى الجليل صاحب المعالم والمفاخر المولى محمد باقر الملقب
بالمجلسي عن والده المتفضل على الائمة الابرار عليهم صلوات الله الغفار واوصيك يا ايها السيد
اولاً بخوف الله العظيم فانه اساس الدين وركن الايمان وثانياً بالاحتياط الذي هو الناجي عن ورطة الضلال و
ثالثاً بالتفكر في اوقات الخلوة ونظات الاستجابة واسوء الاوقات والمجاهدة اولاً واخراً حرره الراجي العفو ربه

محمد بن محسن الموسوي البوشهري الحايري

۱۲۶۹

آیت اللہ سید عبدالحسین بن یوسف شرف الدین موسوی عاملیؒ (۱۲۹۰۔۷۷ ۱۳ھ۔ق)

الاجازة الثامنة والعشرون

من علامة العصر وبقاثة الدهر حجة الاسلام السيد عبدالحسين شرف الدين الموسوى العاملى دام ظله صاحب الفصول المهمة والمجالس الفاخرة وغيرها من الآيات الباهرة والايادى البيضاء الناصعة بعثها لى من (صور) سورية مستهلة بتوقيعه الشريف وهى بخط ابن عمة الكاتب البارع الشريف الهمام السيد على آل شرف الدين مورخة بخامس شهر رمضان المعظم ١٣٤٩ھ

والحمد لله رب العالمين

بسم الله جل شانه وتقدست اسماؤه

هذا هو الثبت المسمى

ثبت الشريف الموسوي في اجازة السيد النقوي الضعيف

كتبته مندمة لجناب الجبل العلم العلامة صفوة اهل الفضل وفخر الكرام يعامة
سيدنا ومولانا السيد علي النقي الموسوي النقوي الهندي اللكنهوي متعه الله بكماله
واسطاه يوم القيامة امامه راجيا دعاءه في مظان الاجابة
وانا اقل الخليقة بل لا شيء في الحقيقة علي بن الشريف اسماعيل
عم الشريف المذكور ادام ظله وعن والده الشريف يوسف بن الشريف
الجواد بن الشريف اسماعيل بن الشريف محمد بن الشريف محمد كبير
ابن الشريف ابراهيم الملقب بشرف الدين ابن الشريف
زين العابدين بن الشريف علي بن الشريف علي
نور الدين بن الشريف عز الدين الحسين
من آل ابي الحسن الموسوي العاملي
وكان الفراغ من كتابة هذه النسخة
يوم الخامس من شهر رمضان
المبارك من السنة التاسعة
والاربعين بعد الالف
والثلاثمائة هجرية
على صاحبها افضل
الصلوة واتم
السلام والتحية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع اسناد العلماء فعرجوا به الى اوج الاوصياء والانبياء وكانوا رواة
وحيه ودولاة امره ونهيه واشهد أن لا آله الا الله وحده لا شريك له وأن محمدا صلى
الله عليه وآله وسلم عبده ورسوله جاء بالحق من عنده وصدق المرسلين واشهد ان
خلفاءه المعصومين قد حملوا عنه ما حمله عن رب العالمين فعقلوا من احكام
الدين ما عقله ونقلوا بالاسناد اليه ما عن الله نقله ولذا كانوا احد الكتابين
وعترته ونقل رسول الله عترته وسفينة نجاة الامة وقادتها واما منها من
الاختلاف وحطتها فالراغب عنهم مارق والمقصر في حقهم زاهق صلوات الله
وسلامه عليهم ما روي الخبر عنهم واسبغ الفضل اليهم ورحمة الله وبركاته
وبعد فان من رواة آثار اولي العصمة وثقاة اخبار اهل بيت الرحمة لسيدنا
العميم العلم العلامة صفوة ذوي الفضل وفخر كل ذي عمامة السالك اوضح المسالك
في استنباط الفروع من المدارك الشريف العبقري السيد علي النقي الموسوي النقوي
الهندي الكنتوري شد الله اركانه واعطاه يوم القيامة امانه — وقد استجازني في
اقتدائي بالسلف الصالح وتبركا بالدخول في سلسلة الرواة الهداة واحتفاظا
بتلك العنعنة المقدسة المتصلة بسادات الوصيين فخاتم النبيين فالروح
الامين فاللوح فالقلم فرب العالمين جلت آلاؤه وتقدست اسماؤه
ولما كان السيد من وعاة اسرارهم ومصابيح انوارهم وكان ممن وعوا ما استحفظوا

وحفظوا ما استودعوا ونصحوا لله ولرسوله ولكتابه ولأئمة المسلمين وعامتهم ودعوا بالسنتهم وأقلامهم الى الحق بالحكمة والموعظة الحسنة لم يكن لي بد من اجابته فأجزت له [بعد الاستخارة من الله عز وجل] ان يروي عني كتبي التي اشرت اليها فيما سلفت على الكلمة الغراء وغيرها من مؤلفاتي ومروياتي وجميع ما تصح لي عني روايته اجازة عامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والأثر بحق روايتي لذلك عن جماعة بين قراءة وسماع واجازة خاصة وعامة عن مشائخي بطرقهم المتصلة الى أرباب جميع الكتب والمصنفات من الخاصة والعامة في جميع العلوم ولا سيما الكتب الاربعة وهي في شهرتها كالشمس والكتب الثلاثة المتأخرة عنها [الوافي والوسائل والبحار] وسائر كتب الحديث والفقه والتفسير والكلام وبقية العلوم الاسلامية مطلقاً

اما مشائخي قراءة وسماعاً واجازةً فكثيرون لكني اكتفي الآن بذكر بعض شيوخ اجازتي من اعلام الشيعة الامامية والزيدية ومن اهل السنة من غير استقصاء مقتصراً على ذكر خمسة من شيوخ الامامية

الأول والدي الفقيه الثبت العلامة الثقة الصدوق المقدس السيد الشريف يوسف بن الشريف الجواد بن الشريف اسماعيل بن الشريف محمد بن الشريف محمد الكبير ابن الشريف ابراهيم الملقب بشرف الدين بن زين العابدين بن نور الدين علي [صنو السيد محمد صاحب المدارك لابيه وشقيق الشيخ حسن صاحب المعالم لامه] ابن السيد علي نور الدين المعروف بابي الحسن الموسوي العاملي

اجاز لي أن أروي عنه قدس الله سره عن جميع مشائخه الكرام وأجلهم استاذه
الامام الشيخ محمد حسين الكاظمي صاحب هداية الانام في شرح شرائع الاسلام والميرزا حبيب الله
الرشتي صاحب البدائع في الاصول أما الشيخ محمد حسين فيروي عن جماعة من اعلام
الدين منهم الفقيهان البهبهانيان شيخ الطائفة الشيخ جعفر كاشف الغطاء والسيد جواد صاحب مفتاح
الكرامة عن الوحيد الباقر البهبهاني عن والده الافضل محمد الكرمل بن المحدث المجلسي صاحب البحار
بطرقه الى جميع الكتب والاصول والمصنفات المذكورة في اجازات البحار — ويروي ايضا
عن السيد جواد المذكور عن المحقق القمي صاحب القوانين والغنائم والمناهج عن الوحيد البهبهاني
بطرقه وله ايضا رواية عن الشيخ صاحب الجواهر عن السيد بحر العلوم عن الوحيد البهبهاني
واما الميرزا حبيب الله فيروي عن عدة من مشائخ الاسلام أجلهم استاذه امام
المحققين الشيخ مرتضى الانصاري عن المحقق المولى احمد النراقي عن مشائخه الاعلام
ثم السيد المولى مهدي النراقي ابن ابي ذر والعلامة بحر العلوم الطباطبائي والعلامة الحائري
صاحب الرياض والفقيه الاعظم كاشف الغطاء والفقيه النبيه الميرزا المجدد الشيرازي
جميعا عن الوحيد البهبهاني عن ابيه الاكمل عن العلامة المجلسي صاحب البحار بطرقه

الثاني خالي الاعظم البارع في العلوم والفنون الحائز قصب السبق في كثير منها الاورع
الابر الاتقى الامام ابو محمد الحسن بن الشريف هادي بن الشريف محمد علي بن السيد الصالح بن السيد
محمد الكبير ابن السيد ابراهيم الملقب بشرف الدين الموسوي العاملي فانه دام ظله اجاز لي
اجازة عامة ان اروي عنه جميع ما يرويه عن مشائخه الاعلام [وهم كثيرون] بطرقهم الكثيرة
الصحيحة المتصلة باهل بيت النبوة ومختلف الملائكة وقد ذكر احوال مشائخه وطرقهم على

طرز مبسوط في رسالة افردها لذلك وسمها ببغية الوعاة في طبقات مشائخ الاجازات ومن جملة مشائخه المولى الزاهد العابد الفقيه الملا علي بن الميرزا خليل عن عدة من مشائخه منهم المولى الفقيه الشيخ عبد العلي الرشتي عن استاذه العلامة المهدي الطباطبائي بحر العلوم عن عدة من مشائخه منهم المحدث البحريني صاحب الحدائق واللؤلؤة بطرقه المذكورة في اللؤلؤة

الثالث سيدنا المولى المحقق المتبحر الميرزا محمد هاشم ابن السيد زين العابدين الموسوي الاصفهاني صاحب كتاب مباني الاصول سمعت منه ايام زيارته للنجف الاشرف سنة ١٣١٨ قبل وفاته بيسير واجاز لي ان اروي عنه عن مشائخه وهم كثيرون وافضلهم الامام المتبحر السيد صدر الدين عن ابيه الامام السيد صالح عن والده جدنا السيد محمد الكبير ابن السيد ابراهيم الملقب بشرف الدين الموسوي العاملي عن شيخه واستاذه الشيخ محمد بن الحسين الحر صاحب الوسائل بطرقه المعروفة

الرابع شيخنا ثقة الاسلام العلامة المتتبع الشيخ الميرزا حسين النوري صاحب مستدرك الوسائل وغيرها من المصنفات عن مشائخه بالطرق التي ذكرها على سبيل التفصيل في خاتمة المستدرك

الخامس شيخنا الامام الشيخ فتح الله الشيرازي الاصل الاصفهاني انتسابا المزوري موطنا ومدفنا المعروف بشيخ الشريعة الاصفهاني عن مشائخه الكرام وهم كثيرون اكتفي بذكر اثنين من اعلامهم

احدهم استاذه الاقدم الشيخ حسن صاحب انوار الفقاهة عن ابيه الامام افقه

عن عصره الشيخ جعفر كاشف الغطاء عن استاذه الوحيد المجدد البهبهاني

ثانيهما العلامة الزاهد البارع في جميع الفنون السيد مهدي القزويني الحلي عن عمّه العالم العلامة صاحب المقامات والكرامات عن خاله الذي كان آية من الآيات ومعجزة من المعجزات السيد مهدي بحر العلوم عن جماعة كثيرين من رؤساء المذاهب والدين اقتصر على ذكر اربعة منهم

اولهم ولهو اجلهم واعلمهم استاذ المتأخرين الوحيد المجدد البهبهاني عن ابيه المولى محمد عن العلامة الشيرواني والمحقق جمال الدين الخونساري والشيخ جعفر القاضي والمولى محمد شفيع الاسترابادي والعلامة المجلسي صاحب بحار الانوار — كلام عن العلامة التقي المجلسي الاول عن شيخنا البهائي عن ابيه الفقيه الشيخ حسين عن شيخنا الشهيد الثاني بطرقه المعروفة المذكورة في اجازته الكبيرة المنبّه على بعضها في خاتمة المعالم والاربعين وخاتمة البحار والوسائل

ثانيهم العلامة المحقق المحدث الصدوق الشيخ يوسف صاحب الحدائق الناضرة بجميع طرقه المذكورة في اللؤلؤة

ثالثهم السيد السند العلامة السيد حسين الخونساري عن العالم الفاضل الآقا محمد صادق عن والده العلامة محمد بن عبد الفتاح المشتهر بسراب عن الفقيه الهمام السبزواري صاحب الذخيرة والكفاية عن السيد السند السيد حسين ابن السيد حيدر الكركي العاملي عن شيخنا البهائي عن ابيه عن الشهيد الثاني بطرقه كلها

رابعهم العلامة الجليل صاحب الكرامات الباهرة السيد حسين القزويني صاحب معارج الاحكام ومستقصى الاجتهاد وغيرهما عن ابيه العلامة السيد ابراهيم القزويني عن العلامة المجلسي الاول عن شيخنا البهائي عن ابيه عن الشهيد الثاني بطرقه الآنفة الذكر

ولنا طرق أخر كثيرة من طرق الامامية لا يسع هذا الإملاء تفصيلها وفيما ذكرناه كفاية للاتصال بجميع الكتب ومصنفيها من الخاصة والعامة

اما مشائخ الزيدية فانا لقيت منهم شيخنا العلامة الثقة الشيخ عبد الواسع بن يحيى الواسعي اليمني الصنعاني الزيدي إذ اجتمعت به أياما عديدة في دمشق الشام واستفدت منه فوائد جمة وذلك في شعبان سنة ١٣٣٨ وقد اجاز لي بطرقه كلها التي ببعضها عن شيخه القاضي العلامة حسين بن محسن المغربي عن شيخه السيد العلامة عبد الكريم ابي طالب بسلسلته وطرقه كلها وهي كثيرة وقد فصلها في كتابه المسمى "عقد النضيد" فيما اتصل من الأسانيد فليراجع السيد العلوي النقي عني بهذا الطريق ما صحت لي روايته من كتب الزيدية بالسند المتصل بالمجموع الفقهي والمسند الحديثي المسند الى الشهيد زيد بن علي بن الحسين بن علي ابن ابي طالب عليهم السلام وبالصحيفة الرضوية المسندة الى الامام ابي الحسن الرضا سلام الله عليه وبكل من امالي احمد بن عيسى بن زيد بن علي وامالي الامام ابي طالب يحيى بن الحسين الهاروني وامالي اخيه المؤيد بالله احمد بن الحسين الهاروني وامالي الامام المرشد بالله وامالي الامام الموفق بالله وشفاء الامير الحسين وبقية كتب الزيدية من اصول وفروع وعلوم عقلية ونقلية

واما مشائخي من اهل السنة قراءة وسماعا واجازة فاكثر من مشائخي الامامية بيد أني اقتصر الآن على ذكر خمسة من شيوخ اجازتي من اقطارهم

الأول استاذنا الشيخ سليم البشري المالكي شيخ الازهر واماما علماء مصر في وقته لقيته سنة ١٣٢٩ بمصر وحضرت درسه في الازهر مدة من الزمان وكانت بيننا مناظرات علمية ومراجعات خطية مثلث وربع وانصاف وعلو منزلته علما واخلاقا وادبا أجاز لي اجازة عامة مفصلة قد اشتملت على جميع مسانيده وطرقه المتصلة بجميع كتب اهل السنة نقلية وعقلية

وبعضهما من المتقدمين والمتأخرين واليك بعض طرقه الى صحيح البخاري كما اجازه
شيخه الامام الشيخ محمد الخناني عن العلامة الكبير الشيخ محمد الامير عن العلامة الشيخ علي العدوي
عن الشيخ محمد عقيله عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ احمد بن محمد المجل عن الامام يحيى بن مكرم
الطبري عن ابي الحسن ابراهيم بن محمد بن سعيد قند الدمشقي عن الشيخ عبد الرحمن بن عبد الاول الغزغاني
عن ابي عبد الله محمد بن شاذبخت الغزغاني بسماعه من الشيخ ابي الهيثم يحيى بن عمار بن مقبل
شاهان الختلاني عن محمد بن يوسف الفربري عن الامام ابي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري الجامع
للكتاب المعروف بصحيح البخاري عن شيوخه باسانيدهم وطرقهم كلها

الثاني استاذنا الامام الفقيه المحدث محمد المعروف بالشيخ بدر الدين الدمشقي
شيخ الاسلام بدمشق واعلم اعلامها في هذا العصر وقد لقبته في شعبان سنة ١٣٢٨
بدمشق وحضرت درسه ليالي شهر رمضان من تلك السنة وجرت بيننا مذاكرة
تتعلق بمباحث الحسن والقبيح العقليين وبامكان رؤية الله تعالى وامتناعها
وبعدم القرآن وحدوثه فآل البحث الى ميله التام الى رأينا في كل من المسائل الثلاثة
وقد أجاز لي بالمعقول والمنقول من فروع واصول ولا سيما الاحاديث الشريفة
والآثار المنيفة التي اشتملت عليها المجامع والمسانيد كما اجازه بذلك شيوخه
واساتذته الكرام احدهم الامام الشيخ ابراهيم السقا عن الامام الشيخ ثعيلب
عن العلامة الشهاب الملوي عن الامام الشيخ عبد الله بن سالم صاحب الثبت
المشهور عن شيوخه باسانيدهم وطرقهم كلها وهي باجمعها مذكورة في ثبته
— ومنهم العلامة الكبير الشيخ محمد الامير صاحب الثبت المبسوط عن شيوخه
باسانيدهم وطرقهم المذكورة في ذاك الثبت وقد حوى من الاسانيد ما لا يحتاج
معه الى مزيد فروى صحيح البخاري عن العلامة الشيخ علي الصعيدي

عن الشیخ محمد حیاۃ المکی عن [illegible] عن علی الصبیحی عن ابن اجل الیمنی
عن الامام یحیی الطبری عن ابی عثمان ابراھیم بن محمد بن احمد بن [illegible]
الشیخ عبد الرحمن الغرغانی عن محمد بن شاذان الجوزقانی بسماعہ جمیعہ
علی الشیخ ابی عثمان بن عبد الرحمن شاھان الصابونی [illegible] الغزیری عن
جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری [illegible] وروی صحیح مسلم [illegible]
وموطأ مالک عن الشیخ عبد الباقی [illegible] عن الشیخ ابراھیم الفیومی عن الشیخ احمد الزرقانی
عن الشیخ علی الاجھوری عن الشیخ نور الدین علی القرافی عن الحافظ جلال الدین
السیوطی عن البلقینی عن العراقی عن سلیمان بن حمزۃ عن ابی الحسن علی بن
نصر عن الحافظ عبد الرحمن بن مندہ عن الحافظ ابی بکر محمد بن عبد اللہ عن علی
النیسابوری عن الامام مسلم صاحب الصحیح عن الامام احمد بن حنبل
الشیبانی امام مذھب الحنابلہ وصاحب المسند الکبیر [illegible] المسند عن الامام
محمد بن ادریس الشافعی امام الطائفۃ الشافعیہ وصاحب المسند المشہور عن
الشافعی عن الامام مالک بن انس الاصبحی صاحب المذھب المالکی والکتاب
المعروف بموطأ مالک عن مشائخہ کلھم بطرقھم المتصلۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الثالث شیخنا العلامۃ الکبیر والمحدث الشھیر الشیخ محمد بن محمد بن عبد اللہ
الخانی الخالدی النقشبندی الشافعی وقد بقیتہ رحمتی منہ فی بیروت دمشق
واجاز لی بجمیع ما تجوز لہ وعنہ روایتہ من فقہ وحدیث وتفسیر وغیرھا
کما اجازہ مشائخہ الاعلام ومنھم والدہ الشیخ محمد بن عبد اللہ الخانی والشیخ عبد
الرحمن الکزبری وشیخ الجامع الازھر الشیخ ابراھیم السقا والشیخ مصطفی
المبلط والشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ التمیمی التونسی والشیخ اسماعیل البرزنجی

كلام عن سيدة وقطب الارشاد والشيخ خالد الكردي [illegible] عن شيخه محمد الزهري
باسانيده وطرقه المعروفة بين شيوخ اهل السنة واجاز في هذا الشيخ
[اعني الشيخ محمد بن محمد الخاني الخالدي] بثبت شيخ الشيوخ في الديار المصرية الشيخ
محمد الامير الكبير المالكي الازهري وقد عرفت ان هذا الثبت قد سوى [illegible] باسانيد
ما لا يحتاج معه الى مزيد — واجاز لي ايضا بثبت محدث الديار الشامية الشيخ
عبد الرحمن الكزبري الذي يتضمن الاجازة بكتب الحديث المشهورة كلها وباحياء
علوم الدين للغزالي ومؤلفات شيخ الاسلام يحيى النووي والحافظ بن حجر العسقلاني
وجلال الدين السيوطي والقاضي زكريا الانصاري وشيخ الاسلام [illegible] بن حجر المكي
وشيخ الاسلام الشمس محمد الرملي ومؤلفات الشهاب احمد القسطلاني والملا علي
القاري وابن عطاء الله السكندري والشيخ محي الدين بن العربي وتفسير القاضي
البيضاوي وجار الله الزمخشري والجلالين وابي السعود والسلسلة الفقهية
المتصلة بالفقهاء الشافعية والحنفية

الرابع علم الاعلام ونادرة هذه الايام الشيخ محمد المعروف بالشيخ توفيق الايوبي
الانصاري الدمشقي وقد لقيته في صور ودمشق وجرت بيننا مناظرات
ومراجعات كثيرة وافادني واستفدت مني فوائد خطيرة واجاز لي برواية كل ما
عن شيوخه الكرام واعلا اسانيده في تحديث مسند العلامة السيد سعيد افندي
الاسطواني ١ فانه يروي صحيح البخاري عن شيخه المحقق محمد الفاسي ٢
عن محمد بن سنبل ٣ عن ابي الوفاء احمد بن محمد العجل ٤ عن قطب الدين
محمد النهرواني ٥ عن والده احمد ٦ عن الحافظ ابي الفتوح احمد بن عبد الله

الطاووسي ٧ عن المعمر بابا يوسف الهروي ٨ عن محمد بن شاد بخت
الغزغاني ٩ عن المعمر يحيى بن عمار الختلاني ١٠ عن ابي عبدالله محمد بن يوسف
الفربري ١١ عن الشيخ البخاري فيكون بيني وبين البخاري اثنتا عشرة
واسطه ـــ وقد ذكر الشيخ عبدالخالق بن علي المزجاجي انه صح ان الشيخ قطب الدين
محمد النهروالي روى صحيح البخاري عن الحافظ نورالدين الطاووسي بلا واسطة والله
وبناء على ذالك يكون بيني وبين البخاري احدى عشرة واسطه

الخامس الشيخ محمد عبدالحي بن الشيخ عبدالكبير الكتاني الفاسي الادريسي
وقد اجتمعنا في مصر وتبادلنا فيها الزيارة وكانت بيننا محاورات ومناظرات
في مسائل فقهية واصولية دلت على غزارة فضله ورسوخ قدمه وقد اجاز لي
ان اروي صحيح البخاري عنه من طريق المعمر بن المعمر عبدالهادي ابن العربي
المعزاوي الشهير بالعواد عن الحافظ محمد بن علي السنوسي عن ابي طالب الحابروني
عن محمد بن عبدالله المقرب عن قطب الدين المكي عن ابي الفتوح الطاووسي عن المعمر
بابا يوسف الهروي عن محمد بن شاد بخت الفارسي عن يحيى بن شاهان الختلاني
عن الفربري عن البخاري [قال الشيخ محمد عبدالحي الكتاني] هذا اعلا ما يوجد
مطلقا في سائر نواحي الارض قال وارويه من طريق الجن عن الشيخ محمد بن
المدني الشرفي عن محمد بن وفا عن عمر بن المكي عن شمهروش عن البخاري
وقد اجاز في بهذا الطريق واجاز في بجميع ماله من مرويات ومقروآت
ومسموعات عن قريب من ثلاث مأة شخص مابين رجال ونساء

المغرب الاقصى والاوسط والادنى وبجاية ومصر والشام والعراق وبين وكل بالمؤلفات
التي تزيد على الستين ومؤلفات والده ابي المكارم وجده ابي الفيض وجده ابي المفاخر
خاله ابي المواهب رسائل الأسلاف قادة الاسلام اجازة عامة مطلقة واجازني
تلك الكتب المذكورة او كلها في رسالة العلامة عبد الله بن سالم البصري المعروفة برسالة الاوائل والاواخر
ابن الكبير وحضرت درس الحديث الحجاز الشيخ محمد عابد السندي
يرويها الشيخ عن عبد الحي المذكور صحيح البخاري عاليا عن المعمر محمد بن سنة الملا صالح السويدي
البغدادي الشافعي عن السيد محمد مرتضى الزبيدي الحسني عن المعمر محمد بن سنة الفلاني
عن شيخ حسن العجيل اليمني عن القطب النهروالي عن احمد بن ابي الفتوح الطاووسي عن المعمر
بابا يوسف الهروي عاش ثلاث مائة سنة عن شاهبات غازي الفرغاني يحيى بن
شاهان الختلاني عن محمد الفربري عن البخاري قال الشيخ محمد عبد الحي فبيني وبين البخاري
عشرة وسائط (قال) وبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم باعتبار ثلاثيات البخاري
اربع عشرة واحد قال وهذا السند اعلا ما يوجد الآن في الدنيا شرقا وغربا — قلت
فيكون بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بنا[illegible] خمس عشرة وسط
ولنا شيوخ اخر لايسع استقصاهم هذا الثبت [illegible] سميناه

ثبت الضعف الوسوي في اجازة الشرقاوي

وقد اشتمل على ما فيه بلاغ للاتصال بأسانيد الاسلامية وبمصنفيها من الخاصة والعامة
فليرو السيد الأيد عني هذه الطرق وغيرها مما لي من رواية وارويه بما اوصاني
مشائخي من سلوك سبيل الاحتياط الذي لايزل سالكه سواء الصراط فمن يعرف
عمره الشريف بترويج الدين الحنيف وعليه بتقوى الله وطاعته يزل في الاسر والعلانية

عملا بقوله تعالى [فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون] واذكره ونفسي بما اوصى به
امير المؤمنين حيث قال لوصيه وخليفتيه على رسول الله وريحانتيه من الدنيا وسيدي
شباب اهل الجنة اوصيكما بتقوى الله وان لا تبغيا الدنيا وان بغتكما ولا تاسفا على شئ منها
زوي عنكما وقولا بالحق واعملا للاجر وكونا للظالم خصما وللمظلوم عونا اوصيكما وجميع ولدي
واهلي ومن بلغه كتابي بتقوى الله ونظم امركم وصلاح ذات بينكم فاني سمعت جدكما صلى الله عليه وآله
يقول صلاح ذات البين افضل من عامة الصلاة والصيام الله الله في الايتام فلا تغبوا افواههم
ولا يضيعوا بحضرتكم والله الله في جيرانكم فانهم وصية نبيكم ما زال يوصي بهم حتى ظننا انه
سيورثهم والله الله في القرآن لا يسبقكم بالعمل به غيركم والله الله في الصلاة فانها عمود دينكم
والله الله في بيت ربكم لا تخلوه ما بقيتم فانه ان ترك لم تناظروا والله الله في الجهاد بأموالكم
وانفسكم والسنتكم في سبيل الله وعليكم بالتواصل والتباذل واياكم والتدابر والتقاطع لا تتركوا
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر فيولى عليكم اشراركم ثم تدعون فلا يستجاب لكم
والقضية الى شئون المؤمنين وسائر المسلمين ولم شعثهم وجمع كلمتهم وضمهم على التمسك
بثقلي نبيهم صلى الله عليه وآله وسلم والاستنان بسنتهم — ولا يكن هم السيد النقي
غير الله والمسلمين فقد روي عن جده رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اصبح وهمه غير الله
فليس من الله ومن اصبح لا يهتم بالمسلمين فليس منهم
ونختم الاجازة بما روي عن امير المؤمنين عليه السلام من احب ان يكتال بالمكيال الاوفى
يوم القيامة فليقل آخر مجلسه اوحين يقوم سبحان ربك رب العزة عما
يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين [وصلى الله على نبينا محمد وآله الطيبين
الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم اجمعين] وذلك شهر رمضان المبارك سنة ١٣٤٩ الفقير الحقير
عبد السيد [illegible]

آیت اللہ سید رضا بن سید محمد بن ہاشم بن شجاعت علی موسوی ہندی
نجفیؒ (۱۲۹۰۔۱۳۶۲ھ۔ق)

الاجازة التاسعة والعشرون

من العلامة الاوحد سيد الادباء الاعلام السيد رضا بن الفقيه الحجة السيد محمد الهندي النجفي دام علاه
كتبها في يوم الجمعة سلخ شوال سنة ١٣٤٩ء بالنجف الاشرف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجاز العلماء بطرق الدراية وامرهم بارشاد
من تخرج به من الداية وصلى الله على خير نبي مرسل و
الذين اتم بهم الدين واكمل وبعد فقد اجزت العالم الفا
والمهذب الكامل الثقة التقي جناب السيد علي
النقوي اللكهنوي ان يروي عني ما صح لي روايته
مشايخي في الرواية وهم الفقيه الاوحد وعلم الفضل
السيد ابو الحسن الموسوي الاصبهاني نزيل النجف الاشرف
والعالم العلامة المؤتمن السيد حسن صدر الدين نزيل
الكاظمين ع وشيخنا العلامة الاجل الشيخ اسد الله
الزنجاني بطرقهم المذكورة في مشيخة اجازاتهم
بالمحمدين الثلاثة ارباب الكتب الاربعة ووفقني الله و
للاخذ بطريقتهم وسلوك الجادة الموصلة الى حقيقتهم
انه ارحم الراحمين وكتب العبد الاقل رضا بن السيد
الموسوي النقوي اللكهنوي في داره بالنجف الاشرف ع

آیت اللہ علی اکبر بن حسین نہاوندی خراسانیؒ (۱۲۷۸-۱۳۶۹ھ-ق)

الاجازۃ الثلثون

انی حجۃ الاسلام الحاج الشیخ علی اکبر النہاوندی نزیل خراسان وھو فی الطراز الاول ممن تثق بہ العامۃ وتتہافت للصلوٰۃ خلف الاخیار ولہ مؤلفات ممتعۃ کثیرۃ وقد وردت علی اجازتہ ھذہ من ایران وانا بالنجف الاشرف فی شھر ذی الحجۃ ۱۳۴۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وصلى الله على صفوة انبيائه محمد واله اجمعين وعلى اهتدائهم
علمه من لغاته وبعد فان السيد السند والركن والعمد علم الاعلام
الاعلام ركن الاسلام السيد علينقي التقوى اللكهنوى دامت
لما حازه من الفضل الجميع والشرف الرفيع واقتضله من شوارد العلم
الكمال والحلوم وحواه من الادب الجم والعلم الكثار حتى عاد كعلم في ذ
مشفوعا ذالك كله بملكات فاضله وغرائز كريمه على ما فيه من
البنوى الفياح والى الحسب العلوى الوضاح فهو سلمه الله تعالى لهذه
كلها وللكثير الطيب من اضعافها مجاز ان يروى عنى كتب اصحابنا
بالاسانيد المتصله الى ائمة الهدى صلوات الله عليهم عن العلا
الجهابذة الرواة ثقة الاسلام النورى والمحقق الشهير العلامة الحاج مي
حبيب الله الرشتى وسيد العلماء الاعلام السيد ابو القاسم الاستلور
الحائرية على المكاسب والرسائل وآية الله شيخ الشريعة الاصفها
الله اسرارهم والاول اسانيده مذكورة في خاتمة مستدركاته والثاني
شيخ الطائفة الانصارى والثالث عن الثاني وآية الله الحاج السيد صفي الكو
والرابع عن صاحب الروضات واضيه وآية الله المهدى القزويني
الله الشيخ محمد حسين الكاظمي قدست اسرارهم فله دأفضله الرواية
الاسانيد عنى واجازة من راه اهلا لذلك والسلام على كافة
العاملين وعليه ورحمة الله وبركاته

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشیرب میرزا آغا اصطہباناتی الشیرازیؒ

(۱۲۹۷-۱۳۸۰ھ-ق)

الاجازة الحادیة والثلثون

من سید المحققین وعمدة المجتهدین السید الاجل میرزا آقا الاصطهباناتی الشیرازی دام علاه من اجلة علماء النجف الاشرف کتبها لی یوم الخامس من شهر المصیبة المحرم الحرام سنة ۱۳۵۰ھ. قال فیها: وقد اجزت له ان یروی عنی ما صحت لی روایته من احادیث اهل العصمة عن شیخی العماد الاعظم والسند الاقوم آیة الله المولی محمد کاظم الهروی الخراسانی قدہ باسناده المعروف المعهود المنتهی الی الائمة المعصومین سلام الله علیهم اجمعین.

آیت اللہ شیخ عبد الکریم بن مولی محمد جعفر یزدی حائری قمی مؤسس حوزہ علمیہ قمؒ

(۱۲۷۶-۱۳۵۵ھ-ق)

آیت اللہ سید علم الھدیٰ بن شمس الدین بن الامیر علی محمد نقوی الکابلی البصیرؒ

آیت اللہ شیخ عبد الحسین بن باقر البغدادیؒ (۱۲۷۷-۱۳۵۱ھ-ق)

الاجازة الثانية والثلثون

من الامام المقدم المصلح الاعظم حجة الاسلام وآية الله في الانام الحاج الشيخ عبد الكريم اليزدي الحائري نزيل ناحية قم المشرفة متع الله المسلمين بطول بقائه اجازني بها في قم يوم الاثنين الثاني والعشرين من جمادى الاولى سنة ١٣٥٠ هـ بامضاء الاجازة آية الله العظمى شيخنا الثامني دام ظله كتابة والتصريح بالاذن لي في الرواية لفظا وهو يروي عن العلامة المحدث النوري قده

الاجازة الثالثة والثلثون

من العبلم العلم المتبع المتضلع بعلمي الفقه والحديث السيد علم الهدىٰ بن شمس الذين بن الامير علي محمد النقوي الكابلي البصير دامت بركاته لخصوص قوله ص انى ادخرت شفاعتي لاهل الكبائر من امتي فوالله ما استشفع لمن آذى ذريتي عن مجاناة المتكلمين العلامة السيد حامد حسين صاحب العبقات عن ابيه المفتي محمد قلي قده عن جدنا العلامة المؤسس المجتهد الكبير السيد دلدار علي قده وكانت روايتي عنه بالسماع في (دولت اباد ملاير) من بلاد ايران عند رجوعي من زيارة مشهد الامام الحي الرضا سلام الله عليه في داره هناك يوم السبت السابع والعشرين من جمادى الاولى سنة ١٣٥٠ هـ

الاجازة الرابعة والثلثون

من العلامة الهمام حجة الاسلام الشيخ عبد الحسين البغدادي دام بقاؤه كتبها الى نجله الشريف يوم ١٢ جمادى الاخرى سنة ١٣٥٠ هـ في داره في بغداد

بسم اللہ نعم والحمد

نعم انی قد اجزت جناب علم الاعلام وثقة الانام ونشر الاحکام تاج ال
السید الجلیل النقی سمی الرتضی علی النقی دامت ایام افاضاته ان یروی
روایة خاتمة المجتهدین ورئیس الموحدین حجة الاسلام والمسلمین
الطائفة بعصره الشیخ محمد طه نجف عن ما ذکر فی الکتب المشهورة
عنی والله نعم اسئل السدید لنا وله انه اکرم مسئول

الاحقر عبد
۱۳۹۰ / ۲ / ۱۷

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء و
سبط حسين النقوى اللكهنوى دام ظله كتبها لى فى
« واجزت له رسله الله ان يروى عنى ما صحت لى روايته عن
[illegible] السيد المجدد الميرزا

١٦١

الاجازة الخامسة والثلثون

مقدام المحققين وامام المدققين
ية الله فى العالمين الشيخ ضياء الدين
العراقى النجفى دام ظله كتبها لى يوم الحادى عشر
من رجب سنة ١٣٥٠ هـ يقول فيها « واوصيه
بتقوى الله واجزت له ان يروى عنى كلما صحت
لى روايته واسأله ان لا ينسانى من الدعاء كما
لا انساه الله » وهو يروى عن العلامة
الحاج ميرزا محمد هاشم الچهارسوقى والمحدث
النحرير والاية الخراسانية والشيخ الشريعة
الاصفهانى قدس الله اسرارهم الشريفة

و الشيخ زين الد
محمد فقه والعلا
محمد قدس سره
الشامية والثا
ر المحققين ناصر
اللكهنوى دام
ن شوال ٥٥
سيد محمد عباس ر
سيد دلدار على طا

ادام الله

آیت اللہ شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفہانی النجفی کمپانیؒ (۱۲۹۶-۱۳۶۱ھ-ق)

الاجازة التسعون والمئتون

من علامة المحققين وبقية العلماء
وواحد الاساطين حجة الاسلام والم
الشيخ محمد حسين الاصفهاني النجفي د
كتبها لي يوم ۱۲ شعبان سنة ۱۳۵۰ھ
فيها « وقد اجزته ايضا ان يروي عني جميع
تصح لي روايته بسندي المتصل الى اصح
العصمة عليهم السلام والرحمة سيما الكتب
الاربعة للمحمدين الثلثة رضوان الله عليهم و
سائر جوامع الاخبار لعلمائنا الاخيار قدست
اسرارهم » وهو يروي عن شيخنا الاعظم
السيد ابي محمد الحسن المصدر دام ظله

آیت اللہ سید سبط حسین بن سید رمضان علی نقوی لکھنوی ہندیؒ

(۱۲۸۴۔۱۳۷۲ھ۔ق)

آیت اللہ ناصر حسین بن میر حامد حسین موسوی لکھنویؒ (۱۳۶۱، ۱۲۸۴ھ۔ق)

الاجازة السابعة والثلثون

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء و رئيس المجتهدين مولانا السيد سبط حسين النقوي اللكهنوي دام ظله كتبها لي في ربيع الاول ١٣٥١ه يقول فيها «وا جزت لرسله الله ان يروي عني ما صحت لي روايته عن شيوخ الطائفة و فقهاء الصالحين من مشائخي العظام وهو يروي عن السيد المجدد المبرز احمد حسن الشيرازي ره والشيخ الحاج ميرزا محمد حسين الشهرستاني ره و الشيخ زين العابدين المازندراني ونجل الحاج الشيخ حسين و ناجل العلماء السيد علي محمد فتنه و العلامة السيد محمد حسين بن الملك العلامة السيد سبط حسين بن سلطان العلماء السيد محمد قدس سرهم بطرقهم المتصلة المعنونة.

الاجازة الثامنة والثلثون

من مرجع الانام حجة الاسلام صدر المحققين ناصر الملة والدين مولانا السيد ناصر حسين الموسوي الكنتوري اللكهنوي دام ظله اجازني شفاهاً في داره المباركة يوم الجمعة الثالث من شوال ١٣٥٥ه وهو يروي اجازته عن استاده العلامة المروج المفتي السيد محمد عباس ره عن استاده سيد العلماء السيد حسين ره عن ابيه السيد دلدار علي طاب ثراه بطرقه المعنونة المقررة

بسمه سبحانه الاعز ذكره هذا السيد الجليل [illegible] الناسك

ادام الله له التوفيق والتسديد

[illegible]

١٥ شوال [illegible]

اجازاۃ

الاجتہاد

آیت اللہ مرزا ابوالحسن بن عبدالحسین مشکینی اردبیلیؒ (۱۳۰۶-۱۳۵۸ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی دلت علی وجودہ آیات حکمتہ و انبأت عنہ امارات قدرتہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الصادع بشریعتہ الناھض باعباء رسالتہ وعلی الأصفیاء من عترتہ ولأئمۃ امناء وحجج اللہ علی برئیتہ امابعد فانہ قد جرت سنۃ اللہ فی العباد علی ان یھیئہم الی سبل الرشاد بحملۃ العلم من اولیائہ السالکین سبل رضاہ المھتدین بھداہ فبعث الأنبیاء والأوصیاء لأنقاذ الخلق من ظلمات الجھالۃ والعمایۃ بانوار العلوم والھدایۃ حتی یدلوا علی منھج الھدی ولا یترک الانسان سدی وبعدما اقتضت الحکمۃ اخفاء ولیہ المنتظر وحجتہ الکبری عن ابصار الوری فحجبہم عن مرآہ ومشاھدتہ حیاً جعل امر الھدایۃ والارشاد الی علماء دینہ المضطلعین باعباء الأحیاء المستنبطین لأحکام الشریعۃ من مصادرھا والمتفطنین فرائد النفائس من جواھرھا فبذلوا النفائس والأنفس فی ھذا السبیل وتحملوا المشاق والصعاب للتحصیل فواصلوا السیر بالسری واغتاضوا السھر عن طیب الکری فشدوا الذلف رحال السفر وطووا المراحل فضاء لھذا الوطر ونفروا عن الأصل والأوطان وطافوا بالقری والبلدان للوصول الی تلک الغایۃ الکبری والدرجۃ القصوی ففازوا ببغیۃ المراد وبغیۃ المرتاد فجزاھم اللہ خیر جزاء المحسنین بما بذلوا الجھد فی تحصیل معالم الدین وتشیید مبانی الشریعۃ المصطفویۃ واحیاء اثار الملۃ المحمدیۃ علی الصادع بھا الف صلوۃ وتحیۃ ومن سلک ھذا المسلک الوعر ونھج فیہ الصراط المستقیم حضرۃ العالم العامل المھذب البارع مالک الأزمۃ مروج الأحکام فخر المجتھدین الحظام السید علی نقی بن العلامۃ الفقیہ المؤتمن السید ابی الحسن الموسوی المیرورالأعظام المؤسس السید دلدار علی النقوی اللکھنوی فاتہ دام فضلہ وتأیید من بذل جھدہ وجد واجتھد واتعب نفسہ الشریفۃ فی تحصیل العلوم الدینیۃ والکشف

المعارف الشرعية كثيرا من الزمان وحضر عند الأساطين العظام ولدى الأحقر شطرا
من الأوان حتى اصبح بحمد الله ومنه من العلماء الأعلام والمجتهدين الفخام وبلغ مرتبة
الاجتهاد فله العمل بما استنبط من الأحكام على النهج المألوف بين الأعلام ويحرم
عليه التقليد فيما اجتهد واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته عن مشايخي
الأعلام بالسند المتصل الى الأئمة المعصومين عليهم السلام واوصيه بتقوى الله و
الاحتياط في جميع الأمور فانه من سلكه ليس بناكب عن الصراط وان لا ينساني
من صالح الدعوات عند الخلوات وادبار الصلوات كما اني لا انساه انشاء الله تعالى
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الأنبياء والمرسلين
وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم اجمعين الى يوم الدين
وقد كان ذلك في غرة شهر الله الأصم رجب ١٣٤٨
الأحقر ابو الحسن الحسيني الرضوي

آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازی از تلامذہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ (۱۲۹۲-۱۳۶۷ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا الى مناهج شرايع الاسلام بايضاح مدارك الاحكام والصلوة على صفيه المبعوث الى كافة الانام باقوم شريعة وخير نظام وآله بيته المعصومين البررة الكرام البالغين في تحرير قواعد الدين الى ذروة السنام الكافلين لنجاة العباد في يوم القيام بمنتهى الارشاد الى مسالك دار السلام اما بعد فان الله تعالى ما خلق الجن والانس الا ليعبدوه وكان كنزا مخفيا فبرء الخلق لكي يعرفوه فلم يزل يبعث الانبياء لهداية البرية الى سبيل الرشاد واحدا بعد واحد يرشدون الناس الى افضل المقاصد ولما انقضت الالهية غيبة الحجة المنتظر الامام الثاني عشر عجل الله فرجه وسهل مخرجه فاختفت عن الابصار طلعته وحرم الناس من التشرف بمشاهدته ابى الله سبحانه الا ان يهدي الخلق بعلماء من عباده العاملين المقتفين لآثار الائمة المعصومين المستفرغين وسعهم في تحصيل معالم الدين وتحرير احكام الشرع المتين وجعل لهم الفضل والثواب بما بذلوا من جهد وقاسوا الصعاب في تشييد مباني الاسلام وترويج معارف الاحكام متغربين عن الاوطان في القرى والبلدان لتحصيل هذه الغاية الكبرى والمقصد الاقصى فطوبى لهم وحسن مآب وجزاهم الله جزيل الثواب وممن قد حظى من هذا باوفر نصيب وفاز فيه بالمعلى والرقيب عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقهاء الكرام مروج الاحكام ثقة الاسلام الباذل الصفي السيد علي نقي النقوي دام فضله ابن العلامة الفقيه المؤتمن السيد ابو الحسن من سلالة المرحوم المبرور العلامة الشهير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي طاب ثراه الجنة مثواه فانه دام تأييده قد كد وجد واتعب نفسه واجتهد في تحصيل علوم الدين

مع المبين ولبث في النجف الاشرف برهة من الزمان مكبا على التحصيل ناهجا على
اء السبيل حتى وصل الغاية وبلغ النهاية فاصبح بعون الله وتوفيقه من العلماء الاعلام
بهدين وفاز برتبة الاجتهاد والاستنباط فله العمل بما استنبطه من الاحكام عن ادلتها
فية المعروفة والطرق المضبوطة المألوفة ويحرم عليه التقليد فيما استقل فيه الاجتهاد
استنباط والله الهادي الى سواء الصراط واجزت له ان يروي عني ما صحت لي به
حت عندي روايته عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الائمة المعصومين
م السلام واوصيه بتقوى الله واغتنام طاعته والاستعانة بتوفيقه وهدايته
غاء مرضاته في القول والعمل والالتزام بالاحتياط فانه النجاة من الزلل والتجنب
الشبهات فانها اطراف حمى المحرمات ومن رتع حول الحمى اوشك ان يقع
وان لا ينساني من صالح الدعاء عقيب الصلوات ومظان الاجابات كما اني لا انساك
شاء الله وله الحمد اولا وآخرا والصلوة على النبي وآله ظاهرا وباطنا

آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ

الحمد للہ الذی اتم الحجۃ علی عبادہ ببعث الأنبیاء ونصب الاوصیا والصلوٰۃ علی رسولہ وسفیرہ الی خلقہ خاتم النبیین وافضل الأصفیا واھل بیتہ الأمناء الذائبین من بعدہ الی الطریق السواء **اما بعد** فان الجناب العالم الفقیہ العامل والورع النقد الفاضل علم الدین الظاھر ومنار الشرع الزاھر رکن الأسلام ومروج الأحکام **السید علی نقی** نجل حجۃ الاسلام وملاذ الأنام السید ابو الحسن من سلالۃ العلامۃ الشھیر والمجتھد الکبیر السید دلدار علی النقوی اللکھنوی ادام اللہ فضلہ ونضر بہ من بذل اقصی جھدہ واتعب کریم نفسہ ورکب ظھور الرواحل وطوی المراحل الی النجف الأشرف علی مشرفہ الاف التحف فبقی فیہ مدۃ من الزمان مدیدۃ مکبا علی تحصیل الفقہ والأصول اقتناء احکام الرسول حتی صعد الذروۃ العلیا ونال الغایۃ القصوی وراب بعض ما رشح من قلمہ الشریف فقر بہ ناظری وارتاح لہ خاطری وتحقق عندی انہ فائز بدرجۃ الأستنباط والأجتھاد حائز للملکۃ والأقتدار وقوی ردالفروع الی الأصول واستخراج المعقول من المنقول فلہ الأخذ بما ادی الیہ نظرہ الشریف فی الأحکام الشرعیۃ وترک طریقۃ التقلید فیما استنبط من المسائل الدینیۃ واوصیہ بالتقوی ونھی النفس عن الھوی والتجنب عن حطام الدنیا ورذائلھا والأعراض عن زخارفھا وزیانھا وسلوک منھج الأحتیاط فانہ سواء الصراط ولا ینسانی عن صالح الدعاء کما لا انساہ انشاء اللہ تعالیٰ

آیت اللہ علی بن عبدالحسین ایراوانیؒ (۱۳۰۱۔۱۳۵۴ھ۔ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا قیما لینذر بأسا شدیدا من لدنہ ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان لہم اجرا حسنا والصلوۃ والسلام علی ذالک العبد الشدید النبیہ سیدنا المصطفی من البریۃ اجمعین وعلی اھل بیتہ وولاۃ امرہ وحفظۃ سرہ ومستودع علمہ ائمۃ المعصومین وبعد فقد استجازنی جناب العالم العامل والمہذب الفقیہ الکامل فخر الاسلام وذخر الانام وسلیل الاعلام الاغر السید علینقی سبط العلامۃ الساکن فی دار السرور السید الدار علی الغروی اللکنہوری دام توفیقہ ثم بعد الاختبارات المتکاثرۃ والمباحثات العلمیۃ فی مجالس عدیدہ اخرھا یوم الخمیس ثالث وعشرین من شہر جمادی الثانیۃ سنۃ الف وثلثمأۃ وتسع واربعین فی دارۃ الواقعۃ فی ارض الغری اتضح عندی انہ صاحب ملکۃ واقتدار ولہ اھلیۃ الاستنباط وقوۃ رد الفرع الی الاصل فہو مجتہد مجاز فی الاخذ بما ادی الیہ نظرہ الشریف وترک طریقۃ التقلید لازال موفقا لما فوق ذلک ومصباحا مضیئا فی اھل ھذا البیت الرفیع لینتفع والسلام علیہ وعلی کافۃ الاخوان ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قالہ العبد علی الایروانی الحسینی

۲۳ جمادی الثانیہ ۱۳۴۹

آیت اللہ الفقیہ الشیخ ابی الرضا الھادی بن عباس بن علی بن جعفر آل کاشف الغطاءؒ

(۱۲۸۹-۱۳۷۱ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد فلا یخفی علی ذوی واھل العلم والایمان ان جناب العالم العلم والعلیم الحضم والطود الاشم العلامۃ الفقیہ والحبر النبیہ البارع المعقول والمنقول السید الشریف التقی السید علی نقی النقوی النکھوری دامت برکاتہ من خاص بحی جنابہا ودخل الیہا من ابوابہا ومیز بین قشورھا ولبابہا حتی فاق الاقران وحاز قصب الرھان بجدارتہ من اھل المکنات القدسیہ والاجتھاد فی الامور الشرعیہ ومن لا یجوز لہ ان یعول علی غیرہ فی الدینیہ ومن یجب تقلید ما یصدر منہ من الاحکام فی الحلال والحرام وقد اخترناہ ایدہ اللہ فی مھمات ومسائل کثیرہ ووقفنا علی مولفاتہ ومصنفاتہ ومنظوماتہ ومنثوراتہ واطلعنا علی ما ھو محمود فی الاشتغال والتحصیل والتحبب والتدریس واحطنا بشؤنہ جزا وقرانا صحف اعمالہ سطرا سطرا طویل الباع واسع الاطلاع لا یسأم جلا ولا یطاول ولا سیما فی العلوم العربیہ والفنون الادبیہ فان لہ الید الطولی فیھا والقدح المعلی فی الفاظھا ومعانیھا وناھیک بتفوقہ فی النظم والنثر واللہ فکم لہ من نظم کالدر المنظم وکم کلمات ذھبیہ تفوق الکواکب الدریہ وقد ضحی بارعا فی فصاحۃ اللسان وحسن البیان حاصحا بہ وجیھا فی التدریس والتلقین والتفہیم والتبیین عارفا بطرق الصالحہ بصیرا بکیفیات النافعہ لا ینفصل التلمیذ عن تدریسہ الا وقد زال الکلف والابھام وانکشفت عنہ حجب الشبہ والاوھام فنسئل اللہ ان یکثر امثالہ فی حلبۃ العلوم ظلالہ وقد اجزناہ ایدہ اللہ وسددہ ان یروی عنا جمیع مصنفاتنا ومقروءاتنا وما صحت لنا روایتہ عن مشایخنا العظام واساتذتنا الاعلام قدس اللہ اسرارھم ورفع مقامھم ورجائی منہ ان لا ینسانی من صالح الدعاء فی مظان الاجابۃ کما انی لا انساہ من ذلک ان شاء اللہ والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

من الراجی عفو ربہ المدعو بالھادی
ابن الکاشف الغطاء

آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبدالرحیم نائینیؒ (۱۲۷۷۔۱۳۵۵ھ۔ق)
آیت اللہ شیخ عبدالکریم بن مولی محمد جعفر یزدی حائری قمی مؤسس حوزہ علمیہ قمؒ
(۱۲۷۶۔۱۳۵۵ھ۔ق)

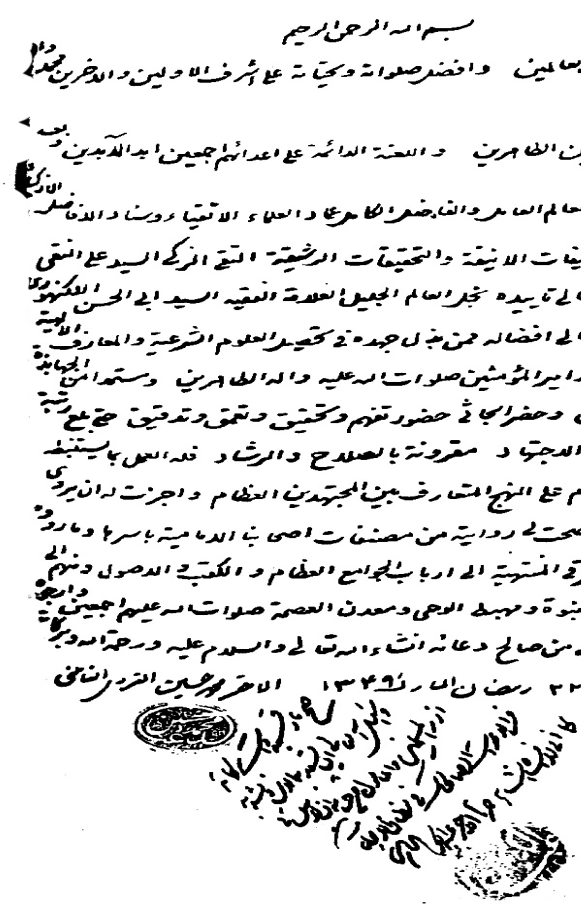

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الاولین والآخرین محمد وآلہ
الائمۃ الطیبین الطاہرین واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین ابد الآبدین وبعد
فان جناب العالم العامل والفاضل الکامل الحائز قصب السبق فی العلوم الدینیۃ
صاحب التالیفات الانیقۃ والتحقیقات الرشیقۃ التقی الزکی السید علی النقی
ادام اللہ تعالی تاییدہ نجل العالم الجلیل العلامۃ الفقیہ السید ابی الحسن الاصفہانی
ادام اللہ تعالی افضالہ من بذل جہدہ فی تحصیل العلوم الشرعیۃ والمعارف الالہیۃ
معتکفا بجوار امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ الطاہرین وستعدا من الجہابذۃ
الاساطین وحضر الجاثی حضور تفہم وتحقیق وتعمق وتدقیق حتی بلغ رتبۃ
سامیۃ من الاجتہاد مقرونۃ بالصلاح والرشاد فحق لہ ان یستنبط
من الاحکام علی النہج المتعارف بین المجتہدین العظام واجزت لہ ان یروی
عنی جمیع ما صحت لی روایتہ من مصنفات اصحابنا الامامیۃ باسرہا ومارویتہ
عن غیرنا بطرقی المستوثیۃ الی ارباب الجوامع العظام والکتب المعتمدۃ الاصول ونظم الی
اہل بیت النبوۃ ومہبط الوحی ومعدن العصمۃ صلوات اللہ علیہم اجمعین وارجو
ان لا ینسانی من صالح دعائہ انشاء اللہ تعالی والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حرر فی ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ الاحقر محمد حسین الغروی النائینی

آیت اللہ شیخ ضیاء الدین بن محمد العراقی النجفیؒ (۱۲۷۸-۱۳۶۱ھ-ق)

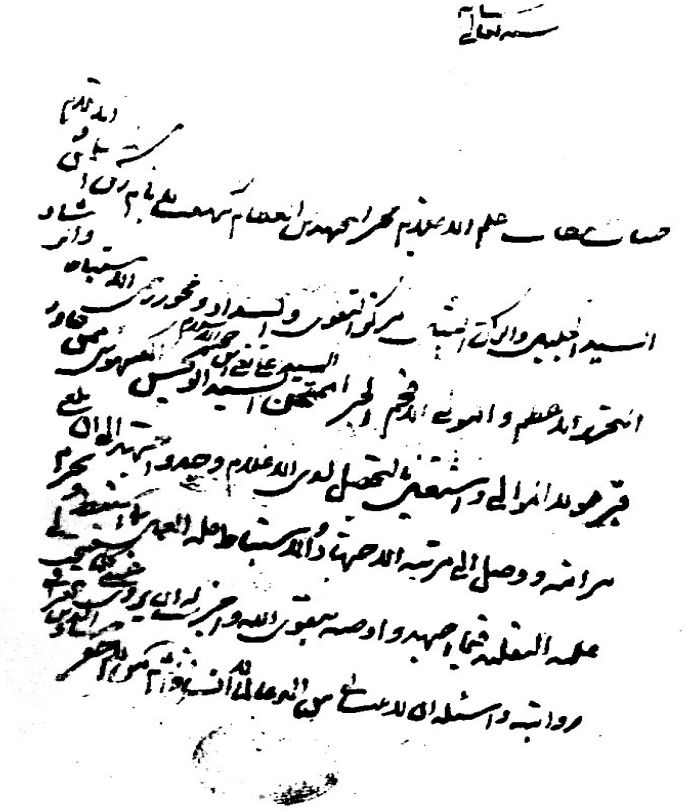

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشیرب میرزا آغا اصطہباناتی الشیرازیؒ

(۱۲۹۷-۱۳۸۰ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الفقہاء امناء علی حلالہ و حرامہ و مستودعین لنوامیس الشرع واحکامہ وافضل صلوتہ وسلامہ علی واسطۃ العقد وجوہرۃ نظامہ الصادع بالشرع المنیف فی ختامہ وعلی عترتہ الاطیبین القائمین فی مقامہ المشیدین لارکان دینہ ودعائمہ اما بعد فان اشرف الفضائل واسناھا ھو العلم الذی لولاہ لما فضل الانسان علی سائر الحیوان فھو الشرف الخطیر والفضل الکبیر والمفضل الاقصی الذی العلیا والغایۃ المقصودۃ والضالۃ المنشودۃ لاھل الھمم العالیۃ والغرائز السامیۃ وھو افضل العلوم واسماھا علم الدین واحکام الشرع المتین فھو الذی قیل فی اولیاتہ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ولاجل طلبہ ورد الحث علی ھجر البلاد والاوطان ومباعدۃ الاھل والاخوان فی قولہ تعالی فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون فطوبی لمن سلک ھذا المسلک الاسمی ونھج الطریقۃ المثلی فی المھاجرۃ لطلب العلم والتفاھۃ فیفوز بشرف الفضل والنباھۃ حتی یصیح من ورثۃ الانبیاء وحملۃ ودائع الرسل والاصفیاء وممن قد طلب ھذہ الغایۃ الشریفۃ وتعب فیھا نفسہ المنیفۃ حتی صعد علیھا بعذم راسخ وجنان ثابت لبارع النبیہ والعالم الفقیہ صاحب الملکۃ السامیۃ والغریزۃ القویمۃ النامیۃ فخر المجتھدین وثقۃ الاسلام والمسلمین السید علی نقی ابن علم الاعلام حجۃ الاسلام السید ابو الحسن الاصفہانی العلامۃ الشھیر والمجتھد الکبیر السید الجلیل علی صاحب عماد الاسلام وغیرہ من الکتب الممتعۃ فاثر کثر اللہ امثالہ ممن ارتوی من فیض العلم باقرب الموارد وقنص من فنون الفضل الشارد والوارد وتحلی فی المعقول والمنقول واتقن الفقہ مع الاصول واجتنی الثمار الیانعۃ من حدیقۃ العلم الزاھرۃ بالغض الاشرف علی مشرفہ الاف الف سنین عدیدۃ ومدۃ مدیدۃ حتی فاز بما ھو تحاللہ

نهاية المسؤل وصعد ذروة الاجتهاد مشفوعة بالصلاح والسداد ضليعا برد الفروع
الى الأصول وتطبيق الدليل على المدلول فساغ له العمل بما يستنبطه من الاحكام على الطريقة
المعروفة لدى العلماء الأعلام وحرم عليه التقليد فيما ادى اليه نظره فى الاستنباط ووقف
عليه من سوى الصراط وقد اجزت له ان يروى عنى ما صحت لى روايته من احاديث آل
العصمة عن شيخى العماد الاعظم والسناد الاقوم آية الله المولى محمد كاظم الهروى الخراسانى
فتح باسناده المعروف المعهود المنتهى الى الائمة المعصومين سلام الله عليهم اجمعين واوصيه
بسلوك طريقة الاحتياط والتجنب عن جانبى التفريط والافراط والتحاشى عن المسامحة فى
الدين والتهاون بما هو خير للمؤمنين ورياضة النفس على التقوى ونهيها عن الهوى وان
يكون غاية همه الدنيا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
واله الطيبين الطاهرين الاحقر الجانى ابرهيم الحسينى الشيرازى الشهير بامير زاقا

ذو الحجة الحرام ١٣٠٥

آیت اللہ شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفہانی النجفی کمپانیؒ (۱۲۹۶-۱۳۶۱ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی رفع منازل العلماء حتی جعلہم بمرتبۃ الانبیاء وفضل مدادہم
علی دماء الشہداء وافضل الصلوٰۃ والسلام واکمل التحیۃ والثناء علی سید ابرار
وخاتم الانبیاء وعلی الہ الائمۃ الامناء وبعد فان السید السند والمولی
المعتمد صفوۃ العلماء العظام ونخبۃ الفہماء الاعلام وملاذ الاسلام المؤید
بتأیید اللہ القوی سیدنا السید علی النقوی دامت تأییداتہ وافاداتہ قد
حضر شطراً وافیاً من الزمان علی غیر واحد من الاعیان لتحقیق القواعد الاصولیۃ
وتنقیح المبانی النقلیۃ مستدیماً بالآداب الدینیۃ متخلقاً بالاخلاق الالٰہیۃ حتی فاز
بالمراد وحاز مرتبۃ الاجتہاد فلہذا رأی علیہ العمل بما یستنبط من الاحکام من مدارکہا
فانہ خبیر بہا کلہا وقد صمم دامت معالیہ بمراقبۃ الاحتیاط فانہ طریق النجاۃ
وسبیل الاصابۃ وان لا ینسانی من الدعاء فی مظان الاجابۃ وقد اجزتہ
ایضاً ان یروی عنی جمیع ما تصح لی روایتہ بسندی المتصل الی اصحاب العصمۃ
علیہم السلام والرحمۃ سیما الکتب الاربعۃ المحمدین الثلاثۃ ورضوان اللہ علیہم سائر
جوامع الاخبار ولمعات انوار الاخبار قدست اسرارہم مع تقدیم بدء الدائرۃ المنتہیۃ
الی عمر یہ فی الآخرۃ العبد المبانی محمد حسین النجفی الاصفہانی فی ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۰

آیت اللہ سید سبط حسین بن سید رمضان علی نقوی لکھنوی ھندی رح

(۱۲۸۴۔۱۳۷۲ھ۔ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی من علی عبادہ بایضاح قواعد الاحکام و تنقیح مسالک
الافہام الی شرائع الاسلام و الصلوٰۃ علی رسولہ المبعوث بالھدی
الآمر باتباع قانون و اکمل نظام و آلہ الھداۃ المہتدین وجوہ الحلال
و الحرام برفع الخطاء و کشف اللثام اما بعد فان اللہ سبحانہ
لم یخل الارض قط من عدول ینفون عن ھذا الدین تحریف الغالین
و انتحال المبطلین و فقہاء امناء علی حلال اللہ و حرامہ بہم تکشف
الدجنۃ و تجلی الظلمۃ و بھم یھتدی السارب و یقتبس القابس و من
ھؤلاء ولدنا الاعز الروحانی و العالم الربانی الحبر الفقیہ المسدد
و المجتہد المؤید مستبد احلاء السید علی نقی ابن ولدنا
الاجل الاکمل عمدۃ العلماء المحققین و زبدۃ الفقہاء المجتہدین
السید ابو الحسن تقوی اطال اللہ بقاءھا فانہ سلمہ اللہ مع
ما اوتی من صلاح الذات و سلامۃ الفطرۃ و حسن النشوء و صدق
الطویۃ لم یزل مکبا علی تحصیل العلوم الدینیۃ و المعارف الیقینیۃ
فی الھند ثم النجف الاشرف لدی العلماء المحققین و اساطین
الدین حتی بلغ الذروۃ السامیۃ و الدرجۃ الفاضیۃ الاد ھی
درجۃ الاجتہاد التی ھاجر التقلید علیہ و ساغ العمل بفتواہ
[redacted]
الخصوصات و قد قرت عیوننا اھل البیت بارزقنا اللہ و ایاھم

فی امر هذا الولد العزیز فشکر الله سعیه فیما فی مکنون علمه و
مخزون غیبه انه ولی الخیر و العطاء . و اجزت له سلمه الله
ان یروی عنی ما یصح لی روایته عن شیوخ الطائفة و فقهاء
العصابة من مشائخی العظام کآیة الله الباهرة مجدد القرن
التاسع عشر السید الاستاذ المیرزا محمد حسن الشیرازی
طاب ثراه و المحقق الکبیر الفقیه النحریر السید الاستاذ
الحاج المیرزا محمد حسین الشهرستانی و فقیه عصره العلامة
الشهیر الشیخ زین العابدین المازندرانیة و استاذیه
الفقهاء الربانیین و تاج العلماء المحققین مولانا السید علی محمد
و خالی العلامة بحر العلوم المتلاطم امواجه فی المعقول و
المنقول استاذی و من الیه استنادی مولانا السید محمد حسین
ملک العلماء قدس الله اسرارهم بطرقهم المعروفة المقررة فلیروه
عنی لهم الله و ابقاه بهذه الطرق لمن شاء کیف شاء، و من
الحری فی تقدیر هذا الولد العزیز و مقامه السامی فی الفضل
التحقیق ان اضیف له الی ما لقبه به ابوه لقبا آخر فموازن
سید العلماء و فخر المحققین فلیحمد الله سبحانه علی ما أنا من
نعمه السابغة و الصلوة علی سید المرسلین و آله المعصومین
هداة الدین و السلام علی کافة المؤمنین و رحمة الله و برکاته

حرره بیمناه الواثقة الداثرة خادم الشریعة الطیبة الطاهرة
سبط حسن
ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

آیت اللہ سید ابوالحسن بن ابراھیم نقوی نصیر آبادی لکھنوی ھندیؒ

(۱۲۹۸-۱۳۵۵ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کون العالم بدائع صنعہ وطرائف حکمتہ وجعل الانسان اشرف مخلوقاتہ وابدع مصنوعاتہ ورقاہ من غایۃ الحضیض الی اوج الشرف فخلق الخلق لکی یعرف والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المستفرغ وسعہ فی تبلیغ شرائع الاحکام والباذل جھدہ فی تتمیم مکارم اخلاق الاسلام والہ ھداۃ الانام من الخاص والعام الی مناھج الحق والیقین وسالک الدین سیما ابن عمہ علی المتفقہ من حضرۃ الذات اولا وبالذات ثم من مدینۃ العلم بالباب فانفتح لہ من کل باب الف باب فکان بمنزلۃ الباب اما بعد فلا یخفی

ان التفقہ مطلوب من العباد کفایۃ کما یدل علیہ ایۃ فلو لا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ
صدرھا ما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ولذا اشتاقت الیہ
نفوس قدسیۃ وذوات قدوسیۃ یشدون لذلک الرحال
ویقطعون السھول والاوعار وصرفوا ھمتھم وبیضوا لمتھم امتثالا
لامر المھاجرۃ وھو افضل المجاھدۃ فجزاھم اللہ خیرا واحسن
اجرا ومن شمر عن ساق الطلب فی نیل ھذا المطلب العالم الکامل
والمجتھد العامل مھجۃ قلبی وثمرۃ فؤادی نور عینی وفلذۃ کبدی
ولدی السید علی النقی سلمہ اللہ وابقاہ وحفظہ وحماہ فانہ
بعد ما فرغ من تحصیل العلوم فی وطنہ ومحل اھلہ وسکنہ
عطف عنان عزمہ الی النجف الاشرف علی مشرفہ الاف التحف
فلما تشرف بتلک الساحۃ طوی کشحہ عن الراحۃ حتی فاز بما فاز
وحاز ما حاز واستجازنی اجازۃ وافیۃ فکتبت لہ اجازۃ مفصلۃ
مبسوطۃ فی ذی الحجۃ من السنۃ السابقۃ وارسلتھا الیہ لکنی لم ار
فیھا باھلیتہ للاجتھاد وان امکن الاستدلال بھا علیھا بنوع

من التقريب لاجل اني ما كنت مطمئنًا بكمال الاطمينان ثم قد
اخبرتم سلمه الله اخبارًا تامًا بعناوين مختلفة حتى مضت
سنة كاملة فاستكشفت من بعض ما ترشح من قلمه الملكة الراسخة
الاستنباطية والقوة القدسية الاجتهادية ووجدته سلمه الله
راقيًا من حضيض التقليد الى اوج الاجتهاد فاشكر الله على
ما اتاني من النعم العظام والآلاء الجسام فولدي هذا طول الله
عمره جامع لصفتي العلم والعمل وانه ممن يصدق عليه قول الصادق
عليه السلام من كان حافظًا لدينه صائنًا لنفسه مطيعًا لامر
مولاه مخالفًا لهواه فللعوام ان يقلدوه ولقب ولدي هذا
بلقب والد جدي سيد العلماء فان له اسوة منه كما اشرت
اليه سابقًا في الاجازة المبسوطة وعلى الاخوان من المؤمنين ان
يغتنموا بركات وجوده ويستضيئوا بانوار علمه واعلم يا بني اني
كتبت لك في الاجازة المبسوطة في الخاتمة اني سأقرب من
الخمسين فمن التاسع والعشرين من شهر صفر دخل في تسع وار

ولكن هذا كان من الغفلة والأحرى ان يكتب سأدخل في الخمسين
من التاسع والعشرين من شهر صفر ادخل فيه فاني ولدت في
التاسع والعشرين من صفر سنة تسع وتسعين بعد الف ومائتين
من الهجرة النبوية في بلدة بمبئي حين سافر والدي العلام رحمه
عاطفا عنان عزمه الى مشاهد ائمتنا اهل البيت سلام الله عليهم
اجمعين في العراق ولا يخفى عليك اني قد نسخت ما كتبت من
الاجازة لمولانا السيد سبط حسن دام علاه فانه انكشف علي
فيه ما انكشف وما كتبت له من الاجازة فهو عليه لا له كما لا
يخفى على من راجعه وتفطنه واطلع على حقيقة الحال وكتبت
اليه في ذلك ما هذا لفظه صديقي وخليلي مولانا السيد
سبط حسن دامت معالمكم عب السلام اني قد مرضت منذ
شهرين والمرض باق كما كان فزاد ضعفي ونحل جسمي ولعل هذا
منتهى عيشي واخر عمري فلا بد لي من الاظهار بما اسررت اني
يا اخي نسخت ما كتبت لكم قبل ذلك اذ انكشف لدي ما انكشف

فلا يجوز لكم الرواية عني وعليكم ردّه الّا فانه عليكم لا لكم كما لا يخفى
على الخريت الماهر جوره اقل الخليقة ولا شيء في الحقيقة ابو الحسن النقوي
بقلمه في سلخ صفر ١٣٤٩ هـ واوصيك يا ولدي بالتقوى ونهي النفس عن
الهوى والحق ان اتباع الهوى مذموم شرعا بل هو منافٍ لجواز التقليد
ولو كانت محللة ومباحة ولعل السر فيه ان المرء اذا قدر على مخالفة
الهوى يصير ذا الملكة المانعة عن المعصية وهي العدالة واتباع الهوى
يكشف عن مغلوبيته عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الاحتجاج
عن تفسير الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب
اه والرواية طويلة لكنه لا باس بذكرها فانها متضمنة على فوائد
جليلة وعوائد نفيسة وهي انه قال رجل للصادق فاذا كان هؤلاء
القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الا بما يسمعون من
علمائهم لا سبيل لهم الى غيره فكيف ذمهم الله بتقليدهم والقبول
من علمائهم وهل عوام اليهود الا كعوامنا يقلدون علمائهم
فان لم يجز لاولئك القبول لم يجز لهؤلاء القبول من علمائهم فقال

بين عوامنا وعلمائنا وبين عوام اليهود وعلمائهم فرق من جهة وتسوية
من جهة اما من حيث استووا فان الله تم ذم عوامنا بتقليدهم علماءهم
اما من حيث افترقوا فلا فقال بين لي يا ابن رسول الله قال ان عوام
اليهود قد عرفوا علمائهم بالكذب الصريح وباكل الحرام والرشا وتغيير الاحكام
عن وجهها بالشفاعة والتعصب الشديد الذي يفارقون به اضدادهم
وانهم اذا تعصبوا ازالوا حقوق من تعصبوا عليه واعطوا ما لا يستحقه
من تعصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفوهم بتعاطون المحرمات
واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا
يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسائط فلذلك ذمهم لما
قلدوا من عرفوا ومن علموا انه لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه
ولا العمل بما يؤدي اليهم عمن لم يشاهد وجب عليهم التطرق بفهمهم
في امر رسول الله ص اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر
ان لا تظهر لهم ولذلك عوام امتنا اذا عرفوا من فقهائهم الفسق
والعصبية الشديدة والتكالب على حلال الدنيا وحرامها واهلا

فلا يجوز لكم الرواية عني وعليكم ردّه فانه عليكم لا لكم كما لا يخفى
على الخريت الماهر حرره اقل الخليقة ولا شيء في الحقيقة ابو الحسن التقوي
نقله في سلخ صفر ٣٤٩ ه وأوصيك يا ولدي بالتقوى ونهي النفس عن
الهوى والحق ان اتباع الهوى مذموم شرعا بل هو مناف لجواز التقليد
ولو كانت مجلة ومباحة ولعل السر فيه ان المرء اذا قدر على مخالفة
الهوى يصير ذا الملكة المانعة عن المعصية وهي العدالة واتباع الهوى
يكشف عن مغلوبيته عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الاحتجاج
عن تفسير الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب
اه والرواية طويلة لكنه لا باس بذكرها فانها متضمنة على فوائد
جليلة وعوائد نفيسة وهي انه قال رجل للصادق ع فاذا كان هؤلاء
القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الا بما يسمعون من
علمائهم لا سبيل لهم الى غيره فكيف ذمهم الله بتقليدهم والقبول
من علمائهم وهل عوام اليهود الا كعوامنا يقلدون علمائهم
فان امر بخ لا وانت القبول لم يجز لهؤلاء القبول من علمائهم فقال ع

بين عوامنا وعلمائنا وعوام اليهود وعلمائهم فرق من جهة وتسوية
من جهة اما من حيث استووا فان الله تم ذم عوامنا بتقليدهم علمائهم
اما من حيث افترقوا فلا قال بين لي يا بن رسول الله قال ان عوام
اليهود قد عرفوا علمائهم بالكذب الصريح وباكل الحرام والرشا وتغيير الاحكام
عن وجهها بالشفاعة والتعصب الشديد الذي يفارقون به اديانهم
وانهم اذا تعصبوا ازالوا حقوق من تعصبوا عليه واعطوا ما لا يستحقه
من تعصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفوهم يتعارفون الحرام
واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا
يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسائط فلذلك ذمهم لما
قلدوا من عرفوا ومن علموا انه لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه
ولا العمل بما يؤدي اليهم عمن لم يشاهدوه وجب عليهم التنظر بانفسهم
في امر رسول الله ﷺ اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر من
ان لا تظهر لهم ولذلك عوام امتنا اذا عرفوا من فقهائهم الفسق
والعصبية الشديدة والتكالب على حلال الدنيا وحرامها واهلاك

من يتعصبون عليه وان كان لاصلاح امره مستحقاً وبالتعرف بالبر و
الاحسان على من يتعصبوا له وان كان للاذلال والاهانة مستحقاً فمن قلد
من عوامنا مثل هؤلاء الفقهاء فهم مثل اليهود والنصارى الذين ذمهم الله
بالتقليد لفسقة فقهائهم فاما من كان من الفقهاء صائناً لنفسه حافظاً
لدينه مخالفاً لهواه مطيعاً لامر مولاه فللعوام ان يقلدوه
وذلك لا يكون الا بعض فقهاء الشيعة لا جميعهم فانما من ركب
من القبائح والفواحش مراكب فسقة فقهاء العامة فلا تقبلوا
منه عنا شيئاً ولا كرامة وانما كثر التخليط فيما بينهم يتحمل عنا اهل البيت
لتلك لان الفسقة يتحملون عنا فيحرفونه باسره بجهلهم ويضعون
الاشياء على غير وجهها لقلة معرفتهم واخرون يتعمدون الكذب
علينا ليجروا من عرض الدنيا ما هو زادهم الى نار جهنم ومنهم قوم
نصاب لا يقدرون على القدح فينا فيعلمون بعض علومنا
الصحيحة فيوجهون عند شيعتنا وينقصون بنا عند اعدائنا ثم
يضعون اضعافه من الاكاذيب علينا التي نحن براء منها فيقبله

المتلاق

المسلمون من شیعتنا علی انہ من علومنا فضلوا واضلوا اولئک
اضر علی شیعتنا من جیش یزید لعنہ علی الحسین علیہ السلام انتہی
وتقریب الاستدلال ان الظاہر من قولہ مخالفا لھواہ مطلق
الھوی وترک الاستفصال دلیل العموم مضافا الی قرینۃ
قولہ التکالب علی حلال الدنیا وحرامھا والاشکال فی الحدیث
بان قضیۃ الانصاف ان الحدیث شامل لاصول الدین فان
مورد السؤال انما ھو فیہ ولا یجوز حمل التقلید علی ما لا یجوز
فی الاصول لاستلزام تخصیص المورد وھو قبیح فی الغایۃ بل لا بد
من حملھا علی ما یوجب الاعتقاد وھو عند التحقیق لیس تقلیدا
بل ھو اجتھاد نعم مقدمات حاصلۃ بواسطۃ حسن الظاہر
بالعالم الذی افاد منا بعد ذلک الاعتقاد والکلام انما ھو
فی التقلید التعبدی ولیس بین التقلیدین قدر جامع یصح استعمال
اللفظ فیہ علی وجہ لا یلزم استعمال اللفظ فی اکثر من معنی فلا
وجہ لما یتوھم من ان یحمل اللفظ علی العموم ولا یلزم خلاف النظم

فی لفظ التقلید فان ذلک من الاصطلاحات المتاخرة کما
لایخفی هذا ما استشکل به شیخ مشائخنا الانصاری ؒ مدفوع
بان قضیة الانصاف ان التقلید لیس من الاصطلاحات المستحدثة
بل الحق ان التقلید والفتوی کلاهما کانا فی زمن الائمة فان
الحجة فی زمن الانسداد لیس الا ما هو حجة فی زمنهم وهو الظنون
الخاصة کما حققنا واشرنا الیه فیما کتبنا من قبل فقد قام الدلیل
القطعی علی حجیتها فی صورة الانفتاح فی عرض القطع اما
الاجماع المنقول فالتحقیق انه من باب الخبر الواحد وکلما قام
الدلیل علی اعتباره اذا کان من باب الحس و نقل الاجماع لیس کذلک
کما قرر فی محله لکن الفقیه بعد الدخول فی مسئلة وانتهائه الی نقل
الاجماع سیما اذا کان مستفیضا لایجری علی خلافه و
لعله لاجل الظن الاطمینانی وکیف کان فالاجماع المنقول
وان لم یکن فی زمن المعصومین لکن الاجتهاد بمعنی استفراغ
الوسع فی حکم شرعی بالادلة کان فی زمن الائمة قطعا فزیادة

وامثاله

وامثالہ کانوا یعلمون ھذہ الظنون الخاصۃ من الظواھر
القرائنیۃ والظواھر مطلقا والاصول اللفظیۃ وغیرھا وھذا
ھو الاجتھاد واما التقلید فلیس لہ اصطلاح جدید بل
ھو بمعنی رجوع الجاھل الی العالم فی الحکم الشرعی وکان لذلک
فی زمنھم علیھم السلام اذا عرفت ذلک فاعلم ان المعتبر من الاصول
الاعتقاد الجازم کما ھو الحق فالحکم بعدم ایمان من جزم بالمعاد
الحقانی بدون التفات الی دلیلہ من عوامنا مشکل جدا ولو
کان بالرجوع الی عالم کما تقرر فی محلہ فثبت القدر الجامع بین
التقلیدین وتحقق الاطلاق فتم التمسک بالحدیث علی جواز
التقلید فتدبر

قد فرغت من تسوید ھذہ الاحرف فی التاسع والعشرین من
ذی الحجۃ الحرام من سنۃ الثامن والاربعین من الھجرۃ النبویۃ ثم وقع
بعد ذلک ما وقع فاصفح حین التبییض تنبیہ لک

وانا اقل الضعف
ابو الحسن المقدسی عفی عنہ

آیت اللہ سید نجم الحسن بن اکبر حسین امروھی ھندیؒ (۱۲۷۹۔۱۳۶۰ھ۔ق)

ماشہ جانہ

لقد رایت ما کتبہ السید العلام فی حق
ولدہ الفہام ونعم ما کتب فی اطہار
جلالۃ الی تبۃ فانہ اھل لذلک والمرجو من اللہ انشاء
فی المجتہدین الکرام وشیوع افادتہ
بین کافۃ الانام وبقاء وجودہ دوام
اللیالی والایام

وانا احقر الورٰی السید نجم الحسن عفی عنہ

سید العلماءؒ

بعنوان

ادیب (عربی و فارسی)

تائیدات و تصریحات

علماء اعلام

فہرست اعلام بترتیب تائیدات

الف: تائیدات ادب عرب

۱۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۲۔آیت اللہ محمد بن حسن جواد بلاغی ربیعیؒ (۱۲۸۲۔۱۳۵۳ھ۔ق)

۳۔آیت اللہ مرتضیٰ آل یاسینؒ

۴۔آیت اللہ جواد بن محمد شبیبیؒ (۱۲۸۱۔۱۳۶۳ھ۔ق)

۵۔آیت اللہ مرتضیٰ آل کاشف الغطاءؒ

۶۔آیت اللہ محمد علی شرف الدین عاملیؒ

۷۔آیت اللہ عبدالحسین حونزیؒ

۸۔آیت اللہ شیخ محمد جواد مشکورؒ

۹۔آیت اللہ محمد حسین بن محمد مظہرؒ

۱۰۔آیت اللہ کاشف الغطاءؒ

ب: تائیدات مدرس عربی وفارسی

۱۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۲۔آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۳۔آیت اللہ ہادی کاشف الغطاءؒ

۴۔آیت اللہ سید ہبۃالدین بن محمد علی شہرستانیؒ (۱۳۰۱۱۳۸۶ھ۔ق)

۵۔آیت اللہ محمد رضاآل یاسین کاظمیؒ

۶۔آیت اللہ محمد حسین نجفی اصفہانیؒ

بسم الله الرحمن الرحیم
وله الحمد والمجد

الحمد لله الذي انزل القرآن على نبيه الامين بلسان عربي مبين وخلق الانسان من ضرس البوادي وفصح الفؤادي باللسان الضادي وعلى آله الذين سنوا نهج البلاغة وشرعوا الفصاحة ومنهم تفرعت اصولها وبهم تهدلت فروعها

وان من فروع هذه الشجرة الطاهرة المباركة السيد العالم الورع ابراهيم السيد علي نقي الكنتوري الهندي ادام الله تاييده وتسديده فانه قد نهل من موارد الادب حتى ارتوى وكرع من مناهل لغة العرب حتى برع واكتفى وحاز ملكة الانشاء نظما ونثرا على اصول العربية ومناهج الادباء الفصيحة وقواعد النحو والاعراب وارصعوا المقرة بين اذني اللبيب فهو بحمد الله حسن توفيقه قد بلغه الله من البلاغة امانيه ومن براعة نظم الشعر والتقريض اوزانه وقوافيه فكم سبكت قريحته الوقاده من قصيدة فريده وابيات لاقصوصة وهي في القوة والاتقان كالقصر المشيد بحيث يشهد له بالفضيلة كل فاضل وبمديد باز الادب والكمال كل كامل فسئلته تعالى ان ينفع به طلاب العلوم ومناهل الادب من لغة العرب التي هي الوسيلة والذريعة الى تحصيل علوم الشرع من الكتاب الكريم والسنة الشريفة فايده الله وسدده واسعده كما اسعده وعليه وعلى جميع اخواننا المؤمنين ورحمة الله وبركاته حرره محمد الحسين آل كاشف الغطاء

٢٧ جمادي الاخرة سنة ١٣٠٠

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله وهو المستعان

ان سيدنا العالم العلم الأجل الأفخم المبرز بفضله وفضائله والمتقدم ببراعته ادبه السيد علي نقي الكهنوي دام فضله له السبق المتقدم في العربية نظماً ونثراً هذه من علاوه احمد المعالي ادام الله تأييده ج سلخ ١٣٥٠ هـ

حرره الأقل محمد حواد البلاغي عفي عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب

من جعل باعلى الغدر نفسي المجتهد بين جنبيك نفساً قوية غذاؤها العلم وشعارها
ها اضافة بعض مساعيها ومحاسنها المكتسبة الى معاليها الموروثة فانت ولو جدان
ى البنات مفخرة الجيل الحاضر ومأثرة العصر الجديد ان صفت القريض فاقراط
ك وان ترسلت فالدر المنثور بين اسافط مرقم البليغ المصقع والخطيب
ري ولا تستنكر عليك صفات الباقعة الاوحد والجهبذ الفطحل فانت
شجرة الفصاحة وثمرة البلاغة اليانعة اسئل الله ان يجعلك نبراساً
ى على ضوء استبصاره في الزمن الحالك وان يجلي بمنظومك جيد الدهر
ر ويزين بمنثورك صفحات الكتب والرسايل الله ولي التوفيق)
حرره جواد كنبيبي

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من نظم شمل الموحدين بجامعة الدين الحنيف والصلوة على
الحكمة وفصل الخطاب في بليغ كلامه المتضمن لجوامع الكلم وعدته الذي
سن الفصاحة وارشد والخلق الى نهج البلاغة (وبعد) فان العا
الكامل الضليع الباحث الاديب المستبد على نفي النظير اللكهنوي
ايام افادا من انتجع سرح العلم والفضيلة واقتطف الثمار اليا
حدائق الادب والبراعة واوفى اليد الباسطة والشأو الواسع في
والبلاغة بشعر يحاكي الشعرى ونثر يساجي النثرة فاصبح من حلا
وفرسان مضمار النظم والكتابة في لغة العرب فجدير بروّاد نا
وطلاب آداب اللغة العربية ان يستضيئوا بنوره ويرتووا من
مجداه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته

بسم الله الرحمن الرحيم

الدهشة نفوسنا ويملأ الفخر قلوبنا حينما نقف على نموذج من منشئات
العلامة المعظم السيد علينقي اللكهنوي في اللغة العربية فبينا نعرف
هندي اللغة لكهنوي الوطن اذا به يدلنا بادبه على نسبه ويعبقر بيده على
فيتدفق في بنات اقلامه بفصاحة علوية حيدرية هي سر نبوغه العربي
أأ النفوس اكباراً واعجاباً وهذه الازهار النواضر من منظوم ومنثوره
في الكتب والرسائل والمجلات بما فيها من رصانة تركيب وحسن انتقاء واتساق
صدق على براعة منشئها العربي المبين فهو لعمر الحق استاذ من اساتذة
عربية في هذا العصر وروح فياضة بالعواطف الشريفة وآثاره
في الغيرة على الدين واهله غنية عن البيان شكر الله مسعيه وكثر في حماة
مثاله ٦ ٢٨ / ١ / ١٢٥٠ هـ حرره بقلمه الفاني

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله وآله

وبعد فان العلامة اللكهنوي هو من اولئك الافذاذ الذين تعشقوا الفضا
فأمهروها من نفوسهم كل مرتخص وغال حتى اقترنوا بها اقتران السعد
فباتوا واياها متعانقين على منصة السعادة يتبادلون عواطف الحب و
مراسم الاخلاص والولاء، وما اهنأ الحياة مرتكزة على معانقة الفضيلة
اللذيذة وهي تلك الحياة التي يتمتع بها اليوم صديقنا اللكهنوي وآخرون من
الفضلاء ممن قعزت بهم نفوسهم العبقرية الى هيئ الافق الاعلى فتطلع
في جبهته نجوماً لامعة يكاد نورها يخطف الابصار اولئك مصابيح
الذين سيحرقون بانوارهم ظلمة الجهل ودجنة الباطل ما وجدوا الى ذلك
سبيلا

فحري بصديقنا اللكهنوي ان يعطف الى نيل الفضيلة بهمة
حتى اقترن بها هذا الاقتران السعيد فكان ذلك جزاءً له على جهوده
واتعابه المتواصلة التي بذلها في سبيل العلم والادب، وعلى ابنات
التي تمخضت لك هذه القصائد الفرائد والمقاطيع الغرّاء، الا نموذجاً
لروحه الادبية المتصاعدة الى دماغه الكبير، وليست براعته في
العربي شعراً ونثراً مهما كانت موضع الاعجاب والتقدير الا دون بما
في سائر الفنون الاخرى فالسيد اللكهنوي عالم واديب معاً، وهو
ارجل ان يكون عالماً واديباً

٢٥٠/٧/٢

مرتضى آل [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشعر شعور، فشعر المرء دليل عقله، وآية فضله
ومرآة فكره
فصفات شعر المرء خير دعاته
للناقدين وقدره من قدره

الشعر بحق دقيق التركيب ناضد اللفظ روحاني الوتر
تمثل به الحقائق او التمائل الخيالية بأبهى حللها، وخير الشعر
ما عبر عن الخواطر والعواطف بوضوح، وخير
خيره ما ضرب على الوتر المحسس فحرك الشعور
واهاج كوامن الصدور، فاشجى واذكى واضحك
وابكى
وشعر العلامة العالم السيد علي نقي النقوي من
هذا النوع فهو جيد الحبك صحيح السبك شريف المعنى
واضح المنهج،

ولقد لمست منه حفظه الله نبوغ في كل جلسة جرى فيها
انظر الى آثاره تراه امتلك القلوب بحرارته
العذبة الشهية وطبع من مؤلفاته كشف النقاب
واقالة العاثر وقبل اكمال تهنئك الموضوعين
تنافس رجال الخير وطلاب الحقيقة في بذل معارف
الطبع تقدير المقامه السامي في العلم والعمل
= وفي ذلك فليتنافس المتنافسون = والحق
يقال ان المحقق النقوي مثال النبوغ فهو
على حداثة سنه تربع على وسع مشائخ الشيوخ
في العلم والعمل

اجل هو الضليع البحاثة المحقق الثبت في علم
الحديث والرجال والكلام والحكمة وعلوم العربية
الثلاث والتفسير والأصول والفقه وقد

جرى الى ابعد الغايات في الأدب العربي على انه
هندي المولد والنشأ واللسان ذلك من آيات
نبوغه، فأصبح بحمد الله من ملوك البيان وامراء
الشعر أنزلت الفصاحة على قلبه، وهبط وحي البلاغة
على فؤاده فملك من مام صناعتي النظم والنثر
ولذا تراه متبحرا في مفردات اللغة عارفا بفصيحها
وركيكها ومأنوسها ووعرها عليما بأسرار اللفظ
ونكاته فهو عربي في نظمه ونثره وحديثه وخطابه
ولا بدع فقد

عرفت فيه البها ليلى ومن * عرفت فيه البها ليل النجيب

اقل خدمه الشيخ الشريف
محمد علي شوقي الحاج
الموسوي الحلي

لمان الذي احل على القدر النقي من الفضل محلا وجعله بارزها للمناقب البيض مزينا و محلا
لصر عن منال رفعته قوادم الافكار المستطيلة ونظم منه علائم الاخطار العظيمة الجليلة
م من جوهر قدس يتيمة أواها ثغره وسبيكة فضار جل عن النظير خزنها فكره
هدائق فريض تلذ بها الاحداق دبجها حماسته ورموز معان دقاق كشفت عنها فراسته
فارس ميدان الادب والحائز من السبق القصب يقطع عن شاوه جهد مجاريه
تدرك سيارة الشهب سعي مساعيه قد اتسع باشواط العروبة ميدانه وانطلق بالرعيل
ل عنانه فالصارم الهندي يأمض بالنظم من فكره ولا الجوزاء باعلا من مراقب فخره
لا يكون نابغة العصر وهو من كنانة فقرة الظهر تفرع من زيتونة احمدية وبسق من
علوية اصلها ثابت وفرعها في السما تمد من المجد اليفاع ظلا تبارك من جعله الهدى اهلا

١٣٥٠
١٥ شعبان

عبد الحسين
الحويزي

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على محمد وآله الطاهرين

اما بعد فان جناب السيد المعظم والمولى المكرم العالم النبيه والفاضل النبيه السيد علي
الكنا صوري دام ظله التمس قد حاز من غالب العلوم مبلغاً شافياً وحصوصاً
علم العربية فقد فاق فيه من سواه نظماً ونثراً فحين لمن اراد الغور فيه ان يرجع الى
بحر المجيد بأن يغترف منه ما يتوصل به الى تحصيل العلوم من معدن البلاغة
والفصاحة كتاب الله الكريم واخبار النبي واصل بيته عليهم صلوات رب العالمين
واسئله دوام التأييد له وتوفيق الطالبين للتعلم منه حتى فيما سواه منهجه وكتبه
على كافة اخواننا الكرام بحيدر في ٢٧ رجب سنة ١٣٥٠

الأحقر مختار النبيح
محمد جواد غفر الله

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ... والصلوة على من هو اهل بكرمها
نبينا محمد عترته الاطياب ... وبعد فان الولد ... قد حضر حسن البيان ... العلم
شرع فستقى منه رياض البيان ... وان ... جاهد ربي على ملك الثمار ... ارتوى قلبه من زلال
المشرع النمير هو سيدنا الرضى الرضي السيد علي النقوي اللكهنوي كيف لا وهو
من وجه افصح من نطق بالضاد ... ورود ينتهي الى باب مدينة العلم والرشاد ... ذلك
ذلك الأوحدي معالمه ... معقل من رائقات معانيه ... فلا يزال كاسب المنهل وهوى القلب

حرره في ... سنة ١٣٥٠

الاحقر محمد حسين ابن
الشيخ محمد ظفر النجفي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحر وان من
العقود المفصلۃ لآیات اقتلنا منہا جمل الغزل
وفصول الذکر وارتنا من بدعہا فارسا قد شیا
لا یُنال شأوہ ولا یدرک فی مضامیر الفصاحۃ والبلا
وما شعر الرجل الا مرآۃ التی تحکیہ وما قولہ الا قلم
فیہ وتفاوتُ اقدار الرجال یتفاوت ادراکہا
علی قدر ہممہا ولکل امرئٍ غایۃ وغایات الکبیرا
ولقد حاز السیّد العلّامۃ النقی من الغایات افضلہا
اجلہا واکملہا فلم الحظ فضیلۃ الا رأیتہ السابق
ولا اکرومۃ الا ہو عذرتہا والمتقدم فیہا وہم
تدلک علی مکرماتہ ولا ینبئک مثل خبیر

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله

نعم لا شك ولا ريب في ان جناب الفاضل العلامة السيد علي نقي النصوي دامت
لم يزل مدة اقامته في النجف الاشرف لتكميل دروس الفقه والاصول مشتغلا
في اللغتين العربية والفارسية ومداوما على ذلك وله حذق تام ومهارة كما
صناعة التدريس الى

من الراجي عفو ربه المدعو بالهادي
ال المرحوم كاشف الغطاء

بسم الله الرحمن الرحيم
وله الحمد المجد

وسلام على عباده الذين اصطفى ، نبدي ان السيد العالم الورع التقي السيد علي نقي النقوي ما انفك مدة في النجف الاشرف وهجرته اليها لتكميل دروس الفقه والاصول مشتغلا بالتدريس في اللغتين العربية والفارسية احرز فيهما قصب السبق وحاز في صناعة التدريس الملكة والحذق فجدير ان يعتمد عليه ويستند اليه والله الموفق والهادي

محمد الحسين الآل
كاشف الغطاء

٩ محرم ١٣٥١

بسم الله الرحمن الرحيم

سماحة العلامة المصلح الكبير حجة الاسلام والمسلمين السيد هبة الدين الحسيني الشهرستاني
بعد تقديم اطيب التحية واجل الاحترام : هل لكم اطلاع بان العالم الفاضل — م
الافاضل — فضيلة السيد على نقي الفقوي — دام علاه كان مدة اقامته في النجف الا
لتكميل دروس الفقه والاصول لم يزل مشتغلاً بالتدريس باللغتين العربية والفارس
مع حذق ومهارة فيه فان كنتم على علم من ذلك فبينوا لنا ولا زلتم منارا للدين

المجيب
محمد صادق الحسيني

الجواب بسم الله وله الحمد

نعم ان السيد الأجل المنوه في السؤال باسمه الشريف كان أثناء اقامته
في النجف الأشرف واشتغاله بتكميل العلوم الدينيه مشتغلاً بتدريس
الكتب العلميه باللغتين العربية والفارسيه بحذاقة ومهارة

حرره خادم العلم والدين
هبة الدين الحسيني الشهرستاني

بسم الله الرحمن الرحيم

ان جناب العلامة الهمام ملاذ الانام وبركن الاسلام السيد علي نقي النقوي اللكنهوي كان في النجف الاشرف محط انظار العلماء والفضلاء مشهودا بفضيلته بين العرب والعجم مدرسا في علوم الدين باللغتين العربية والفارسية باذعا في صناعة التدريس بحذق ومهارة مشهود له فيهما والحمد لرب العالمين - حرر ذلك في ٢٦/١/١٢٥١

حرره الراجي محمد رضا
ابن المرحوم

بسم الله الرحمن الرحیم

سید الله النقوی
المرید بن

فخری نماند که جناب مستطاب شریعتمدار صفوة العلماء الله علام نعمة الله سلام

قرة العین سید علی نقی النقوی دامت افاداته و تایداته دارای مراتب شریفه علمیه و عمليه
و اخلاق پسندیده و کمالات صوریه و معنویه میباشند بخصوص در لسان فارسی
عبارت نامه و انشاء دارند عهده تدریس کتب فارسیه باحسن وجه و بکمال خوبی مرقوم
دگرچه این معنی نسبت بمقامات رفیعه و مراتب منیعه اجناب دام علاه شایان
ذکر نمی باشد ولی محض تنبیه اخوان دینی ایده الله بالیقین تایید تحریر شد انشاء
نفت وجود محترم ایشان دام علاه را مغتنم دانسته از هیچگونه استفاده از
وجود محترم خود داری ننمایند و از هیچ قسم مساعدت با اجناب دریغ ندارند
والسلام علیه و علی جمیع اخوانی المومنین و رحمة الله
محمد حسین النجفی الموسوی

سيدي الاستاذ الفاضل السيد علي النقي أدام الله لي مشرقه وجود العلم

بعد التحية :

اعرض الى جلال عالي لي في النجف سنة ونصف تلمذت بين ايدي الاساتذة الذين يصدق عليهم الحر : وقد سمى الدهر منهم : وعدة من قرأت عندهم ما يقرب من عشرين استاذا ولم ار من احدهم طريقة منجحة بل ارى نفسي كمن يمشي القهقرى لعلة ما ذكرت وان لي والدا يتوقع مني الخير لما يعرفه من قابليتي وهو من اهل العلم : ولكنه في هذه الأيام ينكت علي وعلى استغالي لما يراه من عدم تقدمي كما انه لا يعرف العلة والذي عرفت سعاي سلوكهم بي طرائق معوجة مشعبة : ولقد وقعت منك على ما اهرني وجعلني كالعاشق لبيانك الباهر : على اني الحظ منك عدم البناء على مشكل ولست ممن طريقا لمن يتكلم بالدرس اذا انت تسفره عن حقائقه وما يحدس بانكاره فياحباك الله حفوة الاستاذ ؟

واني فكرت بان اتخذك بوسيلة لان تجعلني من جملة من سعدوا باحتائهم القدح العذب من بيانك واخذهم العلم عن اهله : فحسبي ان اجعل الوسيلة — مكارم اخلاقكم الكريمة ؛ وها قد اقدمت بعريضة الرجاء بذلك —

فلعمران منيت مطامع والدي التي تتجلى في سماء الأماني اهلة الخير متوقعة له : فيكون هو عائلة لي في صميم الامر بيضاء : واكون لكن ما دمت شاكرا الا ان لا تخيبني ولو بان تجعل ذلك قربة لله تقي وتخلصني من ايدي اولئك الأعداء الجائرين في دعواهم وفي تقاريرهم فاكون عندئذ مستحقا لان اقلب اسمي العبد الشاكر

عبد النعم شراره